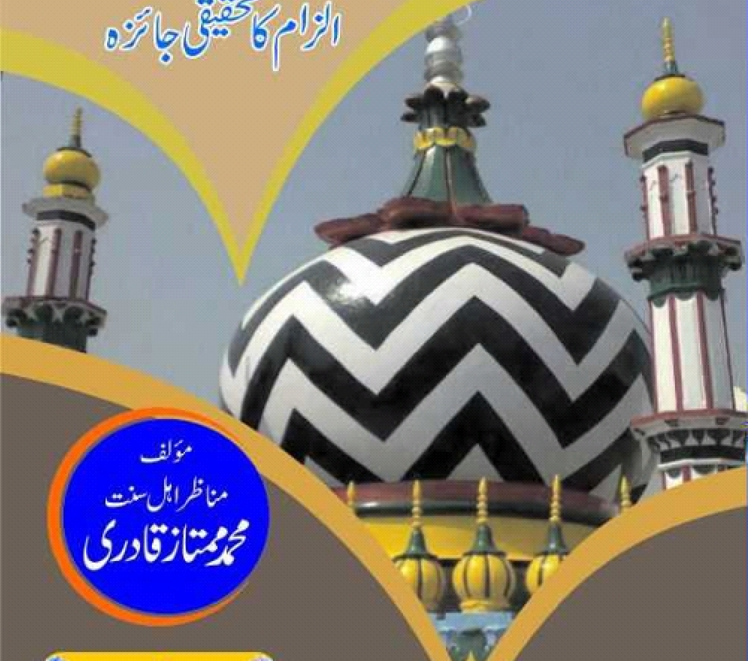
رد اعتراضات المخبث علی مسلک اعلی حضرت

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تشیع کے الزام کا تحقیقی جائزہ

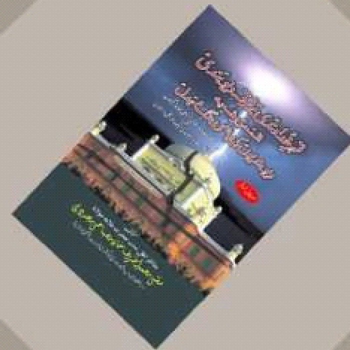


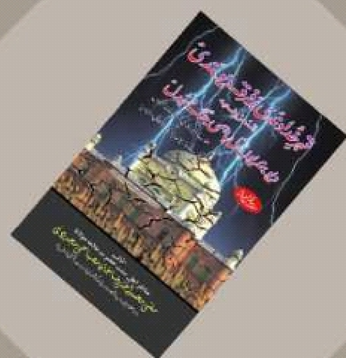
مؤلف
مناظر اہل سنت
محمد ممتاز قادری

ناشر
بزم تحفظ عقائد اہل سنت وجماعت

رد اعتراضات المخبث علی مسلک اعلی حضرت

مؤلف
مناظر اہل سنت محمد ممتاز قادری





علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں فری حاصل کرنے کے لیئے

ٹیلیگرام چینل لنک

https://t.me/tehqiqat

آرکاریو لنک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بلوگسپوٹ لنک

https://ataunnabi.blogspot.com/?m=1

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

فہرست

انتساب

والدگرامی کے نام

جن کی بدولت میں

اس قابل ہوا

عرض ناشر

اردو میں مثل مشہور ہے ''چور مچائے شور چور چور'' ساجد خان کی نام نہاد کتاب ''مسلک اعلی حضرت'' پڑھ کر مذکورہ مثل بہت یاد آئی۔

افسوس کی بات ہے کہ اپنے اکابر کی سبائیت اور روافض نوازی پر پردہ ڈالتے ڈالتے دیوبندی اس حد تک گر گئے کہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگے وہ امام اہل سنت جنہوں نے نہایت واشگاف الفاظ میں اس وقت شیعوں کے خلاف علی العموم کفر کا فتوی دیا تھا جب بڑے بڑے دیوبندی اکابر شیعوں کے بارے میں تکفیر کرتے ہوئے مصلحت کا شکار تھے۔ بلکہ شیخ رشید احمد گنگوہی نے تو فتاوی رشیدیہ میں یہاں تک لکھ دیا کہ ''اور جو شخص صحابہ کرام سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے <u>خارج نہ ہوگا</u>'' (فتاوی رشیدیہ ص276 مکتبہ رحمانیہ، اقراء سینٹر، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

گنگوہی صاحب مزید لکھتے ہیں ''جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہئے **اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا** (فتاوی رشیدیہ ص296)

انہی دو مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں ورنہ اس پر درجنوں مثالیں دی جاسکتی ہیں تفصیل آپ

کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

ساجد خان شاید یہ کتاب لکھتے ہوئے بھول گیا تھا کہ اس کے مسلک کے معتبر عالم دین آنجہانی ضیاء الرحمن فاروقی علیہ وما علیہ نے شیعوں کو سرکاری سطح پر کافر قرار دلوانے کے لئے ''تاریخی دستاویز'' کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی تھی جس میں مختلف مسالک کے علمائے کرام کے فتاوی جمع کئے تھے اسی میں امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا فتوی بھی نقل کیا ملاحظہ فرمائیں: ضیاء الرحمن فاروقی صاحب نے اس طرح عنوان دیا ہے۔

اعلی حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم فتوی

بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے، ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو، جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولا د ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائیگی، اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریبی حتی کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا ترکہ بھی نہیں پا سکتا، سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا انکے کافر ہونے میں شک کرے بہ اجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے۔ اور اس کے لئے بھی یہی احکام

ہیں جوان کے لئے مذکور ہوئے۔مسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے مسلمان بنیں۔ (تاریخی دستاویز ص 114)

اسی طرح فاروقی صاحب نے مجدد اعظم امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے شیعوں کے رد میں لکھے گئے متعدد رسائل میں سے پانچ رسائل کا ذکر بھی کیا ہے۔

۱۔ **الادلۃ الطاعنۃ** (روافض کی اذان میں کلمہ خلیفہ بلا فصل کا شدید رد)

۲۔ **اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الھند وبیان الشہادۃ** (۱۳۲۱ھ) (تعزیہ داری اور شہادت نامہ کا حکم)

۳۔ **جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ** (۱۳۱۷ھ) (مرزائیوں کی طرح روافض کا بھی رد)

۴۔ **لمعۃ الشمعۃ لھدی شیعۃ الشفعۃ** (۱۳۱۲ھ) (تفضیل یا تفسیق سے متعلق سات سوالوں کا جواب)

۵۔ **شرح المطالب فی مبحث ابی طالب** (۱۳۱۶ھ) (ایک سو کتب تفسیر وعقائد وغیرہا سے ایمان نہ لانا ثابت کیا)

نیز فاروقی صاحب نے اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ ترحم کا صیغہ بھی لکھا ہے ''رحمۃ اللہ علیہ'' ساجد خان غور کرلے کہ جن شخصیت کو وہ شیعہ (مرتد) ثابت کرنے کے درپے ہے اس کے مسلک کے معروف عالم ان کو رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر کہیں خود تو کافر ومرتد نہیں ہو گئے۔سوچ سمجھ کر جواب دیں۔ساجد خان کی اس کتاب کو پڑھ کر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جتنا اس کتاب میں علم و دیانت کا خون کیا گیا ہے اور جس جہالت وسوقیانہ پن کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عالم کی تعریف خود اپنی مقدس کتاب میں یوں ارشاد فرمائی ہے ''**انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء**'' (سورہ فاطر آیت ۲۸)

ترجمہ: اللہ سے اسکے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

یعنی عالم کے لئے خشیت لازمی قرار دی گئی ہے لیکن ساجد خان نے یہ کتاب لکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ اس کو ذرہ برابر بھی خدا کا کوئی خوف نہیں ہے چاہے عبارات میں قطع وبرید کرنی پڑے یا جھوٹ کا سہارا لینا پڑے بس اپنے باطل نظریے کو سچا ثابت کرنے کے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔

ساجد خان نے اپنی کذب سے مملو کتاب کے صفحہ نمبر 18 پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے خاندان کے افراد کے ناموں کی فہرست بنا کر یہ تأثر دینے کی کوشش کی ہے کہ چونکہ یہ نام رافضی رکھتے ہیں لہٰذا ثابت ہوا ہے کہ امام احمد رضا بھی شیعہ تھے معاذ اللہ عزوجل

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''**اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی**'' (سورۃ المائدہ آیت ۸)

ترجمہ: انصاف کرو وہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔

کیا یہی دیانت ہے؟ محض اہل بیت کے ناموں پر نام رکھنا کیا رافضیت کی دلیل ہے؟ الامان والحفیظ اس پر ہم لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہی پڑھ سکتے ہیں۔اور بزبان غالب اتنا ہی کہتے ہیں:

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

بلکہ غالب کی روح سے معذرت چاہتے ہوئے اس شعر کو ذرا سا تبدیل کرتے ہیں۔

قبر میں کس منہ سے جاؤ گے ساجد
شرم تم کو مگر نہیں آتی

گو کہ ایک سنجیدہ طبقہ کی سوچ کے مطابق اس قسم کی لچر باز اور بیہودہ مندرجات پر مبنی کتاب کا جواب وقت کا ضیاع ہے اور اس کتاب کے لکھنے والے کو اہمیت دینے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ساجد خان جیسے لوگ محض سستی شہرت کے حصول کے لئے اس قسم کی بیہودگیاں کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ رائے بھی ہے کہ سادہ لوح عوام اس قسم کا زہریلا لٹریچر پڑھ کر گمراہ ہوسکتے ہیں اس لئے ضرورت محسوس کی گئی کہ اس رسالے کا جواب دیا جائے تا کہ عوام اس فتنہ سے محفوظ رہ سکیں اور ساجد جیسے لوگوں کی حوصلہ شکنی ہو۔ اسی مقصد کے تحت جناب محترم تیمور رانا نے مذکورہ رسالہ کا شافی ووافی جواب لکھا اور ساجد کے اعتراضات کو تار عنکبوت سے بھی کمزور ثابت کر کے دکھایا۔

نیز عوام کے سامنے یہ حقیقت بھی کھول کر رکھ دی ہے کہ دراصل شیعہ نواز اہل سنت المعروف بریلوی طبقہ نہیں بلکہ دور حاضر میں ''کافر کافر شیعہ کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر'' کا نعرہ لگانے والے نام نہاد دیوبندی نجدی ہیں۔

یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ مذکورہ نعرہ سے دیوبندیوں کے مفتیٔ اعظم پاکستان شیخ تقی عثمانی نے کھل کر اختلاف کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''شیعوں کی تکفیر کے مسئلے میں ہمارے موجودہ علماء کے درمیان اختلاف ہے، بزرگان دیوبند نے کبھی علی الاطلاق شیعوں کو کافر نہیں کہا، ان کی علی الاطلاق تکفیر سے ہمیشہ کفّ لسان کیا، لیکن ہمارے زمانے میں بہت سے ہمارے مسلک کے علماء کرام ان کو کافر کہتے ہیں، مگر ہماری طرف سے (دارالعلوم کراچی کی طرف سے) آج تک علی الاطلاق تکفیر کا فتویٰ نہیں دیا گیا، کوئی مسئلہ پوچھتا ہے تو اکابر دیوبند کے طریقے پر ہم بھی یہ جواب دیتے ہیں کہ اگر کوئی

شیعہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے، مثلاً ''الوھیّتِ علی'' کا قائل ہے، یا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کو سچا سمجھتا ہے، یا تحریف قرآن کا قائل ہے، وغیرہ وغیرہ تو وہ کافر ہے، ورنہ ان پر کفر کا فتویٰ نہیں ہے۔ تاہم تکفیر شیعہ کے مسئلہ میں دلائل کے اعتبار سے دو رائے ہوسکتی ہیں، لیکن یہ جو بہت سے جوشیلے لوگوں نے یہ نعرہ اختیار کرلیا ہے کہ: **''کافر کافر شیعہ کافر''** شرعاً اس کی اجازت نہیں ہے، یہ بات رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے، اس کا نتیجہ سوائے فتنہ، لڑائی جھگڑا اور نفرتیں پھیلانے اور ان کے اندر ضد اور عداوت پھیلانے کے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ اصلاح کا طریقہ نہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریقہ نہیں ہے جب متفق علیہ کافر کو ''کافر'' کہکر پکارنا جائز نہیں تو شیعہ کے لئے ایسے نعرے لگانا کیسے جائز ہوگا؟'' (درس صحیح بخاری جلد اول ص 305,304)

لیجئے جناب چھٹی ہی ہوگئی آپ کے مفتی اعظم پاکستان نے آپ کی سپاہ صحابہ کی برسوں کی محنت پر پانی پھیر دیا اب اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کو کوسنے کے بجائے ساجد خان کو چاہئے کہ اپنے گھر کی خبر لے۔

بہر حال تیمور رانا صاحب کی یہ کاوش قابل ستائش ہے۔ اللہ سبحانہ ان کی اس سعی جمیل کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور ان کی محنت سے عوام اہل سنت کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ناشرین کو بھی دارین کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔

آمین

ابوالحسین رضوی عفا عنہ الرحمن

تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ

اما بعد! اہل حق پر الزام و بہتان ہمیشہ سے لگتے آئے ہیں ،اور یہ سب شیطانی مخلوق کی سازشیں ہوتی ہیں تا کہ اہل حق کو راہ حق سے بھٹکایا جاسکے۔قرآن پاک میں حضرت سلیمٰن علیہ السلام کے بارے میں ہے

”وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا“

اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے (پارہ 1 البقرۃ 102)

”حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں چونکہ جنات اور آدمی ملے جلے رہتے تھے تو آدمیوں نے شیطانوں سے سحر سیکھا اور پھر اس کی نسبت حضرت سلیمان کی طرف کر دی اور کہا کہ ”ہم کو انہی سے پہنچا ہے اور ان کو حکم جن اور انس پر اسی کے زور سے تھا“ سو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ ”یہ کام کفر کا ہے سلیمان کا نہیں“ (گلدستہ تفسیر جلد اول صفحہ ۱۹۴ دیوبندی)

اور مختلف تفاسیر کا حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چند کتابوں کو اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا۔لیکن آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے بنی اسرائیل کے صلحاء و علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جہال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم

بتا کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے۔اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم ﷺ کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی۔

کچھ یہی حال مخالفین اہل سنت کا ہے کہ وہ باتیں جو ہمارے علماء اہل سنت و جماعت کی نہیں ہوتیں، یا جن ہستیوں کے بارے میں مخالفین ان عبارات کو پیش کررہے ہوتے ہیں ان کے بارے میں سرے سے ہوتی ہی نہیں بلکہ کسی دوسری ذات کے متعلق ہوتی ہیں یا عبارات عوام الناس کی سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں جن کو مخالفینِ اہل سنت جان بوجھ کر جہال جادوگروں اور شیطانوں (دیو) کی طرح ان کو خلافِ موقع بتا کر علماءِ حق اہل سنت و جماعت کو بدنام کرتے ہیں۔

حال ہی میں مسلک دیوبند سے وابستہ ایک نومولود سرقہ باز مولوی صاحب نے ایک کتابچہ ترتیب دیا جس میں جناب نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تقیہ باز شیعہ تھے لیکن اپنے آپ کو سنی ظاہر کئے ہوئے تھے۔**معاذ اللہ! لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔**

اپنے اس جھوٹے اور من گھڑت موقف پر دیوبندی مولوی کوئی بھی ٹھوس دلیل پیش کرنے سے مکمل طور پر ناکام و بے بس رہا اور جن باتوں کو لیکر اس نے کھینچا تانی کی ہے اس سے قطعاً اس کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اور اس کے سارے اعتراضات مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہیں، پھر ان میں سے پیشتر کا جواب تو ہمارے علما اہلسنت کی طرف سے پہلے ہی دیا جاچکا ہے کیونکہ اسی قسم کے اعتراضات ان کے بڑے وہابی بھائی غیر مقلد اہلحدیث مولوی احسان الٰہی ظہیر نے البریلویہ میں کئے تھے تو ان کے منہ توڑ و مدلل علمی و تحقیقی جوابات حضرت علامہ

مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ میں، مفتی غلام فرید ہزاروی نے النجدیت میں اور علامہ انس عطاری نے البریلویہ کا تحقیقی جائزہ میں دیا۔ مگر مضمون نگار نے ان جوابات پہ کچھ نقیض وارد کرنے کی بجائے ایک بار پھر مرغی کی ایک ٹانگ کی طرح وہی گھسے پٹے اعتراضات کر دیئے، جناب نانوتوی صاحب لکھتے ہیں:۔

''اس پر بھی بوجہ تعصب کوئی شخص اپنی وہی مرغی کی ایک ٹانگ کہے جائے تو اس کا کیا علاج منہ کے آگے آڑ نہیں پہاڑ نہیں۔ جو چاہو سو کہو مگر فکر آخرت بھی ضروری ہے''

(حجۃ الاسلام ص ۳۹)

اور فاضل مضمون نگار نے اپنے مضمون کا بیشتر حصہ ''البریلویت'' اور ''مطالعہ بریلویت'' جیسی جاہل و متعصب مصنفین کی کتابوں سے سرقہ کیا ہے۔ اور اتنے لچر اور فضول قسم کے اعتراضات کئے ہیں ایک عام قاری بھی اس بات کو آسانی سے جان سکتا ہے کہ دیوبندی مولف مذکورہ کا ارادہ و مقصد سوائے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان بازی والزام تراشی اور بھولی بھالی قوم کو گمراہ کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ مگر یہ خداعزوجل کی قدرت ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان کے دشمن سے ان کی پرورش کرادے ایسے ہی سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پر شیعیت کا الزام لگانے والے حضرات (یعنی وہابی) ہی امام اہل سنت کے حق میں گواہی دینے لگیں۔ بلکہ خود دیوبندی خائن نے اپنے دیوبندی اصولوں کے مطابق سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ''مولانا'' کا لقب دیکر ان کی بزرگی کا اعتراف کرلیا، اور ''اپنی ہی جوتی اور اپنا ہی سر'' بلکہ اپنے فتووں سے جس ولی کامل اور کروڑوں مسلمانوں کے پیشواء کو شیعہ

(کافر) ثابت کرنے نکلے تھے انہی کو بزرگ تسلیم کر کے اپنے اصول سے خود خائن دیوبندی کافر ٹھہرے۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

پھر دیوبندی خائن تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے جبکہ انہی دیوبندیوں کے استاد خالد محمود مانچسڑوی صاحب خود سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی برات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مولانا احمد رضا خان لوگوں کو وہابیوں اور شیعوں سے دور کرنا اور ہندوؤں سے قریب کرنا چاہتے تھے''

(مطالعہ بریلویت ج ۳ ص ۱۲۲)

اب ہم مرتب مطالعہ سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ جناب ایک طرف تو آپ صفحے کے صفحے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شیعہ ہونے پہ ضائع کر دیں اور پھر خود ہی اپنی ساری محنت پہ پانی پھیرتے ہوئے اپنے احمق ہونا کا ثبوت فراہم کریں کیونکہ ابوایوب صاحب کے نزدیک احمق کی باتوں میں تضاد ہوتا ہے۔ ویسے بھی آپ کے تھانوی صاحب نے کہا تھا

''چھنٹ چھنٹ کر تمام احمق میرے ہی حصے میں آگئے ہیں''

(ملفوظات حکیم الامت جلد ا ص ۲۹۴)

قارئین کرام! دیوبندی مولوی خائن اور اس کا موجودہ ٹبر! اپنے دیوبندی اکابرین کی کفریہ و گستاخانہ عبارات کو پسِ پشت ڈالنے کی خاطر سنیوں پر نت نئے الزامات و بہتان لگاتے رہتے ہیں، کیونکہ یہ حضرات اب جان چکے ہیں کہ ان کے اکابر کی گستاخانہ عبارات کا دفاع ہرگز ممکن نہیں، اس لئے ان کفریہ عبارات پہ بات کرنے کی بجائے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

یہ الزام تراشی کرتے رہتے ہیں،مولوی الیاس گھمن لکھتا ہے:۔

’’تو بات حسام الحرمین پر ہو اور بس۔اور اپنے بزرگوں میں سے کسی اور بزرگ کی کوئی عبارت نہ پیش کرنے دی جائے‘‘

حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۹۱

یہاں گھمن صاحب نے اپنے مناظرین کو حسام الحرمین میں درج عبارات کے علاوہ دیگر عبارات پہ بات کرنے سے منع فرمایا،اور جو حسام الحرمین پر بات کرنے کی رضامندی ظاہر کی تو اس کا راز بھی کھولتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’سب سے پہلے فاضل بریلوی کے کفر وایمان پر بات ہوگی پھر حسام الحرمین پر‘‘

حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۹۳

یعنی حسام الحرمین پر گفتگو بھی صرف اس لئے کرنی ہے کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پہ الزام تراشی کی جاسکے،اسی مقصد کے تحت دیوبندی مضمون نگار نے اپنے اکابرین کی کتب کے مواد کو یکجا کر کے حسب سابق الزام تراشی کرنے کی کوشش کی مگر

؎ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

بندہ ناچیز! اللہ رب العزت کا شکر گزار ہے کہ مالک دوجہاں نے مجھ جیسے کم علم اور بے عمل انسان سے مسلک حق کے دفاع کا کام لیا،اللہ سے دعا ہے کہ خاتمہ ایمان پہ فرمائے۔اور جو حضرات اس کتابچہ سے فائدہ اٹھائیں وہ بندہ ناچیز کے لئے دعا فرمائیں۔

نوٹ:۔ میری کوئی تحریر جو اسلام کے بنیادی اصولوں یا علمائے امت کی تحقیق کے برعکس ہو میں پیشگی اس سے رجوع کرتا ہوں۔

{......ایک اہم وضاحت اور عوام الناس سے معذرت......}

معزز قارئین کرام! دیوبندی مولوی نے اپنی کتاب ’’مسلک اعلی حضرت‘‘ میں دجل و فریب،جھوٹ و بہتان کا سہارا لیکر سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف طوفان بدتمیزی کا کھلا مظاہرہ کیا ہے۔اس لئے اب مجبوراً ہمیں بھی انہی دیوبندیوں کے اصول کے مطابق سخت الفاظ استعمال کرنے کا پورا پورا حق تھا لیکن ہم نے پھر بھی ایسا کرنے سے حتی المقدور گریز کیا ہے،لیکن چونکہ دیوبندی مولوی کے جھوٹ وفریب،دجل ومکر وغیرھم کی بنا پر اس کو آئینہ دکھایا،اس لئے اگر کسی جگہ پہ سخت الفاظ کا استعمال ہوگیا ہو۔اور اگر ان الفاظ پر دیوبندی حضرات سیخ پا ہوں تو ان سے عرض ہے کہ دیوبندی اصول کے مطابق اس کی ذمہ داری خود دیوبندی مولوی ہی پر عائد ہوتی ہے۔جیسا کہ خود دیوبندی مولوی کے مولوی ابو ایوب دیوبندی نے لکھا کہ

’’میری زبان کی سختی اس غلام [مخالف] کی تحریر ہے اگر یہ قلم کو اعتدال میں رکھتا تو ہم بھی ضرور اعتدال میں رہتے ورنہ اب سارا قصور اور ذمہ اس غلام کا ہے‘‘(دست وگریبان: جلد سوم ص 207)

اسی طرح دیوبندیوں کے مولوی ابوبکر غازی پوری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

’’غیر مقلدین [اہلحدیث] کو خطاب کرنے میں [دیوبندی] کتاب پڑھتے ہوئے قاری کو کہیں کہیں عبارت میں شدت،لہجہ اور کلام میں سختی ودرشتگی محسوس کریگا ہم (دیوبندی)اس کے لئے معذرت کی ضرورت

بالکل محسوس نہیں کرتے ہیں......کیونکہ برائی کا بدلہ برا ہوتا ہے قرآن کا حکم ہے ''جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ زیادتی کرو، جیسی اس نے تم پر زیادتی کی ہے'' تاہم ابتداء کرنے والا زیادہ ظالم ہوتا ہے اور ابتداء ان (اہلحدیث) کی طرف سے ہوئی ہے''

(کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ: ص ۱۲۱)

تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ دیوبندی اصول کے مطابق جو ابتداء کرتا ہے وہ ظالم ہوتا ہے لہذا دیوبندی مولوی خان ظالم بھی ثابت ہوا اور اب اگر اس کے جواب میں کوئی سخت لفظ ہماری تحریر میں وہ محسوس کرے تو اصول دیوبند کے مطابق اس پر معذرت کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح ہم یہاں دیوبندی مولوی عبدالرؤف فاروقی کے الفاظ پیش کرتے ہیں کہ

''بہرحال اس کتاب کو جارحانہ کتاب سمجھنے کی بجائے ردعمل سمجھا جائے اور ردعمل کبھی کبھی شدید بھی ہوجاتا ہے۔ پھر اس میں موردِ الزام اس فریق کو سمجھنا چاہیے جو اس شدید ردعمل کا باعث بنا ہے''

(رضاخانی مذہب: جلد ۱ ص ۱۴)

لہذا اس اصول سے بھی مجرم دیوبندی ہی ٹھہرتے ہیں ہم نے تو ان کے رد پر انہی کے اصول کے مطابق گفتگو کی ہے۔ مزید تفصیل کی بجائے انہی تین حوالوں پر اکتفا کرتے ہوئی صرف اتنا کہتے ہیں کہ

؎ نکتہ چینی کررہے تھے جو میرے کردار پر   میں نے ان کے سامنے آئینہ لا کر رکھ دیا

ردشیعیت پر سیدی اعلیٰ حضرت کی خدمات کا دیوبندی اعتراف

اہل حق پر شیعیت کا الزام کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ خارجی و دیگر گمراہ فرقوں کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ جب دلائل کے میدان میں بے بس و ناکام ہوجاتے ہیں تو پھر اہل حق کو شیعہ کہہ کر بدنام کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ دیوبندیوں نے خود یہ لکھا ہے:۔

''یہ الگ بات ہے کہ بعض غالی سنیوں نے شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کو بھی شیعہ قرار دے دیا'' (شیعیت تاریخ وافکار ص ۵۵۳)

اسی طرح دو نمبر جعلی سنیوں یعنی دیوبندیوں خارجیوں نے اصلی سنیوں کو بدنام کرنے کے لئے امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی نہ صرف شیعیت کا گھٹیا الزام و بہتان باندھا بلکہ چند من گھڑت اصول اور بے ربط حوالے بھی پیش کردیئے، جن کا منہ توڑ و مدلل جواب تو آگے آپ مطالعہ فرمائیں گے۔

سردست ہم دیوبندیوں ہی کی کتابوں سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردشیعیت پر خدمات کو پیش کرتے ہیں، دیوبندیوں کے حوالے پیش خدمت ہیں جن میں انہوں نے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شیعیت کے رد میں خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ اور خالد محمود صاحب دیوبندی نے شیعیت کی نفی کے لئے یہ اصول لکھا:

''بعض لوگ مولانا کے نام اور پھر لکھنو کی نسبت سے آپ کو شیعہ سمجھتے ہیں حقیقت یوں نہیں۔ آپ نے اس کتاب میں شیعوں پر تنقید کی ہے''

(کتاب الاستفسار ص ۵۷)

یعنی شیعیت پہ تنقید،شیعہ نہ ہونے کی علامت ہے ۔اس لئے اعلی حضرت نے جو تنقید کی ہے اس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ شیعیت کے الزام سے بری قرار پاتے ہیں ۔

(1)......دیوبندی مولوی سعید الرحمن علوی نے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور اہل سنت کے خلاف ملا ساجد خائن جیسے دیوبندی فتنہ باز کذابوں کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈا کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

''پاکستان اور برصغیر کے خصوصی حوالہ سے تحقیق وتجزیہ کرتے ہوئے اس غلط فہمی کا ازالہ بھی ناگزیر ہے کہ سنی ،اثناعشری کشمکش صرف اہل سنت کے حنفی ،دیوبندی یا اہل حدیث مسالک تک محدود ہے اور حنفی بریلوی اہل سنت اس فکری واعتقادی کشمکش سے علیحدہ ہیں اس کتاب کے حوالے سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ حنفی بریلوی علمائے اہل سنت بھی شیعہ اور اثناعشریہ کے گم راہ کن عقائد کے بارے میں اپنے افکار وفتوی میں اتنے ہی حساس اور شدید ہیں جتنا کہ دیگر سنی مکاتب بلکہ بعض حوالوں سے ان کے ہاں تکفیر اثناعشریہ ورد روافض کے حوالہ سے شدت نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے ''

(افکار شیعہ ص ۲۰)

اس کے علاوہ اسی دیوبندی مصنف نے اپنی اسی کتاب میں مختلف مقامات پر امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علمائے اہل سنت کی ردشیعیت پر خدمات کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔تفصیل کے لئے ''افکار شیعہ ص ۳۱۶،۳۱۷،۳۱۹،۳۳۰،۳۳۶'' دیکھئے۔

(2)......جو الزام وبہتان دیوبندی مولوی خائن نے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر لگایا

ہے یہی الزام وبہتان دیوبندیوں کے ایک اور مولوی ضیاء الرحمن فاروقی نے بھی لگایا تھا اور یہ کہا کرتا تھا کہ میرے پاس 27 دلیلیں ہیں کہ احمد رضا شیعہ تھا [معاذ اللہ] مگر یہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے کہ

اسی دیوبندی مولوی ضیاء الرحمن فاروقی نے نہ صرف سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردشیعیت میں خدمات کا اعتراف بھی کیا بلکہ آپ کے اہل سنت ہونے کا بھی اقرار کیا اور آپ کیلئے دعائیہ کلمات ''رحمۃ اللہ علیہ'' لکھ کر اپنے اصول دیوبندیت کے مطابق انہیں مسلمان بھی تسلیم کیا۔اس کے علاوہ دیگر علمائے اہل سنت حنفی بریلوی علما کی خدمات کا بھی اعتراف خود اسی دیوبندی نے کیا۔ملاحظہ ہو۔''تاریخی دستاویز ص ۶۵، ۱۱۳۔۱۱۵''

(3)......دیوبندی مولوی محمد شفیع نے کہا کہ یہ بریلوی بھی شیعہ ہیں یونہی حنفیوں میں گھس آئے ہیں (تو دیوبندیوں کے عبدالقادر رائے پورنے) فرمایا

''یہ غلط ہے (کیونکہ) مولوی احمد رضا خان شیعہ کو بہت برا سمجھتے تھے ۔بانس بریلی میں ایک شیعہ تفضیلی تھے ۔ان کے ساتھ مولوی احمد رضا کا ہمیشہ مقابلہ رہتا تھا''(حیات طیبہ ص ۲۳۲)

یہاں پہ بھی ہم دیوبندی مولوی خائن کو مخاطب کرکے ان کی توجہ اس حوالے کی طرف کرتے ہیں،ہم خالد محمود کا اصول نقل کر آئے کہ جو مولوی شیعہ پر تنقید کرے وہ سنی ہوتا ہے تو جناب جب سیدی امام احمد رضا نہ صرف شیعہ کا رد کرتے بلکہ شیعوں سے ان کا ''ہمیشہ مقابلہ رہتا تھا'' تو اس اصول سے جہاں سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا شیعہ کا مخالف اور سنی ہونا ثابت ہوا

وہیں دیوبندی مولوی خائن کی پوری کتاب کا منہ توڑ جواب بھی ہو گیا اور مولوی خائن کی محنت کو یوں زمین برد کر دیا جیسے سمندر کا پانی ساحل پر بنے مٹی کے گھروندوں کو زمیں برد کرتا ہے۔

(4)......قاضی اظہر ندیم دیوبندی لکھتا ہے:۔

”جدید وقدیم شیعہ کافر ہیں ۔امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتوی ،مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوے کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے پکے سچے سنی بنیں“

(کیا شیعہ مسلمان ہیں ص ۲۸۸)

تو دیکھئے جس ہستی کو دیوبندی خارجی مولوی خائن شیعہ کہہ کر بدنام کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا، خود دیوبندی قاضی کہتا ہے کہ مسلمانوں پر اس کا فتویٰ ماننا فرض ہے اور مسلمان اس کے فتوؤں پر عمل کر کے پکے سچے سنی بنتے ہیں لیکن ضدی فتنہ باز دیوبندی مولوی ساجد خائن ایسی ہستی کو شیعہ کہہ رہا ہے۔معاذ اللہ۔

(5)......دیوبندی مولوی حق نواز جھنگوی نے بھی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردشیعہ پر خدمات کا اعتراف کیا ہے (حق نواز جھنگوی کی ۱۵ تاریخ ساز تقریریں صفحہ ۱۳ تا ۱۵ ص ۲۲۴) اور کہا کہ ”احمد رضا خان بریلوی“ شیعوں کو کافر کہتے ہیں۔ (صفحہ ۱۶۷)

(6)......دیوبندی مولوی قاضی مظہر حسین لکھتا ہے کہ

”بریلوی مسلک کے امام مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے روافض کے خلاف علمائے دیوبند سے بھی سخت فتوی دیا ہے“ (ماہنامہ حق چار یار

لاہور جون جولائی ۱۹۰۷ صفحہ ۵۰)

جی دیوبندی مولوی خائن! تمہارے اپنے گھر والے یہ گواہی دے رہے ہیں، اب تمہیں تکلیف یقینا یہی ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ کے خلاف فتوے کیوں دیئے، تمہاری یہ تکلیف بتا رہی ہے کہ ”کتیا چوروں کے ساتھ ملی ہوئی ہے“۔

(7)......یہی دیوبندی قاضی صاحب اپنی ایک اور کتاب میں رقم طراز ہیں کہ

”مسلک بریلوی کے پیشوا حضرت مولانا احمد رضا مرحوم نے بھی ہندوستان میں فتنہ روافض کے رد میں بہت مؤثر کام کیا ہے اور روافض کے اعتراضات کے جواب میں اصحاب رسول ﷺ کی طرف سے دفاع کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی (بشارت الدارین ص ۵۲۹)

اس کے علاوہ اسی کتاب میں مختلف مقامات پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علمائے اہل سنت حنفی بریلوی کی خدمات ردشیعیت کا اعتراف کیا گیا ہے (صفحہ ۱۹۶۔۱۹۷) اور اس بات کی بھی وضاحت کی کہ عوام کا عمل حجت نہیں اور علمائے بریلی کا مسلک شیعہ کے خلاف ہے (صفحہ ۱۷۵)

(8)......ایسے ہی اپنے ایک اور رسالہ میں بھی اسی دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا واضح اعتراف کیا (دیکھئے ”اتحادی فتنہ ص ۳۰“)

(9)......مولوی نافع دیوبندی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے 6 رسائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے

"مذکورہ بالا رسائل میں علامہ احمد رضا خان بریلوی کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر مطاعن اور اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے عمدہ صفائی پیش کی گئی ہے اور پرزور طریقہ سے دفاع کا حق ادا کیا گیا ہے"

(سیرت امیر معاویہ ج ا ص ۶۵۵)

(10)......دیوبندیوں کے خائن اعظم گرو خالد محمود مانچسٹروی لکھتے ہیں کہ

"بریلوی جماعت کے بانی مولانا احمد رضا خان نے کتاب رد الرفضہ لکھ کر حضرت علامہ لکھنوی کے نظریہ کی پوری تائید کی ہے" ملخصاً

(عبقات ج ۲ ص ۲۴۹)

(11)......مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی لکھتا ہے کہ

یہ میں نے جو کچھ نقل کیا ہے بطور مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ ورنہ فتاوی رضویہ ،السنیۃ الانیقہ فی فتاوی افریقہ، حسام الحرمین......وغیرہ میں تو اتنا ہے کہ اگر سب پیش کرسکوں تو یقینا شیعوں کو بدہضمی ہو جائے۔ مولوی احمد رضا خان نے خاص رد شیعہ میں مستقل طور پر رد الرفضۃ نامی ایک رسالہ بھی لکھا ہے"

(ارتداد شیعہ ص ۳۱)

شیعوں کا تو پتہ نہیں مگر ان حوالہ جات سے دیوبندیوں بالخصوص مولوی خائن کو ضرور بدہضمی لازمی ہوگی۔

(12)......ایک دیوبندی مولوی لکھتا ہے:

"علامہ حیدری [دیوبندی] نے کہا کہ صرف دیوبندی مکتبہ فکر نے ہی نہیں بلکہ اہلسنت کے تمام مکتبہ فکر کا یہ فتوی ہے حتی کہ بریلوی مکتبہ فکر کے قائد اور پیشوا علامہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنی مشہور کتاب فتاوی رضویہ میں دشمنان صحابہ کو واشگاف الفاظ میں کافر مرتد اور واجب القتل کہا ہے

(خطبات حیدری ج ا ص ۲۷)

(13)......حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

"مولانا احمد رضا خان بریلوی نے اپنے رسالہ رد الرفضہ میں پچاس سے زائد کتب فقہ، کلام و تفسیر کے حوالوں سے اثنا عشریوں کے کفر کو ثابت کیا ہے"

(مقالات حبیب ج ا ص ۳۶۵)

(14)......علی شیر حیدری لکھتے ہیں:۔

"اہل السنت والجماعت بریلوی مکتب فکر کے مقتداء حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتوی ان کے رسالہ "ردالرفضہ" میں مستقل چھپا ہے"

(سنی موقف ص ۱۱۰، لوح و قلم پبلشرز لاہور)

(15)......الیاس بالاکوٹی نقل کرتے ہیں:۔

"ہندوستان میں بیسویں صدی کے دوران جن علماء نے شیعہ پر فتوی کفر عائد کیا۔ ان میں بریلوی مکتب فکر کے اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان۔۔۔۔کا نام نمایاں ہے"

(امیر عزیمت ص ۲۲۶)

(16)......ماہنامہ بینات میں ہے:

''بریلوی مکتب فکر کے مقتدا اور پیشوا اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ''

(ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت ص ۲۲۲)

اس کے بعد اہل تشیع کے متعلق امام اہل سنت کا فتویٰ نقل کیا گیا ہے۔

(17)......محمد نفیس خان ندوی لکھتے ہیں:

''فاضل بریلوی احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے، ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے ۔۔۔۔۔مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے سنی مسلمان بنیں'' (شیعیت تحلیل و تجزیہ ص ۳۳۶)

(18)......قاضی طاہر علی الہاشمی نے لکھا:

''اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی (۱۳۴۰ھ)'' (شیعیت تاریخ و افکار ۱۷۷)

اس کے بعد رد الرفضہ سے اہل تشیع پہ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ نقل کیا۔

(19)......ابو اسامہ محمود لکھتے ہیں:

''شیعہ کے بارے میں بریلوی علماء کا لچکدار موقف آج بھی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی روح کو تڑپا رہا ہوگا۔ جنہوں نے اعلانیہ شیعوں کو کافر لکھا۔''

(تاریخ عزیمت ج ا ص ۳۲۶)

(20)......قاضی محمد اسرائیل گڑنگی لکھتے ہیں:

''اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کا فتویٰ حضرت معاویہ کا دشمن ہاویہ میں (مختصر سیرت حضرت امیر معاویہ ص ۲۷)

میرے معزز قارئین کرام! آپ ان مذکورہ بالا دیوبندی علماء کے حوالے پڑھیں اور پھر دیوبندی مولوی خائن کا دجل و فریب بھی دیکھئے اور فیصلہ کیجئے کیا دیوبندی مولوی رتی بھر بھی اپنے دعوے میں حق بجانب ہے؟ لیکن

راہزنوں اور رہبروں کو غور سے پہچان کر
حضرت جی انصاف کرنا اب خدا کو مان کر

دیوبندی خود بھی ان حوالہ جات کو پڑھیں اور اگر کوئی شرم و حیا کی رمق باقی ہے تو شیعیت کے الزام و بہتان سے توبہ کریں۔ اور یہ حوالہ جات ان کے منہ پہ اس لحاظ سے بھی طمانچہ ہیں کہ جناب نے تو امام اہل سنت کی رد شیعیت پہ خدمات سے جان چھڑوانے کے لئے تقیہ کا الزام لگایا مگر ان کے اکابرین نے امام اہل سنت کی ان خدمات کو قبول کر کے مضمون نگار کی ناک کاٹ دی ہے۔

{...مضمون نگار کے اصول کا بطلان...}

مضمون نگار نے اپنی کتاب میں سارا زور اس بات پر لگایا کہ فلاں عقیدہ، فلاں مسئلہ شیعہ کا ہے اور یہی عقیدہ و مسئلہ [امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ] امام احمد رضا خان [رحمۃ اللہ علیہ] کا بھی ہے۔ لہذا جب دونوں میں [بظاہر] یکسانیت و مماثلت پائی جاتی ہے تو یہ بریلوی (سنی حنفی) بھی شیعہ ٹھہرے۔ یہ شیعہ کے ہم خیال یا ہم عقیدہ ٹھہرے، ان بریلوی

[سنیوں] نے شیعہ کی کتابوں سے عقائد و مسائل لیے ہیں، ان کا خدا ایک ہے، یہ ہم خیال ہیں۔ [معاذ اللہ عزوجل ثم معاذ اللہ]

میرے معزز قارئین کرام، سنی بزرگوں بھائیو بہنو اور دوستو! سب سے پہلے تو ہم دیوبندی علماء و اکابرین کے حوالوں سے دیوبندی مولوی خائن کے اس اصول کا بطلان ثابت کرتے ہیں۔

{......دیوبندی مولوی کے منہ پر تھانوی کا تھپڑ......}

دیوبندی مولوی خائن نے جو اصول بیان کیا ہے کہ فلاں عقیدہ شیعہ کا بھی ہے اور سنیوں (بریلوی علماء) کا بھی ہے۔ تو اس پر میں کہتا ہوں کہ یہ اصول اور اس کی بناء پر دیوبندی مولوی خائن کا اعتراض باطل ہے کیونکہ ان کے امام اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے مطابق باطل فرقوں اور اہل حق کے عقائد میں یکسانیت بھی ہو تب بھی اہل حق کے لئے کوئی نقصان والی بات نہیں۔ چنانچہ علماء دیوبند کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ معلوم نہیں یہ بدعتی لوگ ہم (دیوبندیوں) کو وہابی کیسے کہتے ہیں......ہمارے عقائد بھی تو ان (وہابیوں) جیسے نہیں۔ اگر کوئی کہے بعض (عقائد) تو (اُن جیسے) ہیں؟ سو بعض تو تمہارے بھی (ان جیسے) ہیں مثلاً محمد بن عبدالوہاب اسلام کو حق سمجھتا ہے (اور) تم بھی حق سمجھتے ہو، وہ رسالت کو حق سمجھتا ہے تم بھی حق سمجھتے ہو تو اس سے کیا نقصان ہوا؟ (ملفوظات حکیم الامت جلد ۸ ص ۲۵۹ ملفوظ ۳۲۰، دوماہی تحفظ سنت ص ۳۵ محرم، صفر ۱۴۳۹ھ؛ دیوبندی)

تو معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کے امام کے نزدیک اگر اہل حق کے بعض عقائد کسی باطل فرقے جیسے بھی ہوں تو اس سے کچھ نقصان نہیں یعنی کوئی اعتراض والی بات ہی نہیں ہے۔ لہذا دیوبندی مولوی خائن کے مطابق اگر اہل تشیع اور سنیوں کے عقائد میں [بظاہر] مماثلت و یکسانیت بھی ہو جائے تب بھی کوئی نقصان (یعنی اہل حق کے لئے قابل اعتراض والی بات) نہیں۔ اب دیوبندیوں کی مرضی کہ اشرفعلی تھانوی کے اصول کو مانیں یا آج کے فتنہ باز مولوی خائن کے اصول کو مانیں۔

میں نے دیکھا ہے تحقیق میں الجھ کر اکثر
تم نے اسلاف کی غیرت کے کفن بیچ دیئے

{......دیوبندی مولوی کے منہ پر محمود عالم کا تھپڑ......}

اسی طرح ایک غیر مقلد مولوی اسماعیل سلفی نے بھی اسی قسم کا اعتراض کیا تھا (جس طرح کا اعتراض دیوبندی مولوی ساجد خائن نے ہم سنیوں اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کیا ہے) تو اس کا جواب دیتے ہوئے محمود عالم دیوبندی لکھتے ہیں:۔

''اسماعیل سلفی نے صراحتاً کذب کا ارتکاب کیا ہے اہل سنت کے ساتھ اہل بدعت کسی عقیدہ میں موافقت کرلیں تو اس کو یہ نہیں کہیں گے کہ اہل سنت نے اہل بدعت کی موافقت کی بلکہ اسے کہیں گے اہل بدعت نے اس مسئلہ

میں اہل سنت کی موافقت کی ورنہ کوئی کل کو کہے گا کہ عیسائی بھی خدا تعالی کے قائل ہیں اسماعیل بھی اور یہ عنوان لکھے گا" اسماعیل سلفی کی عیسائیوں سے ہم نوائی " پھر کوئی اور اٹھے گا اور کہے گا مرزائی بھی محمد [ﷺ] کو رسول تو مانتے ہیں اگر چہ آخری نہیں اور اسماعیل سلفی بھی رسول کو مانتا ہے اور عنوان قائم کرے گا" اسماعیل سلفی کی مرزائیوں سے ہمنوائی"

(تسکین الاتقیاء ص ۲۲۸: دیوبندی)

دیوبندی مولوی محمود عالم نے دیوبندی مولوی ساجد خائن کی پوری کی پوری کتاب کا جواب دے دیا بلکہ اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا ہے تا کہ اس کو سمجھ آجائے کہ اگر اہل حق کی کسی باطل فرقے (شیعہ وغیرہ) کے ساتھ عقائد میں مماثلت ہو بھی تو یہ اہل حق کے عقیدے کی حقانیت کی دلیل ہے۔ لہذا اگر دیوبندی مولوی خائن کا اعتراض درست تسلیم کیا جائے تو یہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور مسلک اہل حق کی حقانیت کی دلیل ہے۔

{......دیوبندی مولوی ساجد خائن کے منہ پر سرفراز صفدر کا تھپڑ......}

اسی طرح علماء دیوبند کے امام سرفراز خان صفدر سے بھی دیوبندی مولوی ساجد خائن کے اصول کا رد ہوتا ہے، ساجد خائن دیوبندی تو عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ اہل حق (سنی بریلوی) اور اہل باطل (شیعہ) کے عقائد میں یکسانیت ہے لہذا اہل حق (سنی بریلوی) بھی گمراہ ہیں۔ معاذ اللہ عزوجل

لیکن ساجد خائن دیوبندی کے اس اصول کے خلاف خود علماء دیوبند کے امام سرفراز صفدر نے

یہ لکھ دیا کہ اگر بالفرض شیعہ (یا کسی باطل فرقوں) کے بھی ایسے ہی عقائد ونظریات ہوں جو اہل حق (سنیوں) کے ہیں تو یہ اہل حق اہل سنت کی حقانیت کی دلیل ہے کہ باطل فرقے بھی اہل حق کے عقائد کو ماننے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ دیوبندی امام خود کہتے ہیں کہ

"اگر بعض باطل فرقے بھی......اہل حق کی طرح......(عقیدہ)......رکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس[یعنی اہل حق]......کے دلائل اتنے قوی مضبوط اور صحیح ہیں کہ باطل فرقے بھی اس کو تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں پاتے اور اہل حق کی ہمنوائی پر مجبور ہیں نہ یہ کہ اہل حق نے باطل فرقوں کا نظریہ اپنایا ہے"

(المسلک المنصور ص ۴۰: دیوبندی امام سرفراز)

{......دیوبندی مولوی ساجد خائن کے منہ پر سرفراز صفدر کا دوسرا تھپڑ......}

اسی طرح جب دیوبندی مماتی فرقے نے دیوبندی حیاتی فرقے کے عقیدے پر شیعہ کے ساتھ اشتراک کا اعتراض کیا تو دیوبندیوں بالخصوص ساجد خائن دیوبندی گروپ کے امام سرفراز خان صفدر دیوبندی نے جواب دیا کہ

"شیعہ کے ساتھ بعض مسائل (وعقائد) میں اشتراک و توارد اس کا مقتضی تو نہیں کہ ان مسائل (وعقائد) ہی کا سرے سے انکار کر دیا جائے اگر شیعہ نماز وروزہ اور حج وغیرہ احکام کے قائل ہیں تو کیا ہم اہل السنت والجماعت (دیوبندی) ان احکام کا انکار کر دیں"

(تسکین الصدور: ۲۴۲، سرفراز دیوبندی)

سرفراز صفدر دیوبندی کا یہ حوالہ بھی دیوبندی مولوی ساجد خائن کے منہ پر زوردار تھپڑ ہے۔

{.....دیوبندی مولوی کے منہ پر نور محمد تونسوی ترنڈی کا تھپڑ.....}

ایسے ہی نور محمد صاحب مماتیوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر کسی گمراہ انسان نے قرآن وحدیث کے کسی عقیدہ کو اپنالیا ہے تو مسلمانوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اس عقیدہ کو اس لئے چھوڑ دیں کہ یہ نظریہ کسی گمراہ انسان نے اپنالیا ہے شیعہ ،بریلوی وغیرہ ،کلمہ وقرآن پڑھتے ہیں کیا مسلمانوں کو اس لئے قرآن وکلمہ چھوڑ دینا چاہیے کہ اس کو شیعہ اور بریلوی اپنا رہے ہیں۔شیعہ اور بریلوی وغیرہ وضو،غسل اور نماز روزہ کرتے ہیں تو کیا مسلمانوں کو یہ اعمال چھوڑ دینے چاہیے کہ شیعہ اور بریلوی کرتے ہیں شیعہ وبریلوی صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو کیا ہمیں ان کو چھوڑ دینا چاہیے شیعہ بریلوی نبیوں فرشتوں اور آل بیت کو مانتے ہیں تو کیا صرف اسی وجہ سے ہم نبیوں ،فرشتوں اور آل بیت کو چھوڑ دیں گے؟ نہیں ،نہیں ہرگز نہیں۔"

(منکرین حیات کی خوفناک چالیں ص ۵۴۔۵۵)

معزز قارئین کرام! اگر انصاف ودیانت کے ساتھ دیوبندی علماء واکابرین کے مذکورہ بالا ان چاروں حوالوں کو دیکھا جائے تو دیوبندی مولوی کی پوری کتاب کا رد ہوجاتا ہے۔اور یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ دیوبندی مناظر نے جس اصول پر "مسلک اعلیٰ حضرت" کتاب لکھی وہ اصول دیوبندی علماء واکابرین کے خلاف ہے،اس کا بطلان خود دیوبندی علماء کرچکے۔اور یہ

اصول کسی صورت درست نہیں۔

{......دیوبندی اصول سے دیوبندی مذہب کی تباہی وبربادی......}

اور اگر دیوبندی مضمون نگار! اپنے اصول وطرز تحریر کو درست قرار دینے پر باضد ہے تو پھر جناب کے اصول سے پورا دیوبندی مذہب تباہ وبرباد ہوکر رہ جائے گا

کیونکہ دیوبندیوں کے قاسم نانوتوی کے مطابق خوارج وروافض "توحید و رسالت کے منکر نہیں،قرآن وحدیث کے مکذب نہیں،دل اور زبان سے کلمہ شہادت پڑھتے ہیں،صوم وصلوۃ اور حج وزکوۃ کو فریضہ اسلام سمجھ کر بجا لاتے ہیں،اس اعتبار سے مومن معلوم ہوتے ہیں" (عقائد اسلام حصہ اول :۲۵۶:ادریس کاندھلوی) دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی خود شیعہ کے بارے میں کہتا ہے کہ "بلحاظ آن کہ کلمہ شہادت برزبان ودرجنانست،وصوم و صلوۃ وحج وزکوۃ وغیرہا اعمال اسلامیان کہ اعمال دین اسلام باشد" یعنی نماز ،روزہ، حج وزکوۃ وغیرہ اسلامی اعمال کے ساتھ شیعہ بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کرتے ہیں،دل سے بھی مانتے ہیں اور زبان سے اس کا اقرار بھی کرتے ہیں یہ پہلو تو شیعوں کا اسلامی ہے" (سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۶۳،تذکرہ وسوانح الامام الکبیر:ص ۳۴۵۔عبدالقیوم حقانی)

تو اب دیوبندیوں کی اپنی ان صرف دو عبارات کو سامنے رکھا جائے تو یہ

بات بالکل واضح ہوتی ہے اب دیوبندیوں کو چاہیے کہ یا تو روافض وخوارج کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ ،قرآن وایمان ،نماز ،روزہ ،زکوۃ ،حج ،سب کا انکار کردیں یا پھر اپنے اصول سے یہ تسلیم کریں کہ ''دیوبندی'' بھی شیعہ کے ہم عقیدہ ہیں اور اس وجہ سے دیوبندی گمراہ وبے دین اور شیعہ ہیں ۔ یا پھر کم ازکم اتنا تسلیم کریں کہ جو اصول مضمون نگار نے ایجاد کیا ہے وہ باطل ومردود اور انتہائی جاہلانہ ہے ۔ ورنہ جناب کے اصول سے دیوبندی مذہب پر بھی وہی اعتراضات قائم ہوں گے اور یہ کہنا پڑے گا کہ دیوبندی حضرات اور شیعہ حضرات کے عقائد میں

تم اس قدر قریب کہ دل ہی میں مل گئے
میں جا رہا تھا دور کا سامان کیے ہوئے

یکسانیت ہے ۔ اس لئے دیوبندی حضرات بھی شیعہ ہی ہیں ۔

{......دیوبندی مولوی کے اصول سے دیوبندی مذہب والے مشرک......}

علماء دیوبند کی کتابوں میں مشرکین عرب کے بارے میں درج ہے کہ مشرکین عرب بھی حج

کرتے ،عمرہ کرتے ،بیت اللہ کی تعظیم کرتے ،طواف کرتے ،تلبیہ کہتے ،نماز پڑھتے ،روزہ رکھتے ،زکوۃ دیتے ،خدا کی منت مانتے ،نام ''عبداللہ'' رکھتے ،آغاز اسم الٰہی سے کرتے ،نکاح کرتے ،ختنہ کرتے ،غسل جنابت کرتے ،استغفار کرتے ،عقیقہ کرتے ،مردوں کو دفن کرتے ،زیر ناف بال دور کرتے ۔

قارئین کرام ! یہ ساری باتیں میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ ان سب باتوں کا ثبوت خود دیوبندی مولوی سید نورالحسن شاہ بخاری کی کتاب ''توحید اور شرک کی حقیقت :صفحہ 53تا59'' اور دیوبندی امام سرفراز خان صفدر کی کتاب '' گلدستہ توحید : باب ہشتم ص 77 تا 83 پر تفصیل کے ساتھ موجود ہیں ۔

لہٰذا اگر معترض کے اصول سے اہل حق کے ساتھ باطل فرقوں کی یکسانیت ومماثلت سے اہل حق کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے تو پھر یہ اصول شیعیت کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ اس اصول سے تو مذکورہ بالا عقائد واعمال میں دیوبندیوں اور مشرکین عرب کا ہم مذہب ہونا ثابت ہوا، اور' دیوبندی مذہب'' نہ صرف تباہ وبرباد ہوگیا بلکہ مشرک ٹھہرا ۔

یادرہے کہ یہ ساری گفتگو معترض کے اصول اور تحریر کے تحت ہے ۔ لہٰذا اگر دیوبندی حضرات اپنے اکابرین وعلماء کو چھوڑ کر مضمون نگار ! کے اصول کو تسلیم کریں گے تو سب سے پہلے دیوبندیوں کا نہ صرف شیعہ ہونا ثابت ہوجائے گا بلکہ مشرک ہونا بھی ثابت ہوگا ۔

لہٰذا وہ بیچارے معترض کی کتاب کو لیکر سنیوں پر الزامات وبہتان باندھ رہے ہیں ان سے میں کہتا ہوں کہ ذرا آنکھیں کھولو تم محض سنیوں سے بغض وعناد کی وجہ سے جو اصول اپنا رہے ہو اور جس مولوی خائن کی وجہ سے تم اپنی اوقات سے باہر ہونے کی کوشش کر رہے ہو، اسی مولوی

خائن اوراس کے اصولوں سے خودتمہارا دیو بندی دھرم تباہ وبرباد ہوگیا۔

؎ بہاریں لٹ گئیں، شعلے بھڑک اٹھے ہیں گلشن میں
سب اچھا ہے، سب اچھا ہے کہہ رہے ہیں باغبان پھر بھی

باقی تفصیلی گفتگو اور دیوبندی مولوی کی جہالتوں کا منہ توڑ جواب ان شاء اللہ عزوجل آگے آپ ملاحظہ فرمائیں گے، اور آپ دیکھیں گے کہ دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی کے اصول سے خود دیوبندیوں کی شیعہ، ہندوؤں، عیسائی اور مشرک، قادیانیت کی بدنما صورت واضح نظر آگئی۔ گویا

؎ آئینہ ان کو دکھایا تو بُرا مان گئے
تصویر بڑی صاف ہے سبھی جان گئے

بہرحال ہم جناب ممتاز قادری صاحب کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے بروقت اس کاروائی کا نوٹس لیتے ہوئے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب لکھ کر ایک دفعہ پھر معترضین کا منہ بند کر دیا ہے اللہ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائے (آمین)

بندہ ناچیز
ایان احمد رضوی

الحمدللّٰہ وکفی وسلام علی عبادالذین اصطفی امابعد

سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت پروانہ شمع رسالت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں تن تنہا ان تمام فتنوں کا مقابلہ کیا جنہوں نے اسلام کی عزت وآبرو پہ حملہ کرنا چاہا۔ اب آپ کی خدمات کو سراہنے کی بجائے ان حضرات نے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی پرطعن وتشنیع کا بازار گرم کر دیا۔ منظور نعمانی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:۔

> ''مختلف زمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جنھوں نے اپنے زمانے کے اچھے اورنہایت نیک سیرت بندوں کی عداوت و دشمنی و بدگوئی وایذا رسانی کو اپنا خاص مشغلہ بنایا، بلکہ شاید امت کے اکابر وائمہ میں سے شاذ و نادر ہستیاں ہی ایسی ہوں گی جن کو نبوت کی اس میراث کا حصہ نہ ملا ہو''

(فیصلہ کن مناظرہ ص ۱۵)

بس اسی میراث سے آپ کو بھی حصہ ملا اور ان وہابیوں دیوبندیوں اہلحدیثوں بد مذہبوں نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر طرح طرح کے الزمات لگانے شروع کر دیئے جن

میں سے ایک الزام تقیہ باز شیعہ ہونے کا بھی تھا۔(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) بدمذہبوں اور مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف سے یہ الزام کوئی نیا نہیں یا پہلی بار کسی حق پرست عالم و بزرگ پہ نہیں لگا بلکہ حضرت امام شافعی، حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی شخصیات جنکی ردشیعیت پہ خدمات کا اعتراف دیوبندی وہابی حضرات بھی کرتے ہیں بلکہ خود مولوی ساجد خائن نے بھی کیا ہے لیکن اس کے باوجود ان شخصیات کو بدنام کرنے کے لئے ان پر بھی شیعت کا الزام لگایا گیا۔ دیوبندی مصنف لکھتے ہیں:

''یہ الگ بات ہے کہ بعض غالی سنیوں نے شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز
کو بھی شیعہ قرار دے دیا'' (شیعیت تاریخ وافکار ص ۵۵۳)

بلکہ خود دیوبندی مصنف نے شاہ صاحب کے بارے میں لکھا:۔

''لیکن حضرت علیؓ کے فضائل گننے میں آپ کسی شیعہ سے پیچھے نہیں
رہے''

(شیعیت تاریخ وافکار ص ۵۵۴)

ایسے ہی مناظر احسن گیلانی دیوبندی نے بھی شاہ صاحب پہ اس الزام کا تذکرہ کیا

(شیعیت تاریخ وافکار ص ۵۵۵)

لہذا دیوبندی ساجد خائن کا محض بغض وعناد اور اور مسلک پرستی کی بنا پر، سنی بزرگوں سے دشمنی میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پہ تشیع کا الزام لگانا کچھ عجب نہیں کیونکہ اہل حق پر شیعیت کا الزام لگا کر ہمیشہ ان کو خواہ مخوا بدنام کیا گیا۔

پھر ایسے ہی الزامات احسان الہی ظہیر غیر مقلد اہلحدیث اور خالد محمود دیوبندی نے لگائے

تھے، جن کی پیروی کرتے ہوئے دیوبندی مولوی خائن نے انہیں الزامات کا اعادہ کیا۔ جن کا بارہا جوابات دیئے جا چکے ہیں۔ یہی کام جب اہل تشیع نے کیا تو اس کا شکوہ خود خائن دیوبندی کے امام گنگوہی نے ان الفاظ میں کیا کہ

''مئولف اس کا بزعم اپنے علم کے حسب عادات اپنے اسلاف کے
کوس لمن الملکی بجاتا ہے اور انہی اعتراضات قدیمہ کو بطرز دیگر
لباس دیگر مدعی ہے کہ اگر کوئی مجھ کو سمجھا دیوے تو اپنا مذہب ترک کردوں
اور یہ ایک دھوکا عوام اہل سنت کو دیتا ہے کیونکہ اس کے اسلاف صدہا بار
ساکت ہوئے تو کون راہ پر آیا؟ مگر یہ ایک شوشہ ہے جانتا ہے کہ علمائے
اہل سنت اپنی فکر معاش سے خالی نہیں نہ کوئی آپ تک آئے گا نہ آپ کو
روزسیاہ مناظرہ نظر آئے گا نہ نوبت ترک مذہب کی پہنچے گی''

(ہدایۃ الشیعہ ص ۱ تالیفات رشیدیہ ص ۵۳۳)

اور دیوبندی خائن نے بھی نئی بوتل اور پرانی شراب کی مثل شیعیت کی پیروی کرتے ہوئے انہی اعتراضات کو دہرادیا جن کا بارہا جواب دیا جاچکا ہے۔

اس کے علاوہ دیوبندی مولوی خائن نے اپنے بزرگوں کے طریقہ خبیثہ کی پیروی کرتے ہوئے خیانت کرنے کا بھی حق ادا کردیا ہے اور پھر اتنے فضول اعتراضات کئے ہیں کہ ایک عام آدمی بھی اس سے یہ محسوس کرسکتا ہے کہ دیوبندی خائن مولوی کا مقصد صرف بہتان بازی اور الزام تراشی ہے اور سنیوں کو خواہ مخواہ بدنام کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ لیکن الحمدللہ عزوجل! آپ ہماری اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد خود تسلیم کریں گے کہ دیوبندی

خائن مکمل طور پر نہ صرف نا کام و بے بس رہا بلکہ اپنی تحریر سے خود اپنے اکابرین دیوبند کو شیعہ ثابت کر چکا۔

یہاں کم علم حضرات سے بھی التماس ہے کہ مخالفین حضرات کی ایسی تحریرات سے پریشان ہونے کی بجائے علمائے اہل سنت سے رابطہ کیا کریں تا کہ آپ ان بد مذہبوں کے شیطانی چکروں سے بچ سکیں۔

ہم نے کچھ جگہ اپنی کتاب ''محاکمہ دیوبندیت'' کا حوالہ دیا ہے یہ ابھی زیر ترتیب ہے ان شاء اللہ عزوجل جلد ہی یہ بھی منظر عام پر آجائے گی۔اس کے علاوہ بندہ ناچیز کی کتاب ''کنزالایمان اور مخالفین'' شائع ہو چکی ہے۔قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔اور آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ جنھوں نے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد کی میں خصوصی طور پہ مولانا احمد رضا قادری رضوی سہارنپوی کا مشکور ہوں جنھوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔اس کے علاوہ علامہ ایان صاحب حفظہ اللہ کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے کتابیں فراہم کرنے میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔اسی کے ساتھ میں جناب ناشر حضرات کا بھی احسان مند ہوں جنھوں نے اس کو کتاب بزم ہستی میں وجود پانے کا شرف بخشا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اس کتاب کو قبول فرمائے۔

آمین

بندہ ناچیز

محمد ممتاز تیمور رضوی

{...باب اول...}

دیوبندی مولوی [ساجد] خائن کے

بہتانوں اور الزاموں کے منہ توڑ و مدلل جوابات

اور

دیوبندی اصولوں سے

خود دیوبندیوں کا شیعہ ہونا

ملاحظہ کیجیے

{......سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کسی فرقے کے بانی نہیں......}

دیوبندی مولوی خائن نے سیدی اعلی حضرت کے بارے میں یہ لکھا کہ ''مسلک بریلوی کے بانی تھے''لیکن یہ دیوبندی مولوی خائن کا سفید جھوٹ ہے کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کسی فرقے کے بانی تھے۔آپ بے شک چودھویں صدی کے مجدد اور اہل سنت کے بہت بڑے عالم تھے مگر کسی فرقہ کے بانی نہ تھے۔اس مسئلہ پر تفصیل کے لئے مناظر اہل سنت حضرت علامہ سعید احمد اسعد صاحب حفظہ اللہ کی کتاب ''**وہابیت و بریلویت**''اور مناظر اہل سنت حضرت علامہ غلام مرتضی ساقی صاحب حفظہ اللہ کی کتاب ''**اہل سنت اہل جنت**'' کا مطالعہ فرمائیں۔ہم یہاں پر حضرات دیوبند کے چند حوالے نقل کرتے ہیں جن میں انہوں نے خود اقرار کیا ہے کہ بریلوی اہل سنت ہیں۔

۱۔دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی لکھتا ہے

الغرض یہ دونوں فریق (دیوبندی، بریلوی) اہلسنت والجماعت کے اصول و فروع میں متفق ہیں۔(اختلاف امت اور صراط مستقیم ص۳۶)

۲۔اسی طرح مولوی مختار الدین دیوبندی لکھتا ہے

برصغیر پاک و ہند میں اہل سنت والجماعت کے دو بڑے مکاتب فکر یعنی دیوبندیوں بریلویوں میں ایک عرصہ سے اختلاف چلا آرہا ہے

(راہ محبت ص۳۲)

نوٹ:اس کتاب پر بہت سے دیوبندی مولویوں کی تقاریظ ہیں اور دیوبندیوں کے نزدیک تقریظ لکھنے والے پر بھی کتاب کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔(ہدیہ بریلویت)

۳۔اکرم اعوان دیوبندی کہتا ہے کہ

دیوبندی، اہلحدیث اور بریلوی یہ سب اہل سنت ہیں (نقوش ص۵۶)

۴۔مولوی خالد محمود دیوبندی لکھتا ہے

ورنہ اہل سنت میں بریلوی اکابر ہرگز بشریت کے منکر نہیں تھے(عبقات صفحہ ۶۱)

۵۔اسی طرح ایک اور دیوبندی نے بھی بریلوی حضرات کے اہل سنت ہونے کا اقرار کیا (حقیقی دستاویز ص ۲۵۷)

تو الحمدللہ عزوجل! ہم ''بریلوی'' ہی اصلی سنی حنفی ہیں۔جس کا اقرار خود دیوبندی علماء نے بھی کیا ہے۔

{...دیوبندی سنی نہیں وھابی ھیں...}

پھر یہاں یہ بھی یاد رہے کہ دیوبندی مولوی خائن نے بار بار خود کو اہل سنت کہا ہے جو کہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی ہے یہ دیوبندی لوگ اہلسنت نہیں بلکہ وہابی ہیں جو اہلسنت سے خارج ہیں۔اور اپنی وہابیت کا اقرار ان دیوبندیوں نے خود کیا ہے

[1] دیوبندی تبلیغی جماعت کے سربراہ دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ ''اور ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔

(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۰)

[2] دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضائل اعمال، فضائل صدقات وغیرہ کے مصنف مولوی زکریا نے کہا ہے کہ ''میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں۔

(سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۹۲)

[3] دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب اپنی مسجد کے بارے میں لکھتے ہیں ''بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو''۔

(اشرف السوانح ۱/۴۸)

[4] دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد نے یہ اقرار کیا ہے کہ وہابی دیوبندی عقائد میں متحد ہیں۔ (فتاوی رشیدیہ ج ۱ ص ۱۱۹)

اور علماء دیوبند کی مستند ترین کتب شھاب الثاقب، المھند کے مطابق وہابی ''اہل سنت سے خارج'' خوارج کا گروہ ہے۔ لہذا دیوبندی اپنی کتابوں سے اہل سنت سے خارج اور خوارج کا گروہ ٹھہرے۔ اس موضوع پر تفصیلی گفتگو حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا صاحب حفظہ اللہ کی کتاب ''قہر خداوندی'' جلد اول اور جلد دوم میں ملاحظہ کیجیے۔

{اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی بزرگی، مقام ومرتبہ کا اقرار معترض کے قلم سے}

علماء دیوبند کے نام نہاد متکلم اسلام الیاس گھمن کے مطابق کسی کیلئے لفظ ''مولانا'' استعمال کرنا اس کی بزرگی اور مقام ومرتبہ تسلیم کرنا، اس کی تعریف کرنا ہے چنانچہ گھمن دیوبندی نے اپنی کتاب ''حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ'' میں اپنے دیوبندی اکابرین کا مقام ومرتبہ ثابت کرنے کیلئے لفظ ''مولانا'' لکھنے کو بھی بطور دلیل پیش کیا۔ الیاس گھمن دیوبندی نے لکھا:۔

''اکابر اربعہ کا مقام بریلوی کتب سے'' (ص ۹۳) پھر آگے لکھا کہ ''ہمارے اکابر کو اللہ کریم نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ غیر بھی ان کی تعریف لکھنے پر مجبور تھے اور ان کا مقام بریلوی علماء میں بھی مسلم ہے'' (ص: ۹۳) پھر الیاس گھمن دیوبندی نے اپنے اکابرین کا مقام ومرتبہ ثابت کرنے کیلئے ص102 پر یہ حوالہ دیا کہ ان کیلئے لفظ ''مولانا'' استعمال کیا گیا۔ گویا کسی کیلئے لفظ مولانا استعمال کرنا اس کی بزرگی، مقام ومرتبہ تسلیم کرنا،، اسکی تعریف کرنا ہے۔ پھر گھمن صاحب اسے حسام الحرمین کی مخالفت قرار دے رہے ہیں، جناب لکھتے ہیں:۔

''اگر بریلوی حسام الحرمین کو سچا مانتے ہیں تو اپنے بریلوی اکابرین میں سے کس کس کو کافر کہیں گے'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۹۳) یعنی جناب کے نزدیک کسی دیوبندی کو

مولانا کہنا اسے مسلمان تسلیم کرنے کے مترادف ہے ۔تو اسی دیوبندی اصول سے میں کہتا ہوں کہ کتاب ''مسلک اعلیٰ حضرت'' کے مرتب نے اپنی اسی کتاب میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی، مقام ومرتبہ کوتسلیم کیا ہے کیونکہ اس نے خودسیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیلئے''مولانا'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

چنانچہ دیوبندی مولوی خائن کی کتاب کے ٹائٹل پیج پر ہی یہ لکھا ہے''جناب **مولانا احمد رضا خان صاحب**'' پھر اسی دیوبندی کتاب کے صفحہ ۳ پر بھی دیوبندی مولوی نے لکھا کہ''**مولانا احمد رضا خان**'' پھر آگے صفحہ ۴ پر دومرتبہ لکھا''**مولانا احمد رضا خان**'' اسی طرح صفحہ ۲۲ پر لکھا''مولانا احمد رضا خان بریلوی'' اسی کتاب کے صفحہ ۴۳ پر دومرتبہ لکھا ہے کہ''مولانا احمد رضا خان بریلوی''

تو دیوبندی گھسن کے اصول سے دیوبندی معترض سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیلئے لفظ''مولانا'' لکھ کر اپنے ہی دیوبندی اصول سے ان کی بزرگی، مقام ومرتبہ کو بھی تسلیم کر چکا، ان کی تعریف بھی کر رہا ہے، ان کا مقام دیوبندی مولوی کے نزدیک بھی مسلم ہے ۔اسے کہتے ہیں کہ حق وہ جس کو دشمن بھی قبول کرے''**الفضل ما شهدت به الاعداء**''

{......دیوبندی مضمون نگار پر دیوبندیوں کے فتوے......}

پھر جب دیوبندی مولوی کے نزدیک سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کافر، مشرک، گستاخ و شیعہ ہیں [معاذ اللہ] تو پھر ان کیلئے لفظ''مولانا'' لکھ کر دیوبندی گھسن کے اصول کے

مطابق اس نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی، مقام ومرتبہ کوقبول کر کے، ان کی تعریف کر کے اور ان کو مسلمان تسلیم کر کے خود اپنے ہی دیوبندیوں کے اصول سے کافر، مشرک، گستاخ اور شیعہ ٹھہرا کیونکہ دیوبندی مولویوں کا فتویٰ ہے کہ کافر کو کافر سمجھنا ضروریات دین میں سے ہے اور ضرورت دین کا انکار کفر ہے ۔(اکفار الملحدین، ملفوظات محدث کاشمیری، اشد العذاب، عقیدۃ الامت)

لہٰذا دیوبندی معترض اپنے ہی قلم سے اور اپنے ہی دیوبندیوں کے اصولوں اور فتووں سے کافر، مشرک، گستاخ اور شیعہ ثابت ہوگیا۔

؎ عدل وانصاف فقط حشر پہ موقوف نہیں   زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے

{......دیوبندی مناظر اسلام، دوست محمد قریشی کی زد میں......}

جناب معترض صاحب لکھتے ہیں:۔

''نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم'' (ازالۃ الوسواس ص ۴)

دیوبندی مناظر اسلام نے یہاں صرف صلوۃ لکھی، جبکہ دوست محمد قریشی لکھتے ہیں:۔

''درود کا لفظ ہماری زبان میں صلوۃ وسلام کو جامع ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ پر صلوۃ وسلام دونوں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔اس بناء پر شیعوں کا درود ناقص اور غیر تام رہے گا'' (اہلسنت پاکٹ بک ص ۴۰۳)

تو دوست محمد صاحب کے مطابق ساجد صاحب نے صرف صلوۃ پڑھ کر شیعی درود کی پیروی کی جو ناقص اور غیر تام ہے۔

1{......"ماکان ومایکون کا عقیدہ" اور شیعہ و دیو بندی......}

دیو بندی اعتراض 1......: دیو بندی مولوی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ شیعہ کے مطابق "ائمہ علیہم السلام ماکان و مایکون کا علم رکھتے ہیں......احمد رضا خان صاحب کی کتابوں میں بھی جگہ جگہ آپ کو یہ عقیدہ اس وضاحت کے ساتھ ملے گا الخ (ص4: دیو بندی خائن)

{...الجواب...}

میں کہتا ہوں اس دیو بندی جاہل مولوی کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ان کے اپنے امام اشرفعلی تھانوی، سرفراز خان صفدر، محمود عالم دیو بندی کے مطابق اہل حق کے ساتھ اہل باطل کی اگر مماثلت بھی ہو تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ اہل حق کی حقانیت کی دلیل ہے۔ پھر اہل حق اہل سنت اور شیعہ کے عقائد و نظریات میں قطعاً مماثلت نہیں، ان کا نظریہ و مؤقف الگ ہے اور ہم سنیوں کا الگ۔ ہم صرف سرکار دو عالم ﷺ کے لئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں، جبکہ وہ اپنے ۱۲ اماموں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں، جبکہ ہمارا ائمہ کے متعلق ہرگز ایسا عقیدہ نہیں۔

پھر اگر یہ عقیدہ رکھنے سے "سنی مسلمان" شیعہ کے ہم عقیدہ ہو جاتا ہے تو پھر دیو بندی مولوی خائن کے فتوے کی زد میں بڑی بڑی شخصیات آتی ہیں، لیجیے ملاحظہ کیجیے۔

......علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (597ھ) اس آیت (خَلَقَ الْاِنْسَانَ ـ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ: پ27 الرحمن 3،4) کے تحت فرماتے ہیں کہ

"انہ محمد ﷺ علمہ بیان کل شیء ماکان ومایکون، قالہ ابن کیسان"

ترجمہ: اس آیت میں انسان سے مراد محمد ﷺ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمِ ما کان و ما یکون (جو ہو چکا اور جو ہوگا) ہر چیز کا بیان سکھا دیا یہ قول ابن کیسان کا ہے"

(تفسیر زاد المسیر تحت آیت مذکورہ، ج ۴ ص ۲۰۶: بیروت)

......اسی طرح تفسیر خازن اور تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی) میں اسی کے تحت لکھا ہے و اللفظ للبغوی **"وقال ابن کیسان (خلق الانسان) یعنی محمد ﷺ (علمه البیان) یعنی بیان ما کان ومایکون، لا نه کان یبین عن الاولین و الآخرین وعن یوم الدین"**

ترجمہ: ابن کیسان کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں انسان سے مراد محمد ﷺ ہیں اور بیان سے مراد علمِ ما کان و مایکون (جو کچھ ہو چکا اور جو ہوگا) ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ اولین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبریں دیتے ہیں۔ (تفسیر خازن، تحت مذکورہ آیات، ج ۴ ص ۲۲۵ بیروت، تفسیر معالم التنزیل، تحت مذکورہ آیات ج ۶ ص ۹۱۶، ریاض)

......شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نبی پاک ﷺ کے لئے ما کان و ما یکون کا عقیدہ تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"پروردگار نے آپ ﷺ کو ما کان و مایکون کے علم و اسرار کا افاضہ فرمایا ہے"

(مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۵)

......خود نبی پاک ﷺ کی حدیث مبارک بھی موجود ہے جو کہ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ

''حضرت ابو زید یعنی عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہو کر ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، پھر اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے اتر کر عصر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے، تو غروب آفتاب تک ہمیں خطبہ دیتے رہے۔

فاخبر نابما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا''

اس خطبہ (بیان) میں ہمیں علم ما کان و ما کان یکون (یعنی جو ہو چکا اور جو ہونا ہے) کی خبر دے دی، ہم میں سے زیادہ علم والا وہ ہے جس نے اس خطبے کو سب سے زیادہ یاد رکھا''

(صحیح مسلم، باب اخبار النبی ﷺ ج ۴ ص ۲۲۱۷ بیروت)

اب اگر ما کان و ما یکون (علم الاولین و الآخرین) کو ماننا ہی شیعہ ہونے کی دلیل ہے تو دیوبندی مولوی کے اصول سے یہ تمام محدثین و مفسرین کرام شیعہ ثابت ہو گئے۔ معاذ اللہ عزوجل! حتی کہ سنیوں سے بغض و عناد کی کی بدولت نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم

الرضوان اجمعین بھی دیوبندی مولوی کے فتوے سے نہ بچ سکے۔ معاذ اللہ عزوجل۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

نبی پاک ﷺ کی توہین و تنقیص تو ویسے بھی علماء وہابیہ دیابنہ کا شعار ہے، ان کے لیے اس سے بھی بڑا اعذاب تو دیوبندیوں کے لئے یہ ہے کہ دیوبندی مولوی کے فتوے سے خود علماء دیوبند بھی شیعہ ٹھہرتے ہیں، لیجیے ملاحظہ کیجیے

{......دیوبندی معترض کے مطابق اکابرین دیوبند شیعہ ٹھہرے......}

دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ کا ہے لیکن اس بیچارے کو یہ بھی معلوم نہیں کہ علم ما کان وما یکون یعنی علم الاولین والآخرین کا عقیدہ خود اکابرین علماء دیوبند نے بھی تسلیم کیا ہے۔

☆......چنانچہ قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علم رسول اللہ میں مجتمع ہیں''

(تحذیر الناس صفحہ ۶، دارالاشاعت، کراچی)

☆......اسی طرح علماء دیوبند کی سب سے معتبر ترین بتائے جانے والی کتاب ''المہند'' میں ہے کہ

''ولقد اعطی علم الاولین و الاخرین و کان فضل اللہ علیہ عظیما'' بے شک آپ ﷺ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا ہے اور آپ ﷺ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ (المہند: صفحہ ۵۱)

☆......اسی طرح مفتیانِ دیو بند کہتے ہیں کہ

''اب ذرا دلوں کے خطرات کو بذریعہ کرامت معلوم کرنے کا فیصلہ خود صاحبِ فتوحاتِ مکّیہ سلطان الاولیاء امام الصّوفیاء، محی الدین ابن عربی کے قلم سے ملاحظہ کیجئے۔ موصوف کرامت کی تقسیم کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ ''کرامت کی دو قسمیں ہیں ایک حسّی دوسری معنوی۔ عوام النّاس صرف کرامتِ حسّیہ ہی سے واقف ہے جیسے دلوں پر بات کرنا۔ مغیباتِ ماضیہ (یعنی گزرے ہوئے غیوب) کی خبر دینا، موجودہ غیب کی خبر اور آنے والے غیبی باتوں سے مطلع کرنا'' فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۴۸۶۔'' (انکشاف ص ۱۲۶: دیوبندی)

قارئین کرام! (دیوبندی مولوی کے مطابق) یہی وہ عقیدہ ہے جس کو دیوبندی مولوی شیعہ کا عقیدہ کہہ کر ہم سنیوں کو بدنام کرنے کی کوشش میں میدان میں آیا لیکن میرے رب کریم عزوجل کا کرم دیکھئے کہ اپنے حبیب ﷺ کی شان کی گواہی خود دیوبندیوں کے گھر سے دلوا کر نہ صرف نبی پاک ﷺ کا مقام و مرتبہ بلند فرمایا بلکہ ساتھ ساتھ سنیوں کی حقانیت اور دیوبندیوں کا دجل وفریب بھی واضح ہو گیا اور پھر دیوبندی مولوی کے اصول سے خود اس کے اپنے دیوبندی اکابرین شیعہ ثابت ہو گئے۔

بیچارا دیوبندی مضمون نگار نکلا تو تھا سنیوں کو شیعہ ثابت کرنے کے لئے لیکن اپنے ہی دیوبندیوں کو شیعہ ثابت کر دیا، اب یا تو دیوبندی مولوی اپنی اس کتاب سے رجوع کرے تا کہ اس کے اکابرین شیعیت سے باہر نکل سکیں یا پھر دیوبندیت سے توبہ کر لے تا کہ ایسے دیوبندی اکابرین جو کہ اس کے اصول سے شیعہ ہیں ان سے نجات مل جائے۔

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

2 {......''اختیاراتِ حضرت علی رضی اللہ عنہ'' اور شیعہ و دیوبندی......}

دیوبندی اعتراض 2...... : دیوبندی مولوی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ شیعہ حضرات آئمہ کو خدائی اختیارات کے مالک سمجھتے ہیں، ظاہر ہے یہ سب چیزیں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر اہل السنت میں پھیلائی جاتی تو کوئی بھی اسے قبول نہ کرتا، لہذا احمد رضا خان بریلوی نے تقیہ کا سہارا لے کر بڑے شاطرانہ طریقہ سے ان تمام شیعہ عقائد کو حضور ﷺ کے نام پر پھیلانے کی کوشش کی۔ الخ (ص 4: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

میں کہتا ہوں کہ شیعہ کا یہ عقیدہ و نظریہ ہم سنیوں سے بالکل جدا ہے، رہی بات نبی پاک ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اختیارات و تصرفات کے بارے میں تو جناب دیوبندی مولوی صاحب یہ عقیدہ و نظریہ تو سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل تمہارے امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں پیش کیا، تو پھر اپنے وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی کو بھی شیعہ کہو، ذرا آنکھیں کھول کر اپنے وہابی امام کی کتاب کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ تمہارے اصول و تحریر سے وہ بھی شیعہ ٹھہرا۔

{......معترض کے مطابق وہابی اسماعیل دہلوی شیعہ تھا......}

حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کے بارے میں تمہارا وہابی امام دہلوی کہتا ہے کہ

''حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کیلئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی یک گونہ

فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرماں برداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسے باقی خدمات آپ کے زمانے سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔(صراط مستقیم باب دوم، دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 116)

معترض صاحب! ہمارے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تو بہت بلند مقام و مرتبہ ہے تمہارے وہابیوں کی اسی کتاب کے چوتھے باب میں تو ایک عام طالب کے بارے میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

''طالب نے اگر مراقبہ عظمت کیا ہو تو اسے ملاء اعلیٰ میں ایک قسم کی وجاہت حاصل ہو جاتی ہے **اور بعض کائنات پر ایک قسم کی حکومت اور سلطنت حاصل ہو جاتی ہے**''(صراط مستقیم چوتھا باب سلوک راہ نبوت کے طریق پانچواں افادہ، فائدہ صفحہ 302)

اب دیوبندی یہاں بھی کہیں کہ شیعہ حضرات ائمہ کو خدائی اختیارات کے مالک سمجھتے ہیں، اور ہم وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی عام طالبین کیلئے خدا کی کائنات میں حکومت و سلطنت تسلیم کرتے ہیں۔لہذا نہ صرف اسماعیل دہلوی بلکہ تمام وہابی دیوبندی بھی شیعہ ٹھہرے۔

☆اسی صراط مستقیم میں ہے کہ

''وہ حب ایمانی کے موئیدات کے منجملہ بڑے مواقع عظیمہ میں کسی فعل کا واقع ہونا ہے چنانچہ شریعت کی تائید اور سنت کے زندہ کرنے اور بدعت کے نابود کرنے میں کوشش کرنا یا طریق حقہ میں سے کسی طریقت کا رواج دینا یا مقبولان بارگاہِ حق تعالیٰ میں سے کسی **مقبول کی امداد کرنا یا اہل بلا یا مصائب میں سے کسی مظلوم ستم رسیدہ کی فریاد درسی کرنا** یا اہل حوائج وغرامت (تاوان) رسیدگان میں سے کسی عاجز کی اعانت کرنا یا کسی اہل قلق و اضطراب کی تنگی کی کشائش کرنا یا کسی پیچ وتاب کے گرفتار سے حالت عسرت و ناداری کا دور کرنا اور اسی طرح سعی و کوشش جس سے نفع عام ظاہر ہو یا اس کی وجہ سے اصلاح فیما بین الناس حاصل ہو''(صراط مستقیم باب اول، دوسری فصل، دوسری تمہید، تیسرا افادہ صفحہ 34)

وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی کے ان حوالوں میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ باذن اللہ ملائکہ و اولیاء کاروبار عالم کے مدبر ہیں، اولیاء عالم کے کام جاری کرتے ہیں، اولیاء کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے، تمام کام ان کے ہاتھ سے انجام پاتے ہیں، بادشاہوں کے بادشاہ بننے، امیروں کے امیری پانے میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ہمت کو دخل ہے۔

تو دیوبندی مولوی کے مطابق اگر انہی عقائد و نظریات کی ظاہری مماثلت کی وجہ سے سنی مسلمان شیعہ ثابت ہو جاتا ہے تو جناب والا سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تو بعد

میں ہوئی ان کے پیدا ہونے سے بھی پہلے یہی [بقول تمہارے] شیعہ والے عقائد و نظریات تمہارا وہابی امام اسماعیل دہلوی قبول کر چکا۔

اب تمہارے ہی اصول سے تمہارا امام اسماعیل دہلوی شیعہ ثابت ہو گیا، بلکہ اب تمہاری تحریر کے انداز میں ہم الزاماً یہ کہتے ہیں کہ

''ظاہر ہے یہ سب چیزیں اگر شیعہ بیان کرتے تو اہل السنت میں کوئی بھی اسے قبول نہ کرتا، لہٰذا امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے تقیہ کا سہارا لے کر بڑے شاطرانہ طریقہ سے ان تمام شیعہ عقائد کو حضور ﷺ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اولیاء اللہ کے نام پر پھیلایا''

{معترض کے مطابق دیوبندی شیخ الہند شیعہ تھا}

دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ ''شیعہ حضرات آئمہ کو خدائی اختیارات کے مالک سمجھتے ہیں''...... احمد رضا خان بریلوی نے ......ان تمام شیعہ عقائد کو حضور ﷺ کے نام پر پھیلانے کی کوشش کی۔ الخ (ص 4: دیوبندی خائن)

تو جناب! ذرا اپنے دیوبندی **شیخ الہند محمود حسن دیوبندی صاحب کو بھی** شیعہ کہو کیونکہ وہ بھی بقول تمہارے تقیہ اختیار کر کے ان شیعہ عقائد کو حضور ﷺ کے نام پر پھیلاتے رہے اور تمہارے دیوبندی ان کے انہی شیعہ عقائد والی کتابوں کو دنیا بھر میں شائع کر کے پھیلاتے رہے۔

تمہارے دیوبندی شیخ الہند محمود حسن صاحب نے اپنی کتاب ادلہ کاملہ میں نبی پاک ﷺ کو تمام کائنات کا مالک قرار دیا چنانچہ بطور ہیڈنگ لکھا کہ

''حضور ﷺ تمام کائنات کے مالک ہیں''

(پھر لکھتے ہیں کہ)

''جس طرح اللہ تعالیٰ تمام کائنات کے مالک ہیں اور پھر انسان بھی خاص چیزوں کے مالک ہیں کیوں کہ یہ دونوں ملکیتیں مساوی نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ مالک حقیقی ہیں اور بندے مالک مجازی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام چیزوں کے مالک ہیں۔ خواہ وہ جمادات ہوں یا حیوانات، انسان ہوں یا غیر انسان سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مملوک ہیں''۔ (ادلہ کاملہ ص ۱۳۴)

اسی طرح دیوبندی شیخ الہند لکھتا ہے کہ

''آپ ﷺ **اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں، جمادات ہوں، یا حیوانات، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم**۔ (ادلہ کاملہ صفحہ ۱۵۲) [اسی طرح لکھا کہ]

''آپ ﷺ اصل ہی سے اللہ تعالیٰ کے بعد سب چیزوں کے مالک ہیں، آپ کا مالک ہونا کچھ ہبہ پر موقوف نہیں ہے۔ (ایضاً)

تو دیوبندی مولوی کے مطابق جو عقیدہ شیعہ کا ہے اسی کو خود اس کے دیوبندی شیخ الہند نے حضور ﷺ کے نام پر پھیلانے کی کوشش کی، بلکہ مولوی خائن کے مطابق اس کے اپنے

اصول وتحریر کے مطابق دیوبندی شیخ الہند شیعہ ٹھہرا۔

اب دیوبندی مولوی کو چاہیے کہ [بزبان معترض] اپنے شیخ الہند کی قبر پر جائے اور اس کی قبر پر جوتیاں مارے اور کہے یارو!! جس کو ہم دیوبندی شیخ الہند کہتے تھے وہ تو تقیہ باز شیعہ نکلا ، ہائے ہم تو سنیوں کے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو بدنام کرنے کی غرض سے اس پر شیعہ کا الزام و بہتان لگانے نکلے تھے لیکن یہاں تو ہمارا اپنا ہی دیوبندی شیخ الہند شیعہ نکلا۔

{......حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول ﷺ کی ذات وصفات کے مظہر اتم......}

ایک اعتراض دیوبندی مولوی نے یہ بھی کیا کہ ''شیعہ حضرات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی ذات وصفاتِ نبوی کا مظہر اتم کہتے ہیں......[پھر فتاوی افریقہ کے حوالے سے غوث اعظم رضی اللہ عنہ والا حوالہ دیا کہ] احمد رضا بریلوی لکھتا ہے کہ ''حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور اقدس وانور سید عالم ﷺ کے وارث کامل نائب تام وآئینہ ذات ہیں......الخ (ص ۴: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

اولاً... تو یہ بھی دیوبندی خائن کی جہالت ہے کہ ہر بات کو مماثلت کہہ کر ہذیان بکتا ہے اسی اصول سے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ شیعہ اور دیوبندی عقائد ونظریات میں مماثلت و یکسانیت پائی جاتی ہے۔

۞......کیونکہ شیعہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''**شیرخدا**'' مانتے ہیں اور دیوبندی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''شیر خدا'' مانتے ہیں لہذا دیوبندی بھی تقیہ باز شیعہ ٹھہرے۔

۞......شیعہ بھی [بظاہر] حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل وکمالات بیان کرتے ہیں اور دیوبندی بھی [بظاہر] حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل وکمالات بیان کرتے ہیں لہذا دیوبندی بھی تقیہ باز شیعہ ٹھہرے۔

رہ گئی بات فتاوی افریقہ کی عبارت کی تو یہی بات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اخبارالاخیار'' میں بیان فرمائی ہے کہ

''حضرت شیخ [غوث اعظم رضی اللہ عنہ] کا جمال دراصل حضور ﷺ کا جمال اور ان کا کمال درحقیقت رسالت پناہ کا کمال ہے'' (اخبارالاخیار ص ۲۸)

لہذا مولوی خائن کو چاہیے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی شیعہ قرار دیں۔

پھر دیوبندی مفتی محمد سلیمان قاسمی کی کتاب ''مختصر حالات زندگی حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری'' میں اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنے مولوی عبدالقادر کے بارے میں خود کہا کہ

''عبدالقادر کیا بلکہ مظہر قادر ہیں'' (مختصر حالات زندگی: ص)

اسی طرح دیوبندیوں کے خالد محمود مانچسٹروی لکھتے ہیں کہ

''حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفت علم کے مظہر اتم تھے''

(عقیدہ الامت فی معنی ختم النبوت: ص 62)

لہذا اب دیوبندی حضرات اپنے مولوی پر بھی فتوی لگائیں۔ اور ہاں دیوبندی خائن جی! ذرا اپنے وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی کا اپنے پیر وامیر سید احمد کے بارے میں یہ نظریہ بھی پڑھو دہلوی نے لکھا ہے کہ

"لیکن چونکہ **آپ** [یعنی وہابی پیر و امیر سید احمد] **کی ذات** والاصفات ابتداء فطرت سے **جناب رسالتمآب** علیہ افضل الصلوات و التسلیمات کی **کمال مشابہت پر** پیدا کی گئی تھی"(مقدمہ صراط مستقیم صفحہ ۱۴)

تو اب اس کو بھی شیعہ قرار دو کہ جیسے شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی ذات و صفات کا مظہر اتم مانتے ہیں اسی طرح تم دیوبندی اور تمہارے امام اسماعیل دہلوی اپنے امیر و پیر سید احمد کی ذات کو جناب رسالت مآب ﷺ کی کمال مشابہت پر مانتے ہو۔تم وہابی دیوبندی تو اپنے اصول و تحریر کے مطابق شیعہ سے بھی بڑھ چکے ہو۔

{"کفانا الکافی" اور دیوبندی دجل و فریب "اصول کافی"}

دیوبندی مولوی خائن نے اپنی بدترین جہالت اور دجل کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت لکھنے کے بعد یہ کہا کہ" خان صاحب نے اس عبارت کے آخر میں لکھا"کفانا الکافی فی الدارین و صلی اللہ و سلم سید الکونین و الہ و صحبہ و غوث الثقلین" یہ"الکافی" کیا ہے؟؟؟؟ یہ شیعہ کی کتاب"اصول کافی" ہے جسے دونوں جہاں میں اپنے لئے خان صاحب (یعنی امام احمد رضا خان بریلوی) اور اپنے اس عقیدہ کے لئے کافی قرار دے رہے ہیں"

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن جیسے دیوبندیوں کے بارے ہی میں دیوبندی مفتی محمد شفیع نے یہ لکھا ہے

کہ ہمارے دیوبندی مولوی

"اپنے حریف کا استہزاء، تمسخر اور اس کو زیر کرنے کے لئے جھوٹے، سچے، جائز و ناجائز حربے استعمال کرنا اختیار کر لیا، جس کے نتیجہ میں جنگ و جدال کا بازار تو گرم ہو گیا"(وحدت امت ص۱۹، ۲۰)

یعنی دیوبندی مولوی اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹے اور ناجائز حربے استعمال کر کے جنگ و جدال سے فتنہ و فساد کا بازار گرم کرتے ہیں۔ یہی حربہ دیوبندی مولوی خائن نے اپنی اس پوری کتاب میں کیا ہے۔ اگر خائن دیوبندی مکمل عبارت لکھنے کی زحمت گوارا کر لیتا تو عاشق رسول سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر یوں بہتان نہ باندھ سکتا تھا۔ مگر خدا غرق کرے دیوبندیوں وہابیوں کی مسلک پرستی اور بغض و عناد کو جن کی وجہ سے ان کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں۔

معزز قارئین کرام! اب میں آپ کے سامنے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل عبارت پیش کرتا ہوں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

"اور یہ مثل صلاۃ بالاستقلال ان تعظیموں میں سے نہیں جن کو شرع نے نبوت کے ساتھ خاص فرما دیا ہو تو وہی **آیات و حدیث و ارشادات آئمہ قدیم و حدیث اس کے جواز میں بھی کافی کفانا الکافی فی الدارین**"

(فتاوی افریقہ ص ۹۷)

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو آیات و حدیث و ارشادات ائمہ قدیم و حدیث کو" کافی" قرار دے رہے ہیں، نہ کہ شیعہ کی کتاب" اصول کافی" کو کافی

کہا۔

میرے معزز قارئین کرام! آپ کو معلوم ہوگا کہ خائن دیوبندی خود کو بہت بڑا مناظر سمجھتا ہے [اندھوں میں کانا راجہ] لیکن اس کی جہالت اور دجل دیکھئے کہ عربی عبارت میں اس نے صرف لفظ ''کافی'' دیکھا تو اس کو شیعہ کی کتاب ''اصول کافی'' بنا دیا، یہ ہے دیوبندیوں کے نام نہاد مناظر کا حال! لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ حالانکہ یہاں لفظ صرف ''کافی'' ہے جبکہ شیعہ کی کتاب کا نام صرف ''کافی'' نہیں بلکہ ''اصول کافی'' ہے۔ ان جاہلوں کو ''کافی'' اور ''اصول کافی'' میں فرق بھی نظر نہیں آتا۔ یا سب دیوبندی ہی اندھے ہیں۔

دیوبندی خائن اور اس کے چیلوں کو چیلنج

میں دیوبندی خائن اور ان کے تمام چیلوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس مذکورہ بالا عبارت سے ''اصول کافی'' کا لفظ نکال کر دکھا دے تو میں دس روپے دیوبندیوں کو انعام دوں گا (کیونکہ اس زیادہ ان کی اوقات نہیں) لیکن ان شاء اللہ عزوجل کوئی دیوبندی یہ ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ یہ دیوبندیوں کا دجل وفریب ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ''آیات وحدیث وارشادات ائمہ قدیم وحدیث'' کے بارے میں عربی میں یہ جملہ لکھا کہ ''کافی کفانا الکافی فی الدارین'' لیکن چونکہ دیوبندی ساجد خائن جاہل ہے اور اس کو عربی عبارت سمجھ نہیں آئی، اور اپنی جہالت کی بنا پر اس عربی عبارت کے لفظ کافی کو اصول کافی سمجھ بیٹھا۔

{......دیوبندی مولوی خائن کو اس کی زبان میں جواب......}

ہم مجبور ہو چکے ہیں کہ دیوبندی خائن کے ایسے انتہائی گھٹیا اور بدترین جاہلانہ اعتراض کا جواب خود اسی کے انداز میں پیش کریں۔ خائن مولوی دیکھو تمہارے علماء دیوبند کی معتبر ترین کتاب المہند: ص ۹۳ میں تمہارے دیوبندی مولوی محمد حسن کی تقریظ میں یہ الفاظ ہیں کہ

''والذین ھو الحق عندنا ومعتقدنا ومعتقد مشائخنا''

تو دیوبندی مولوی خائن کے طرز پر یہ کہنا درست ہوگا کہ یہ ''حق'' کیا ہے؟؟؟؟ یہ شیعہ باقر مجلسی کی کتاب ''حق الیقین'' ہے جسے دیوبندی اپنا اور اپنے مشائخ کا دین قرار دے رہے ہیں۔ دیوبندیوں جاہلوں بدبختوں اپنی گھٹیا حرکتوں سے باز آجاؤ! ورنہ دیکھ لو کہ تمہاری ایسی حرکتوں سے خود تمہارے دیوبندی علماء واکابر تمہارے ہی ہاتھوں مزید ذلیل ورسوا ہو جائیں گے۔

{دیوبندی خائن کے مطابق شیعہ کی کتابیں دیوبندیوں نے شائع کیں}

دیوبندی جہلا کو بتاتا جاؤں کہ اصول کافی بھی شیعہ کی کتاب ہے، اور شیعہ کی کتابوں میں ایک کتاب کا نام ''الشافی ترجمہ اصول کافی'' بھی ہے۔

اور خود دیوبندی مولوی ساجد خائن کے دیوبندیوں نے ''**الدروس الکافی ترجمہ متن الکافی**'' (مکتبہ رحمانیہ لاہور سے) شائع کی، اسی طرح دیوبندیوں کے ایک استاذ نے ''الشافی شرح اردو متن الکافی'' (مکتبہ سید احمد شہید: بالمقابل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے) شائع کروائی ہے۔

تو اب ساجد خائن دیوبندی کے مطابق یہ ''**الشافی**'' اور ''**دروس الکافی**'' کیا ہیں؟ یہ شیعہ کی کتابیں ''**اصول کافی**'' اور ''**الشافی**'' ہیں جن کے دروس دیوبندی علماء دے رہے ہیں، جن کو دیوبندی شائع کر رہے ہیں، خود پڑھ رہے ہیں اور دوسروں کو پڑھا رہے ہیں۔

معزز قارئین کرام! یہ ہے دیوبندی علماء کا حال کہ نہ ہی ان کے پاس عقل ہے اور نہ ہی شرم و حیاء بس سنیوں کو خواہ مخواہ بدنام کرنا ان کا کام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے جہلاء کے شر سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

{''صحبہ'' کہنے پر دیوبندی جاہلانہ اعتراض کا جواب}

اعتراض ......: دیوبندی مولوی خائن نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت (کافی کفانا الکافی فی الدارین و صلی اللہ و سلم علی سید الکونین و الہ و صحبہ و غوث الثقلین) پر یہ اعتراض کیا کہ ''عربی زبان میں لفظ ''صحبہ'' ہم نشین ساتھی و دوست کے لئے آتا ہے اس کی جمع اصحاب ہوتی ہے......شیعہ سوائے دو چار کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ کافر سمجھتے ہیں، اس لئے احمد رضا خان کا اپنا شیعی عقائد بیان کرتے ہوئے جمع کو چھوڑ کر صرف ''صحبہ'' لکھنا بھی بہت کچھ بتا رہا ہے'' (ص5: دیوبندی)

{...الجواب...}

قارئین کرام! دیکھیئے دیوبندی مولوی خائن نے اپنی جہالت یا محض سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بغض وعناد کی بنا پر لفظ ''**صحبہ**'' کو بھی شیعہ ہونے کی دلیل بنایا۔ اس پر میں

تفصیلی جواب لکھنے کی بجائے دیوبندی مولوی خائن کو اس کے اپنے گھر کے نام نہاد متکلم اسلام الیاس گھمن دیوبندی کا ہی حوالہ دیتا ہوں۔ الیاس گھمن دیوبندی نے بھی ''صحبہ'' کا لفظ استعمال کیا ہے چنانچہ دیوبندی مولوی الیاس گھمن کے ''مواعظ متکلم اسلام'' میں ہے کہ

''صلی اللہ علیہ وعلی الہ و **صحبہ** وسلم'' (مواعظ متکلم اسلام: ج ۲ ص 76)

''صلی اللہ علیہ وعلی الہ و **صحبہ** وسلم''' (مواعظ متکلم اسلام: ج ۲ ص 100)

تو دیوبندی ساجد خائن کے اعتراض وتحریر سے خود اس کے اپنے ٹبر کا گرو الیاس گھمن شیعہ ثابت ہو گیا۔ (مبارک ہو شیعوں!!!)

اب دیوبندی مولوی خائن کے مطابق کہنا پڑے گا کہ ''عربی زبان میں لفظ ''صحبہ'' ہم نشین ساتھی و دوست کے لئے آتا ہے اس کی جمع اصحاب ہوتی ہے......شیعہ سوائے دو چار کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ کافر سمجھتے ہیں، اس لئے دیوبندی [نام نہاد] متکلم اسلام الیاس گھمن کا اپنا شیعی عقائد بیان کرتے ہوئے جمع کو چھوڑ کر صرف ''صحبہ'' لکھنا بھی بہت کچھ بتا رہا ہے''۔

{......معترض اپنے فتوی سے خود شیعہ و گستاخ ٹھہرا......}

جب ''صحبہ'' کہنا یا لکھنا شیعہ ہونے کی دلیل ہے تو دیوبندی الیاس گھمن بھی ''صحبہ'' کا لفظ لکھ کر دیوبندی مولوی خائن کے اصول وتحریر سے شیعہ ٹھہرا، اور جب یہ گھمن شیعہ ٹھہرا تو خود یہی دیوبندی مولوی خائن اپنے اسی مولوی گھمن کو ''اپنا'' استاد بھی مانتا ہے، اس کو ''متکلم اسلام'' بھی مانتا ہے، اس کو مسلمان بھی مانتا ہے تو اپنے ہی دیوبندی اصولوں کے مطابق

معترض خائن خود شیعہ اور صحابہ کرام علیھم الرضوان اجمعین کا گستاخ ٹھہرا۔

دیوبندیوں دیکھا یہ ہے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت کہ تم تو انہیں شیعہ ثابت کرنے نکلے تھے لیکن ان کو تو شیعہ ثابت نہ کر سکے اور نہ کبھی کر سکو گے بلکہ اپنے اصول سے اپنے دیوبندیوں کو شیعہ ٹھہرا دیا حتی کہ تم [ساجد خائن] بھی اپنے اصول سے شیعہ ثابت ہو گئے۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے   کہ عدو کے سینے میں غار ہے

{......حضرت ابو بکر و علی رضی اللہ عنہما اور غوثیت کبریٰ......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ایک عبارت پیش کی کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ "پھر مولا علی کو غوثیت کبری عطا ہوئی اور امامین محترمین رضی اللہ عنہما وزیر ہوئے، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے درجہ بدرجہ امام عسکری تک یہ حضرات مستقل غوث ہوئے (ملفوظات)[پھر دیوبندی مولوی کہتا ہے] جب غوثیت کبریٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے تو ان کے علاوہ غوث اعظم اور کون ہوسکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ سارے شیعی عقائد اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر پھیلائے جائیں تو کون سنی اسے قبول کرے گا۔ اس لئے احمد رضا خان رافضی نے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے حضور علیہ السلام اور حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام استعمال کر کے وہ تمام عقائد ان کے لئے مانے جو شیعہ اپنے ائمہ کے لئے ثابت کرتے ہیں" (ص5: دیوبندی)

{...الجواب...}

اولاً ہم دیوبندی خائن کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یقینا اس بیچارے نے یہ عبارت ملفوظات سے خود دیکھ کر نہیں لکھی بلکہ اپنے کسی دیوبندی کی کتاب سے نقل ماری ہے۔ اور اس عبارت میں یہ الفاظ "پھر مولا علی کو غوثیت کبری عطا ہوئی" اس طرح موجود ہی نہیں ہیں۔

پھر دیوبندی مولوی خائن نے یہاں نہایت دجل و مکاری سے کام لیا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ جیسے شیعہ حضرات حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان علیھم الرضوان اجمعین کو چھوڑ کر صرف "حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ" ہی کو مقام و مرتبہ دیتے ہیں اسی طرح سنیوں کے امام سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیا لیکن یہ معترض کا دجل و فریب ہے، آیئے ہم آپ کے سامنے مکمل عبارت پیش کرتے ہیں۔ میرے آقا و مولا امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

> "غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ صدیق اکبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر دست چَپ تھے (اس سلطنت میں وزیر چَپ وزیر دست راست سے اعلیٰ ہوتا ہے) اور فاروق اعظم دست راست، پھر امت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ممتاز ہوئے (یعنی درجہ غوثیت پر فائز ہوئے) اور وزارت امیر المومنین حضرت فاروق اعظم و عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو عطا ہوئی، اس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وزیر ہوئے۔ پھر امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم و امام حسن

رضی اللہ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی کو اور امامین محترمین رضی اللہ عنہما وزیر ہوئے، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے ان کے بعد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مستقل غوث، حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے ۔......پھر حضرت امام مہدی کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی''

(ملفوظات: حصہ اول:ص ١٠٦)

معزز قارئین کرام! اب آپ خودان دیو کے بندوں سے پوچھیں کہ کیا شیعہ حضرات ہمارے پیارے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر دست چپ اور غوث مانتے ہیں؟ کیا شیعہ حضرات اسی ترتیب سے حضرت فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو غوث مانتے ہیں؟ بلکہ خود دیوبندی مولوی خائن نے لکھا کہ

''شیعہ سوائے دو چار کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ کافر سمجھتے ہیں''

(ص:5: دیوبندی خائن)

لہذا جب خود دیوبندی مولوی کے نزدیک شیعہ حضرات ان صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کو مسلمان تک نہیں سمجھتے تھے [معاذ اللہ] تو مقام غوثیت پر فائز کس طرح مان سکتے ہیں؟ اور ایسے عقائد شیعہ کے کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اور شیعہ وسنی میں مماثلت کیسی؟

{......دیوبندی مولوی کے مطابق دیوبندی اکابر شیعہ......}

دیوبندی مولوی خائن نے یہ لکھا کہ 'یہ سارے شیعی عقائد اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر

پھیلائے جائیں تو کون سنی اسے قبول کرے گا'' (ص5: دیوبندی)

تو دیوبندی مولوی جی! آپ کی تحریر واصول کے مطابق عرض ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقام غوثیت پر ماننا ہی شیعیت ہے تو جناب والا! آپ وہابیوں دیوبندیوں کا امام اسماعیل دہلوی آپ کے مطابق پکا شیعہ نکلا کیونکہ اس نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے مقام غوثیت کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ تمہارا وہابی دیوبندی امام دہلوی کہتا ہے کہ

''حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کیلئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی یک گونہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرماں برداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسے باقی خدمات آپ کے زمانے سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔ (صراط مستقیم باب دوم، دوسری ہدایت پہلا افادہ صفحہ 116)

دیوبندی مولوی خائن!! دیکھو تمہارا مولوی اسماعیل تمہاری تحریر سے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو مقام غوثیت پر فائز مان کر کتنا بڑا شیعہ ثابت ہوا۔ پھر یہی نہیں بلکہ تمہارا امام اسماعیل دہلوی تو یہ کہتا ہے کہ

''حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کیلئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی یک گونہ فضیلت ثابت ہے''

یعنی تمہارے وہابی دیوبندی امام کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ عنہما

پر فضیلت حاصل ہے، اب اپنے وہابی امام کو شیعہ رافضی کہو۔

{......"بارہ امام" اور شیعہ، دیوبندی، اہلحدیث......}

اعتراض......: بعض دیوبندی یہ کہہ دیتے ہیں کہ شیعہ بھی ان بارہ اماموں کو مانتے ہیں اور تم سنی بھی ان کو مانتے ہو تو تم شیعہ کے ہم عقائد ہوئے۔

{...الجواب...}

اولاً تو یہ اعتراض کرنے والا بدترین جاہل ہی ہوگا کیونکہ یہ بارہ بزرگ یہ ہیں (۱) حضرت علی المرتضی (۲) حضرت امام حسن (۳) حضرت امام حسین (۴) حضرت زین العابدین (۵) حضرت امام باقر (۶) حضرت امام جعفر صادق (۷) حضرت امام موسیٰ کاظم (۸) حضرت امام علی رضا (۹) حضرت امام جواد (تقی)، (۱۰) حضرت امام ہادی (نقی)۔ (۱۱) حضرت امام حسن عسکری (۱۲) حضرت امام مہدی [علیہم الرضوان اجمعین]

یہ بارہ امام و بزرگ نہ صرف ہم سنیوں بلکہ خود وہابیوں دیوبندیوں اہلحدیثوں کے نزدیک بھی مسلمہ و معتبر ہیں۔ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الصواعق المحرقہ" ہی دیکھ لو۔ اسی طرح شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "پچھلے امام مثل حضرت سجاد و باقر و صادق و کاظم و رضا تمام اہل سنت کے مقتداء اور پیشواء ہوئے (تحفہ اثناعشریہ: ص ۲۳۳)

لہذا اگر ان کو ماننا ہی شیعہ ہونے کی دلیل ہے تو پھر دیوبندی اہلحدیث بھی ان کو مان کر شیعہ ہو گئے۔ دیوبندی مولوی خائن آپ اپنے مانچسٹر کے گرو خالد خائن کی کتاب ہی کھول کر دیکھ لیں وہاں

ان بارہ اماموں کے بارے میں لکھا ہے کہ

"یہ باغ نبوت کے خوشبودار پھول تھے سڑے ہوئے نہیں تھے......انہیں امام کہنا یہ شیعہ اصطلاح سے ہرگز موافقت نہیں ہے اور ہمارے بزرگوں میں سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے امام جعفر صادق وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے ہیں" (عبقات: ص ۴۳: دیوبندی خالد)

جی دیوبندی خائن جی! مزید اس کتاب "عبقات" کو کھول کر پڑھ لینا یا "شیعہ مذہب از عاشق الٰہی بلندشہری دیوبندی ص ۲۰" بھی دیکھ لینا لہذا ان کو ماننا بلکہ ان کو امام کہنا بھی شیعہ ہونے کی ہرگز دلیل نہیں۔ لہذا تم وہابی حضرات اپنی جہالتوں کو دور کرو اور خواہ مخواہ سنی مسلمانوں کو شیعہ کہہ کر اپنی آخرت مزید برباد نہ کرو۔

اب آیئے دیکھئے کہ جن ناموں کو مخالفین حضرات شیعہ ہونے کی دلیل بنا رہے ہیں وہ تو سنیوں کے بزرگوں کے نام ہیں، صحاح ستہ کی مشہور حدیث کی کتاب "سنن ابن ماجہ" کے مقدمہ میں حدیث نمبر 65 کے تحت ہے

"حدثنا <u>علی بن موسی الرضا</u> عن ابیہ <u>عن جعفر ابن محمد</u> عن ابیہ عن <u>علی ابن الحسین</u> عن ابیہ عن علی بن ابی طالب"

(ابن ماجہ مطبوعہ دارالسلام، ریاض)

یہ نام خاندان اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ یہ بزرگ اہل سنت کے امام ہیں شیعوں سے ان کا کچھ تعلق نہیں۔ ابن ماجہ کے دادا استاد ابوصلت نے کہا

"لو قریٔ ھذا الاسناد علی مجنون لبرأ" یعنی اس سند کو اگر کسی مجنون

پر پڑھا جائے تو اس کا جنون دور ہو جائے۔(کتب ستہ۔ابن ماجہ مطبوعہ دارالسلام، ریاض)

پھر ہم مخالفین سے پوچھتے ہیں کہ کیا امام زین العابدین، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام علی رضا، امام نقی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سب شیعہ تھے؟ کیا مخالفین ان بزرگوں کو نہیں مانتے اور کون سی شرعی دلیل یا متفقہ بزرگ کا حکم ہے کہ ایسے نام رکھنا ناجائز یا شیعہ ہونے کی دلیل ہے؟ اگر مخالفین میں ہمت ہے تو جواب دیں! ورنہ اپنی جہالت سے توبہ کریں۔

پھر ذرا پڑھیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''کارخانہ ولایت کے فیوض پہلے ایک شخص پر نازل ہوئے، پھر اس سے تقسیم ہو کر ہر زمانے کے اولیا کو ملا اور کسی ولی کو ان کے توسط کے بغیر فیض نہ ملا۔حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادرؒ کے ظہور سے قبل یہ منصب حضرت حسن عسکریؓ کی روح سے متعلق تھا، جب غوث الثقلین پیدا ہوئے تو یہ منصب آپ کے متعلق ہوا اور امام محمد مہدی کے ظہور تک یہ منصب حضرت غوث الثقلین کی روح سے متعلق رہے گا۔اس لئے آپ نے فرمایا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے''(السیف المسلول صفحہ ۵۲۷)

آخری بات اگر کسی کو غوث ماننا بھی شیعی عقیدہ ہے تو یہ عقیدہ بھی دیوبندیوں میں پایا جاتا ہے۔ملاحظہ ہو چنانچہ اسماعیل دہلوی کی کتاب صراط مستقیم ص ۶۷، ۱۸۱، امداد المشتاق ص ۴۳، تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۱۰۶، اشرف الجواب ج ۲ ص ۸۳) بلکہ انہوں نے تو رشید گنگوہی کو بھی غوث اعظم قرار دیا(تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۲)

3{......''اختیاراتِ حضرت علی رضی اللہ عنہ'' اور شیعہ و دیوبندی......}

دیوبندی اعتراض 3......: دیوبندی مولوی خائن نے چند اشعار پیش کئے

(۱) خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی
اسی پر اس کو چھوڑا وہی جانے کہ کیا تم ہو(حدائق بخشش)

(۲) تم میں ہے ظاہر خدا تم پر کروڑوں درود(حدائق بخشش)

(۳) اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے(حدائق بخشش)

ان اشعار میں حضور ﷺ کے لئے انہی اختیارات کا عقیدہ گھڑا ہے جو شیعہ کا حضرت علیؓ کے لئے ہے۔(ص ۵، ۶: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن بیچارے کو اشعار کا کیا علم! اور پھر اس خائن کی مسلک پرستی اور سنیوں سے بغض و عناد تو آپ پہلے بھی دیکھ چکے کہ ایک عربی عبارت کے الفاظ ''کافی'' کو لیکر شیعہ کتاب ''اصول کافی'' بنا کر پیش کر دیا۔

اولاً دیوبندی مولوی خائن اپنے گھر کے مفرور مولوی محمد منظور نعمانی سنبھلی کی کتاب کھول کر پڑھ لیتا کہ اشعار پر فتویٰ لگا سکتے ہیں کہ نہیں؟ نعمانی کہتا ہے کہ

''ہر وہ شخص جس کو کسی زبان کے ادب سے تھوڑی سی بھی دلچسپی ہوگی وہ بخوبی جانتا ہوگا کہ شعراء اپنے کلام میں کس قدر بعید استعارات اور کنایات سے کام لیتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات سطحی نظر میں ان کا کلام خالص کفر

ہوتا ہے لیکن اگر بنظر دقیق دیکھا جائے تو اُسی میں حقیقت کا زبردست سبق ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ علماء کرام شعرا کے کلام پر فتویٰ کفر دیتے ہوئے نسبتہً زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں اور اگر اس اصول کو نظر انداز کردیا جائے تو یقین ہے کہ تکفیر کی یہ آگ ......اس کی چنگاریاں بہت سے اسلامی خرمنوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگی۔...... بزرگان دین کے دیوانوں میں ایسے بہت سے شعر موجود ہیں جو سرسری نظر میں قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تعلیمات کے صرف مخالف ہی نہیں بلکہ معاذ اللہ بظاہر ایک مقابلہ کی شان رکھتے ہیں تو ایک ظاہر بین حقیقت سے نا آشنا کی نظر میں اُن حضرات قدسی صفات کی تکفیر کیلئے کافی سے زیادہ ہیں۔

(سیف یمانی ۶۰،۶۱: دیوبندی)

تو دیوبندی خائن مولوی حقیقت سے نا آشنا ہے اسی لئے خواہ مخواہ سنی مسلمانوں پر شیعیت کا فتویٰ لگا رہا ہے۔ اور اپنے مسلک دیوبند کے اصولوں کی بھی مخالفت کر رہا ہے۔

(ا) خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی

اسی پر اس کو چھوڑا وہی جانے کہ کیا تم ہو (ا) (حدائق بخشش)

پہلے مصرع کا سیدھا سا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ کفر و شرک ہے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل سے جدا ہیں۔ جیسا کہ خود قرآن پاک میں ہے کہ ''**اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ**'' وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا

کردیں'' (پارہ 6 النساء 150) ہم مسلمان تو اللہ عزوجل و رسولوں کو ماننے والے ہیں اس لیے جدا نہیں کر سکتے۔ ہاں دیوبندی مولویوں اس آیت کے منکر ہو تو ہمیں معلوم نہیں۔

(ا) یہ شعر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں بلکہ آپکے بڑے شہزادے حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمۃ کا ہے۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت

دوسرے مصرع ''اسی پر نہ جانا کچھ بھی کسی نے تجھے بجز ستار اس کو چھوڑا وہی جانے کہ کیا تم ہو'' اگر دیوبندی خائن یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ سنیوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف اللہ ہی جانتا ہے تو جناب والا! ایسا اعتراض کرنے سے قبل ذرا اپنے بانی دیوبندیت مولوی قاسم نانوتوی پر بھی یہی فتویٰ لگاؤ کہ وہ بھی

'' قصائد غیر کی آنکھوں کا تجھ کو تنکا آتا ہے نظر قاسمی'' میں یہی

کہہ رہا ہے دیکھ غافل اپنی آنکھ کا ذرا شہتیر بھی کہ

دیوبندی مولویوں بتاؤ اس مصرع ''اسی پر اس کو چھوڑا وہی جانے کہ کیا تم ہو'' اور نانوتوی دیوبندی کے اس مصرع ''نہ جانا کچھ بھی کسی نے تجھے بجز ستار'' ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ ایک ہی چیز کو دو مختلف فقروں اور انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تو اگر سنی مسلمان اس شعر کی وجہ سے شیعہ ٹھہرے تو پھر تمہارا قاسم نانوتوی دیوبندی تو اس سے بھی بڑا شیعہ ٹھہرا۔

مَظہرِ حق ہو تمہیں مُظہرِ حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود

{...دوسرے شعر پر اعتراض کا جواب...}

اعتراض شعر(۲)......''تم میں ہے ظاہر خدا تم پر کروڑوں درود''(حدائق بخشش)......الخ

{...الجواب...}

یہاں بھی دیوبندی مولوی نے خیانت سے کام لیا کیونکہ شعر کا پہلا مصرع اس نے پیش ہی نہیں کیا، لیجیے مکمل شعر پیش خدمت ہے، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وہابیو! دیوبندیو! اب بتاؤ اس پر اعتراض کیا ہے؟ مَظہرِ حق ہو تمہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی شان آپ ﷺ سے ظاہر ہوتی ہے اور آپ ﷺ مُظہر حق ہیں یعنی حق کو ظاہر فرمانے والے۔ اور اگلے مصرع ''تم میں ہے ظاہر خدا'' کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ کی ذات سے حق ظاہر ہے، آپ ﷺ کو دیکھ کر خدا کا اظہار ہوتا ہے ''من رانی فقد رای الحق'' کے مصداق ہیں۔

نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات تو بہت بلند و بالا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''انتباہ مترجم ص ۹۲، ۹۳'' میں نقل فرماتے ہیں کہ

کہ حضرت سلطان الموحدین برہان العاشقین حجۃ المتکلمین شیخ

جلال الحق مخدوم قاضی خان یوسف ناصحی فرماتے ہیں کہ <u>**مرشد حق کی صورت جو ظاہر میں دیکھی جاتی ہے یہ اس جسم خاکی کے پردہ میں حق سبحانہ تعالیٰ کا مشاہدہ ہے**</u> اور مرشد کامل کی وہ صورت جو خلوت میں نمودار ہوتی ہے اور بے پردہ حق تعالیٰ کا مشاہدہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو صورت رحمن پر پیدا کیا ہے ''ومن رانی فقد رائ الحق'' اس کے حق میں درست ہے''(''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ: باب ۵ سلسلہ چشتیہ صفحہ ۹۲، ۹۳''، رسائل شاہ ولی اللہ جلد اول صفحہ ۲۰۰)

بزبان دیوبندی مولوی خائن یارو اب ان کو بھی شیعہ کہہ ڈالو شیعہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں لیکن جناب والا! یہاں تو خائن مولوی کے مطابق مرشد حق کو حق تعالیٰ کا مشاہدہ اور صورت قرار دیا جارہا ہے۔

۞......علماء دیوبند کے پیرو مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

''شیخ عین رسول ہے بلکہ عین حق ہے، نہیں بلکہ صورت حق ہے''

(فیوض الرحمن ۱/۱۹ بحوالہ آئینہ اہل سنت: ص 47)

لو جناب دیوبندی خائن جی! اگر تمہارے نزدیک یہ شعر قابل اعتراض ہے تو یہاں بھی منہ کھولو اور کہو کہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ کو عین رسول، عین حق، صورت حق'' کہہ کر شیعہ ٹھہرے۔ شیعہ نے کہا ''رب علی ہیں'' (تاریخی دستاویز: ص 143) اور یہاں تو شیخ کو ہی [دیوبندی اصول سے] سب کچھ کہا جا رہا ہے۔ تو اب دیوبندی پیر بھی شیعہ نکلے اور

دیوبندی شیعہ پیر کے ہاتھ پر بیعت کر کے شیعہ ہو گئے۔

۞......وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اسی طرح جب اس طالب کے نفس کامل کو رحمانی کشش اور جذب کی موجیں اور احدیت کے دریاؤں کی گہری تہہ میں کھینچ لے جاتی ہے تو انا الحق (میں خدا ہوں) اور لیس فی جنبی سوی اﷲ (میرے ہر دو پہلو میں بجز اللہ کے کچھ نہیں) کا آوازہ اس سے صادر ہونے لگتا ہے......اس کے سوا میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا کیوں کہ وہ ایسا بھید ہے جس سے بولنے والی زبان گونگی ہے اور زنہار خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا کیونکہ جب وادی مقدس کی آگ سے ندائے انی انا اﷲ رب العلمین صادر ہوئی تو پھر اشرف موجودات سے جو حضرت ذات (سبحانہ وتعالیٰ) کا نمونہ ہے۔ اگر انا الحق کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں'' (صراط مستقیم صفحہ 16,17 مکتبہ الحق)

لہذا اگر دیوبندی مولویوں نے خواہ مخواہ اعتراضات کر کے مسلمانوں کو شیعہ کہہ کر بدنام کرنے کا ٹھیکہ اٹھایا ہے تو پہلے اپنے وہابیوں دیوبندیوں کو بھی شیعہ قرار دیں۔ اور اگر دیوبندیوں کو سکون نہ ملے تو ذرا انفاس العارفین کھولیں اس میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''وجود تیرے اس وجدان کا نام ہے کہ حق اپنے اسماء وصفات کے ساتھ تیری ذات میں جلوہ گر ہو اور تو، تو نہ رہے اور وہی ہو، بس بندہ ایسا ہو

جائے جیسا کہ نہیں اور حق کو جیسا کہ لم یزل سے تھا''

(انفاس العارفین: ص ۲۳۵ بحوالہ آئینہ اہل سنت 46)

حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''یعنی تو نہ رہے اصل کمال یہی ہے جب تو رہے گا تو خدا نہیں رہے گا، بس ایک گھر میں دو مہمان نہیں سماتے'' (انفاس رحیمہ فارسی: ص ۲۱ بحوالہ آئینہ اہلسنت ص 46)

دیوبندیوں اب بتاؤ کہ یہاں کیا کہو گے؟ کیا فتویٰ لگاؤ گے؟ اب یہاں بھی کہو کہ شیعہ نے کہا کہ ''رب علی ہیں'' (تاریخی دستایز: ص 143) اسی طرح دیوبندیوں اور ان کے اکابرین نے اپنے بزرگوں بلکہ اپنے وجود کو خدا کہا ہے۔

{......وہابیوں کا عقیدہ گھوڑا بھی عین خدا ہے......}

دیوبندی مولوی خائن! ذرا اپنے امام اسماعیل دہلوی پر فتویٰ لگاؤ اور اس کو شیعہ کہو کیونکہ دہلوی نے تو شجر، حجر، درخت، پتھر، آدمی، گھوڑے ان ساری چیزوں کو بجنسہ اللہ اور عین خدا کہا۔ کہتے ہیں کہ

''میں کہتا ہوں کہ ایسی صورت میں یہ ساری چیزیں (شجر، حجر، درخت، پتھر، آدمی، گھوڑے) بجنسہ اللہ اور عین خدا ہیں ......تو ایسی صورت میں کائنات کی یہ ساری چیزیں اپنی ذات کی رو سے بجنسہ اللہ اور عین خدا ہیں'' (عبقات: ص 161، اسماعیل دہلوی وہابی)

اب دیوبندی مولوی خائن کے طرز پر ہمیں یہ حق ہے کہ کہیں شیعہ گھوڑے کو بڑی اہمیت دیتے

ہیں، اس لئے دیوبندیوں وہابیوں نے بھی شیعہ کے عقیدے کو اختیار کرتے ہوئے، گھوڑے تک کو عین خدا کہہ دیا۔ دہلوی نے انہی گھوڑے کے لئے انہی اختیارات کا عقیدہ گھڑا ہے جو شیعہ کے گھوڑے کے لئے ہے۔ وہابیوں دیوبندیوں تم نے تو انتہا کر دی ہے۔ شیعہ کو بھی پیچھے چھوڑ گئے ہو۔

{...تیسرے شعر پر اعتراض کا جواب...}

اعتراض شعر (۳)......''اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے''......الخ

{...الجواب...}

اس شعر کا واضح مطلب یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کے چہرہ مبارکہ سے پردہ اٹھا کر ان کا چہرہ مبارکہ دکھا دو، اللہ کا نور (قد جاء کم من اللہ نور، نور نبیک من نورہ) حجاب میں ہے

معزز قارئین کرام! یاد رہے کہ اس شعر میں لفظ ''نور باری'' یعنی اللہ کا نور استعمال ہوا ہے شعر قابلِ اعتراض تب ہوتا جب لفظ صرف ''اللہ'' یا ''ذات باری تعالیٰ'' حجاب میں ہے، ہوتا لیکن دیوبندی مولوی خائن یہی تاثر دینا چاہتا ہے کہ معاذ اللہ! اس شعر میں نبی پاک ﷺ کے چہرے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو حجاب میں بتایا گیا ہے۔ معاذ اللہ! لیکن ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہاں ''نور باری'' یعنی اللہ کا نور'' کا لفظ ہے اور حدیث میں نبی پاک ﷺ کو اللہ عزوجل کا نور (''نور باری'') کہا گیا ہے۔ ''نور نبیک من نورہ'' تو مطلب بالکل واضح ہے کہ اللہ کا نور (نور باری) حجاب میں ہے نہ کہ ''ذات باری تعالیٰ'' حجاب میں ہے۔

نبی پاک ﷺ اللہ عزوجل کے نور ہیں خود دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے قصائد قاسمی ص ۵ پر یہ شعر لکھا ہے کہ

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی
کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار

تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ''نور باری'' کہا اور دیوبندی قاسم نانوتوی نے ''نور خدا'' کہا ہے، دونوں میں کچھ فرق نہیں۔

باقی اگر کوئی جاہل یہ کہے کہ نور باری یا نور اللہ کہنے سے اللہ کی ذات کا حصہ مراد ہے تو یہ خود اس کی اپنی بدترین جہالت ہے خود علماء دیوبند کے اشرفعلی تھانوی دیوبندی بھی نور نبیک کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''نہ بایں معنیٰ کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا''
(نشر الطیب صفحہ ۱۱)

اور امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''ہاں عین ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنیٰ نہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کیلئے مادہ ہے جیسے مٹی سے انسان پیدا ہو، یا عیاذ باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کُل، ذاتِ نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شے جزء ذاتِ الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین ونفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ۳۰)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ

’’حاش للہ! یہ کسی مسلمان کا عقیدہ کیا گمان بھی نہیں ہوسکتا کہ نور رسالت یا کوئی چیز معاذاللہ ذات الٰہی کا جزیا اس کا عین ونفس ہے ، ایسا اعتقاد ضرور کفر وارتداد۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر ۳۰، مجموعہ رسائل ’’نوروسایہ‘‘ صفحہ ۳۶)

لہذا اب بھی کوئی بدبخت بہتان والزام لگا کر ہم سنی مسلمانوں کو کافر، مشرک کہے تو اس کو اپنی فکر کرنی چاہیے۔

الحمدللہ عزوجل! اس تفصیلی جواب کے بعد دیوبندی مولوی کا بہتان اور دجل سب پر واضح ہو گیا ہے۔ ہمارا نبی پاک ﷺ کے بارے میں ایسا کوئی عقیدہ نہیں ہے جو شیعہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہو۔

{......دیوبندیوں نے اپنے بزرگ کو خدا کہا......}

اب آیئے علماء دیوبند اپنے گھر کی خبر لیں۔ دیوبندی عبدالرزاق ملیح آبادی نے ’’شیخ الاسلام نمبر: ص ۵۹‘‘ میں دیوبندی حسین احمد ٹانڈوی کے بارے میں لکھا ہے کہ

’’تم نے کبھی خدا کو بھی گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے؟ کبھی خدا کو بھی اُس کے عرش عظمت وجلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟ تم کبھی تصور بھی کر سکے کہ رب العالمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آکر رہے گا تم سے ہمکلام ہوگا؟ تمھاری خدمتیں

کرے گا؟ نہیں ہرگز نہیں ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ کبھی ہوگا، تو پھر میں کیا دیوانہ ہوں مجذوب ہوں کہ بڑ ہانک رہا ہوں؟ نہیں بھائیو! یہ بات نہیں ہے، سٹری ہوں نہ سودائی، جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ ہے مگر سمجھ کا ذرا سا پھیر ہے۔ حقیقت و مجاز کا فرق ہے۔ تو پھر خدا را بتاؤ کہ جن آنکھوں نے گزی گاڑھے میں ملفوف اس بندے (یعنی حسین احمد دیوبندی) کو دیکھا ہے وہ کیوں نہ کہیں ہم نے خود اللہ بزرگ برتر کا جلوہ اپنی اس سرزمین پر دیکھا ہے‘‘

(شیخ الاسلام نمبر: ص ۵۹)

اب ہم بزبان خائن کہتے ہیں کہ شیعہ نے کہا کہ ’’رب علی ہیں‘‘ (تاریخی دستاویز: ص 143) اسی طرح دیوبندیوں نے اپنے اکابر حسین احمد ٹانڈوی کو خدا کہا۔

یہی نہیں بلکہ دیوبندی مولوی نے لکھا کہ

’’ان لوگوں [دیوبندیوں] نے حضرت (دیوبندی ٹانڈوی) کے روبرو اپنی گردنوں پیشانیوں کو جھکا دیا وہ لوگ تائب ہوئے اور منہ کے بل سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے‘‘ (شیخ الاسلام نمبر: ص ۱۳۹)

دیوبندی مولوی خائن! اب اس پر ہم بڑا زبردست تبصرہ کر کے یہ بتا سکتے ہیں کہ شیعہ اور دیوبندی عقائد ونظریات میں نہ صرف یکسانیت ہے بلکہ دیوبندی حضرات شیعہ سے دس قدم آگے ہیں۔ اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے مزید آگے چلتے ہیں۔

4{ناد علی رضی اللہ عنہ اور شیعہ، دیوبندی}

اعتراض ......: دیوبندی مولوی نے یہ کہا ہے کہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (ترجمہ) ''اور اسی طرح اہل تشیع کی افتراء پردازیوں میں سے قابل مذمت __وہ من گھڑت حدیث ہے__ یعنی نادعلی'' مگر دوسری طرف احمد رضا خان اس جعلی حدیث اور خالص شیعہ نظریہ کی تعریف وتوصیف میں ......(نادعلی کو اپنی کتاب الامن والعلیٰ میں لکھا) مفہوم (ص 6: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

اولاً تو عرض ہے کہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس ''**نادعلی**'' کو شیعہ دعا کہہ کر رد نہیں کیا بلکہ اس کو حدیث سمجھنے کے بارے میں یہ فرمایا کہ ''**وکذا من مفتریات الشیعہ حدیث نادعلیاً** ......اور اسی طرح اہل تشیع کی افتراء پردازیوں میں سے قابل مذمت __وہ من گھڑت حدیث ہے__ یعنی نادعلی'' (موضوعات کبریٰ ص 266)

''نادعلی'' پر کسی بھی قسم کا کوئی فتویٰ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں نہیں لگایا، اس کی مخالفت نہیں کی، اس کو کفریہ یا شرکیہ نہیں کہا اور نہ یہ کہا کہ یہ صرف شیعہ ہی کا شعار ہے، بلکہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حدیث سمجھنے کے بارے میں یہ کہا کہ ''وہ من گھڑت حدیث ہے''۔

جبکہ سنی مسلمان اس نادعلی کو ''حدیث'' نہیں مانتے بلکہ اس کے جواز کے قائل ہیں، اور قرآن و احادیث کی روشنی میں مولا علی رضی اللہ عنہ سے استمداد و استعانت کو جائز مانتے ہیں۔ اس لئے اس طرح کے کلمات کہنا شرعاً بالکل جائز ہیں۔

پھر یہ ''نادعلی'' سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی من گھڑت نہیں ہے بلکہ علماء دیوبند و اہلحدیث کے مسلمہ بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ''انتباہ فی

سلاسل اولیاء اللہ'' سے نقل فرمائی ہے۔ لہٰذا اگر دیوبندیوں کو کوئی فتوی لگانا ہے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر لگائیں کیونکہ تمہارے دیوبندی مولوی کے مطابق فتوی ناقل پر نہیں اصل پر لگے گا۔ (بریلویت کا شیش محل: ص ۱۳۱) پھر اسی دعائے سیفی (نادعلی) کا تذکرہ ''درمکنون'' اور ''جواہر خمسہ'' میں بھی ہے۔

{...دیوبندی تاویل کا ازالہ...}

تاویل......: اگر کسی سنی کی کتاب میں نادعلی کا وظیفہ ہو تو یقیناً اسے کسی ''رافضی'' کی دسیسہ کاری شمار کیا جائے، (ص 6: دیوبندی)

ازالہ...: میں دیوبندی مولوی خائن سے پوچھتا ہوں کہ کیا بزرگوں کی کتابوں میں ہر اختلافی بات، یا مسئلے کے بارے میں یہی اصول کہ ''(یقیناً اسے کسی ''رافضی'' کی دسیسہ کاری شمار کیا جائے'') آپ کے نزدیک بغیر کسی ثبوت کے قابل حجت ہوگا؟ دیوبندی مولوی خائن اس کا جواب اپنے جید علماء سے تصدیق کروا کر دے۔

دوسری بات یہ ہے کہ علماء دیوبند کے ''محمد رضی عثمانی'' نے یہ کتاب ''اصلی جواہر خمسہ کامل'' (دارالاشاعت) کے نام سے شائع کی جس میں خود دیوبندی مولوی محمد رضی عثمانی نے اس کتاب کو ''اصل کتاب'' قرار دیا اور پھر یہ بھی لکھا کہ

''یہ صحیح ترین نسخہ ہے......اسی اصلی نسخہ سے اس کتاب کی جدید کتابت اور تصحیح کرائی گئی اور اب یہ اصلی نسخہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کے مستند ہونے کے متعلق اس کے مصنف کا نام نامی ہی پوری پوری ضمانت ہے'' (مذکورہ: عرض ناشر)

لہذا دیوبندی مولوی اس کتاب کا انکار ہرگز نہیں کر سکتے۔ پھر مولوی خائن تو یہ اصول بتا رہا ہے لیکن مولوی خائن کے نام نہاد متکلم اسلام الیاس گھمن دیوبندی لکھتے ہیں کہ:۔

''اب زیادہ سے زیادہ بریلوی حضرات کے گھر میں دو دلائل ہیں جن کی وجہ وہ ماقبل کے تراجم اور مترجمین سے کٹنے لگے ہیں کہ تراجم اصل نہیں محرف ہیں۔تو ہم ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر اصل تراجم تمہارے پاس ہیں تو لاؤ دکھاؤ تا کہ دیکھا جائے......ظاہر ہے جو بھی دعویٰ محرف ہونے کا کرے گا ہم اس سے کہیں گے کہ اصل لا کر دکھاؤ تو ہم یہ محرف چھوڑ دیں گے'' (کنزالایمان کا تحقیقی جائزہ ص ۲۶)

تو دیوبندی مولوی خائن جی! یہ اصول آپ کے اپنے گرو نام نہاد متکلم اسلام الیاس گھمن دیوبندی کا ہے

تو اب آپ کے اسی اصول کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ محرف ہے تو جناب اصل کتاب لائیے ورنہ آپ کی یہ بات آپ کے گھر کے اصول سے مردود ہے۔

{...ملا علی قاری پر دیوبندی فتوی...}

معترض صاحب ملا علی قاری کے متعلق لکھتے ہیں:۔

''نیز ملا علی قاری نے جو پورا رسالہ۔۔نبی اکرم ﷺ کے والدین کے عدم ایمان پہ لکھا ہے کیا آپ اس سے متفق ہیں'' (ازالۃ الوسواس ص ۴۱)

معترض صاحب کے نزدیک ملا علی قاری حضور ﷺ کے والدین کے متعلق عدم ایمان کے قائل ہیں جبکہ محمود الحسن عارف لکھتے ہیں:۔

''سب سے آخر میں نامور محقق اور خاتم المفسرین، علامہ آلوسی کا موقف پیش کرنا مناسب ہوگا کہ انہوں نے ایسے شخص کے متعلق جو نبی اکرم ﷺ کے والدین کے بارے میں کفر کا عقیدہ رکھتا ہو، کفر کا فتویٰ دیا ہے''

(تقدیس والدین مصطفیٰ ص ۴۴)

ملا علی قاری جناب کے گھر کے اصولوں کے تحت کافر ٹھہرے۔

5{علم جفر اور شیعہ، دیوبندی}

اعتراض......:دیوبندی مولوی نے مختلف حوالے پیش کئے، جن کا حاصل کلام یہ ''خان صاحب بریلوی کی علم جفر سے غیر معمولی دلچسپی [تھی]...... ''جفر'' ایک ایسا علم ہے جو شیعہ میں وراثتاً چلا آ رہا ہے......خان صاحب کو اس علم پر کس قدر وثوق تھا'' (مفہوم ص 7،8 دیوبندی خائن) یعنی علم جفر شیعہ حاصل کرتے ہیں اور مولانا احمد رضا نے بھی یہی علم جفر سیکھا لہذا وہ بھی شیعہ ہوئے۔

{...الجواب...}

یہ اعتراض بھی دیوبندی مولوی خائن کی کھلی جہالت ہے قارئین کرام! ''علم جفر ایک مستقل علم ہے اسکی متعدد کتب ہیں۔ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس علم میں ایک اہم کتاب لکھی ہے اس کو شروع کرنے سے پہلے چند اسماء کا ذکر کرنا ہوتا ہے۔خواب میں حضور ﷺ کی

اجازت ہوتی ہے ۔اگر حضور ﷺ اجازت دیں تو اس فن کو شروع کرے ورنہ چھوڑ دے (ملفوظات ص ۱۴۹۔۱۵۰) کیا جو علوم قدیم زمانے سے آرہے ہوں اور جن کو حضور ﷺ کی اجازت سے شروع کیا جاتا ہو۔کیا ان کو جان لینے سے انسان شیعہ ہو جاتا ہے؟۔پھر یہ قابل غور حقیقت ہے کہ جن علوم سے شریعت نے منع نہیں کیا ان پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہوسکتی؟

نحو اور بلاغت کے بڑے بڑے آئمہ معتزلی ہوئے ہیں ۔کیا ان علوم میں مہارت حاصل کرنے والا معتزلی ہوجائے گا؟ پھر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی علم کو سیکھنا ممنوع نہیں۔جیسا کہ تفسیر عزیزی وفتاوی عزیزی میں موجود ہے۔

{دیوبندی مولوی کے مطابق انور شاہ کشمیری دیوبندی شیعہ تھا}

پھر دیوبندی مولوی خائن کے مطابق اگر علم جفر سیکھنا ہی شیعہ ہونے کی دلیل ہے جیسا کہ اس نے خواہ مخواہ صفحات کو سیاہ کر کے یہ جہالت دکھائی ہے تو دیوبندی مولوی خائن کی تحریر و اصول سے خود اس کے اپنے امام انور شاہ کشمیری دیوبندی بھی شیعہ ثابت ہو گئے کیونکہ انور شاہ کشمیری کو بھی بقول دیوبندی اس علم کی کامل واقفیت تھی۔کہتے ہیں کہ

" ایسے ہی نجوم وجفر ورمل میں بھی کامل واقفیت رکھتے تھے"

(نقش دوام ص ۱۱۲)

اسی طرح ایک اور کتاب میں بھی اسی دیوبندی کشمیری کے بارے میں لکھا ہے کہ

"فن طب ،جفر ،رمل و نجوم وغیرہ علوم کا بھی مکمل مطالعہ فرمایا تھا اور ان کی مشکلات پر بحث

فرماتے تھے" (ملفوظات محدث کشمیری:ص ۳۹)

اب ہمیں کہنے دیجئے دیوبندی مولوی خائن جی! جس طرح آپ نے علم جفر سیکھنے پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر شیعہ ہونے کا فتوی لگایا ہے۔یہی نظرِ عنایت ذرا اپنے نام نہاد بیہقی وقت انور شاہ کشمیری دیوبندی پر بھی کیجئے۔اگر نہیں کر سکتے تو پھر آپ اپنے دیوبندی اصول کے مطابق ایک شیعہ انور شاہ کشمیری کو اپنا بزرگ ورہنما مان کر شیعہ ٹھہرے۔

6{ابوالائمہ کی اصطلاح اور شیعہ ،دیوبندی}

اعتراض......: دیوبندی مولوی نے اعتراض کیا کہ "خان صاحب بریلوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے "الائمۃ الطاہرین" کا لفظ استعمال کیا۔یہ اصطلاح بہت حد تک حقیقت حال کو واضح کر رہی ہے [یعنی شیعہ کی اصطلاح ہے] مفہوم (ص 8: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

عرض ہے کہ دیوبندیوں کو تسلیم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بیت میں داخل ہیں (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۱۸۲) اہل بیت کا طاہر ہونا تو خود قرآن سے ثابت ہے۔کیا معترض صاحب کے نزدیک اہل بیت طاہر نہیں؟ اگر ہیں تو پھر اعتراض کیسا؟

پھر جہاں تک لفظ "ابوالائمہ" کی بات ہے تو یہ لفظ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے خود دیوبندیوں نے بھی استعمال کیا ہے۔چنانچہ مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہی یہ ہے **"ابوالائمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات"**۔(ادارہ تحفظ ناموس اہل بیت

پاکستان،شمالی ناظم آباد کراچی)

تو دیوبندی مولوی خائن کی تحریر سے خود ان کے اپنے معتبر بزرگ عبدالشکور دیوبندی ''شیعہ'' ثابت ہو گئے۔یہی نہیں بلکہ آگے بھی دیکھئے

{......دیوبندی اصول سے دیوبندی اکابر شیعہ ہیں......}

دیوبندی اصول کے مطابق تو دیوبندی علماء و اکابرین حضرات بھی شیعہ ہیں کیونکہ ان کے دیوبندی مولوی کے مطابق حضرت ''امام حسین رضی اللہ عنہ کو امام کہنا بھی شیعیت ہے۔

''شیعہ حضرات ! کا تیسرا پروپیگنڈا جس سے ہم بھی متاثر نظر آتے ہیں وہ حضرت حسین کو امام کہا جانا ہے'' (ندائے منبر و محراب ج ۲: ۱۷۲)

تو دیوبندی مولوی کے مطابق حضرت امام حسین کو ''امام'' کہنا شیعہ سے متاثر ہونا یا شیعہ ہونا ہے تو اس اصول سے فرقہ دیوبندیت کے بانی قاسم نانوتوی بھی شیعہ ٹھہرے کیونکہ ان کی کتاب کا نام ہے ''شہادت امام حسین اور کردار یزید'' تو انہوں نے امام کا لفظ استعمال کیا اسی طرح قاری طیب دیوبندی نے بھی یہ لفظ استعمال کیا ہے (شہید کربلا اور یزید ص ۵) اور مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی نے بھی یہ کام کیا (شہادت حسین ص ۲۹۶) اور یہی کام مولوی عنایت دیوبندی نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ کیا ہے (باغ جنت ص ۵۳۵)

جی دیوبندی خائن جی ! اب آنکھیں کھولیں کہ شیعہ کون ہے؟ ہم سنی نہیں بلکہ تم دیوبندی ہی اپنے اصولوں اور تحریروں کے مطابق شیعہ ہو۔

7{حضرت علی قسیم النار اور شیعہ، دیوبندی}

اعتراض......: شیعہ کا عقیدہ ہے کہ قسیم النار ہیں اور یہی عقیدہ احمد رضا خان کا ہے کہ اس کی تائید میں لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''**انا قسیم النار**'' مفہوم (ص 8،9: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

یہ اعتراض بھی دیوبندی مولوی خائن کی جہالت اور سنیوں سے بغض و عناد کا کھلا ثبوت ہے یہ روایت صرف شیعہ ہی کی کتابوں میں نہیں بلکہ اہل سنت کی کتب میں بھی موجود ہے چنانچہ یہ روایت ''کنز العمال کی ج ۱۳ ص ۱۵۲ پر حدیث نمبر ۳۶۴۷۵ کے تحت موجود ہے، امام المحدثین حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے الشفاء ص ۲۲۳، اور علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے نسیم الریاض شرح شفاء ۱۶۳ لکھی ''**وَأَنَاْقَسِيمُ النَّار يَدخُلُ أَوْلِيَآئُ هُ الْجَنَّةَ وَأَعْدَائُ هُ النَّارَ**(1) ''نسیم میں عبارت نہایہ۔ ''**أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَنَا قَسِيمُ لنَّارِ**''(2) (2.1۔شفاء مع شرح نسیم الریاض ۱۶۴، ۳/۱۶۳) اور اسی طرح ابن اثیر نے نہایہ، شاذان فضلی نے جزء رد الشمّس میں بھی لکھی۔

تو اگر دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کی وجہ سے شیعہ ہو گئے کیونکہ شیعہ نے بھی ایسی روایت نقل کی ہے تو پھر دیوبندیوں کے نزدیک امام المحدثین حضرت قاضی عیاض، علامہ خفاجی، ابن اثیر، حضرت شاذان فضلی علیہم الرحمۃ سب شیعہ ٹھہرے۔معاذ اللہ! اور انہوں نے اپنی کتب میں شیعی روایت درج کیں۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

اب اگر دیوبندیوں میں ہمت اور دم خم ہے اور بزبان دیوبندی مولوی ابوعیوب کوئی حلالی

دیوبندی ہے یا دیوبندی مولوی خائن ہی حلالی ہے تو مذکورہ بالا تمام حضرات کو شیعہ کہیں۔

{...من کنت مولا اور شیعہ و دیوبندی...}

قارئین کرام! دیوبندی مولوی کے اصول سے تو بڑے بڑے سنی محدثین و بزرگان دین بلکہ خود دیوبندی علماء و اکابرین بھی شیعہ ٹھہرتے ہیں کیونکہ شیعہ کی کتابوں میں بھی یہ روایت ہے کہ ''من کنت مولاہ فعلی مولاہ'' اور اہل سنت کی کتب میں بھی یہی روایت موجود ہے (احمد، ترمذی، مشکوۃ ج ۳ حدیث ۵۸۳۰) تو دیوبندی مولوی خائن کے مطابق سنیوں کے یہ سب محدثین کرام بھی شیعہ ثابت ہوگئے۔ معاذ اللہ عزوجل!

8{بغیر غوث زمین و آسمان اور شیعہ دیوبندی}

اعتراض ......:شیعوں کا عقیدہ ہے کہ امام کے بغیر زمین باقی نہیں رہے گی ایسے ہی مولانا احمد رضا کا عقیدہ غوث کے نام سے ہے کہ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔'' مفہوم (ص 9: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہابی دیوبندی حضرات خود بھی جاہل ہوتے ہیں اور اپنی جہالت سے عوام الناس کو بھی گمراہ کرتے ہیں، یہ بات جو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے یہ نبی پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ کا خلاصہ ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ

''الابدال فی امتی ثلٰثون بھم تقوم الارض وبھم تمطرون وبھم

تنصرون۔ الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ بسندٍ صحیحٍ'' ابدال میری امت میں تیس ہیں انہیں سے زمین قائم ہے انہیں کے سبب تم پر مینہ اترتا ہے۔ انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔ (طبرانی نے کبیر میں عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بسند صحیح روایت کیا۔ ت)

(اـ کنزالعمال بحوالہ عبادۃ ابن الصامت حدیث ۳۴۵۹۳ـ ۱۲/ ۱۸۶، مجمع الزوائد، باب ماجاء فی الابدال۔ ۱۰/ ۶۳، الجامع الصغیر بحوالہ الطبر انی عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۳۰۳۳ـ ۱/ ۱۸۲)

بلکہ یہی روایت '' الحاوی الفتاویٰ صفحہ ۲۴۶، نوادر الاصول ۶۹ ''میں بھی موجود ہے۔ تو دیوبندی مولوی خائن کے مطابق صاحب کنز العمال، صاحب مجمع الزوائد، صاحب جامع الصغیر، صاحب الحاوی الفتاوی اور صاحب نوادر الاصول سب کے سب شیعہ تھے کیونکہ انہوں نے ایسی روایت نقل کی جیسی شیعہ حضرات نے اپنے اماموں کے بارے میں کی ہیں چلو مولوی خائن! اگر تم میں دم خم ہے اور تم [بزبان دیوبندی ابوعیوب] حلالی ہو تو اپنے دار العلوم دیوبند ہی سے فتویٰ لیکر جاری کرو کہ یہ سب حضرات شیعہ ہیں۔ لیکن ان شاء اللہ عزوجل تم تو کیا تمہارے بڑے بڑے ایسا فتویٰ ہرگز نہیں دے سکتے۔ لہذا معلوم ہوا کہ تمہارا اعتراض نہ صرف بے بنیاد ہے بلکہ نہایت ہی گھٹیا اور جاہلانہ بھی ہے، تمہاری دشمنی صرف سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ہے ورنہ اگر شیعہ کا اعتراض تمہارے اصول سے درست و حق ہوتا تو تم ان حضرات کو بھی شیعہ کہتے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک ہی بات اگر دو اشخاص لکھیں تو تم ایک کو شیعہ کہہ دو اور دوسرے کے بارے میں زبان تک نہ کھولو!

{......دیوبندیوں کے مطابق ان کا پیراور تھانوی شیعہ تھا......}

اب آیئے دیوبندی مولوی خائن نے جس اصول سے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر شیعہ ہونے کا بہتان باندھا ہے اسی دیوبندی اصول وتحریر سے خود دیوبندیوں کے پیر ومرشد حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شیعہ ٹھہرتے ہیں بلکہ دیوبندی بیمار امت کے حکیم اشرفعلی تھانوی بھی شیعہ ٹھہرے۔

مولوی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''(حاجی امداداللہ نے فرمایا) کہ کوئی جگہ اولیا اللہ سے خالی نہیں ہے......مکہ مکرمہ میں نماز پنجگانہ میں ۳۶۰ اولیا شریک ہوتے ہیں اور جب اولیا باقی نہیں رہیں گے تو قیامت ہوگی اولیاء اللہ عائم عالم کے ہیں یعنی ستون''(امدادالمشتاق ص٦٦)

اب اس پر حاشیہ لکھتے ہوئے دیوبندی تھانوی لکھتا ہے

''کیونکہ ان کے باقی نہ رہنے سے مومنین بھی باقی نہ رہیں گے اور مومنین کے باقی نہ رہنے پر قیامت کا آجانا احادیث میں وارد ہے''(امدادالمشتاق ص٦٦)

جی دیوبندی مولوی خائن جی ! اب کہو کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ امام کے بغیر زمین باقی نہیں رہے گی ایسے ہی دیوبندی پیر ومرشد اور اشرفعلی تھانوی کا بھی عقیدہ ہے کہ اگر اولیاء اللہ نہ رہیں گے تو قیامت آجائے گی۔

اور یہاں یہ تاویل بھی نہیں کر سکتے کہ تھانوی نے رجوع کرلیا کیونکہ تھانوی نے اس کے بارے میں فرمایا کہ ''اور مومنین کے باقی نہ رہنے پر قیامت کا آجانا احادیث میں وارد ہے''

یہی تھانوی صاحب لکھتے ہیں :۔

''یہی لوگ ہیں جن کی بدولت دنیا کا کارخانہ قائم ہے اور نظام عالم کا تسلسل ہے جس دن یہ حضرات نہ رہیں گے قیامت قائم ہوجائے گی''(امثال عبرت ۲۳۹۔۲۴۰)

جی معترض صاحب ! اب کہو کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ امام کے بغیر زمین باقی نہیں رہے گی ایسے ہی دیوبندی پیر ومرشد اور اشرفعلی تھانوی کا بھی عقیدہ ہے کہ اگر اولیاء اللہ نہ رہیں گے تو قیامت آجائے گی۔

9{...تکوینی اختیارات اور شیعہ دیوبندی...}

اعتراض ......: دیوبندی مولوی خائن کہتا ہے کہ شیعہ کا ولایت کے بارے میں ایک عقیدہ ''ولاية التكوينيه'' ہے......یہی عقیدہ سنیوں کا ہے کہ ''اولیاء میں ایک مرتبہ اصحاب التکوین کا ہے......''مفہوم (ص9: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن صاحب ! کا یہ ظلم عظیم ہے کہ وہ ہر بات کو شیعہ سے جوڑ کر سنی مسلمانوں کو شیعہ کہہ دیتا ہے، ممکن ہے کہ کل یہی دیوبندی کہہ دے کہ شیعہ کے کلمہ میں ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا جاتا ہے اور سنی مسلمان بلکہ وہابی دیوبندی اہلحدیث بھی ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے ہیں اس لئے نہ صرف سنی مسلمان بلکہ وہابی دیوبندی اہلحدیث حضرات بھی شیعہ کے ہم عقیدہ ہیں، شیعہ کے

کلمے میں ’’محمد رسول اللہ‘‘ بھی ہے اور سنی مسلمان بلکہ وہابی دیوبندی اہلحدیث بھی ’’محمد رسول اللہ‘‘ پڑھتے ہیں اس لئے نہ صرف سنی مسلمان بلکہ وہابی دیوبندی اہلحدیث حضرات بھی شیعہ کے ہم عقیدہ ہیں۔

معزز قارئین کرام! محض ایسی یکسانیت یا مماثلت سے اگر ہم عقیدہ، شیعہ وغیرہ ہونے کا اصول تسلیم کیا جائے تو دیوبندی حضرات بھی شیعہ ٹھہریں گے۔ بہر حال آیئے عرض ہے کہ تکوینی اختیارات اگر شیعہ نے لکھے ہیں تو ان کا اپنا عقیدہ و موقف ہے، جبکہ اہل سنت کا یہی عقیدہ قرآن و احادیث علماء اکابرین علماء امت مسلمہ سے ثابت ہے۔ جن کا ثبوت علماء اہل سنت کی کتب میں دیکھا جاسکتا ہے۔

{......دیوبندی مولوی کے مطابق اسماعیل دہلوی وتھانوی شیعہ......}

دیوبندی مولوی خائن جی! تمہارے اصول وتحریر سے اگر محض تکوینی اختیارات ماننے سے سنی مسلمان شیعہ ہو گئے تو جناب والا ذرا اپنے وہابی دیوبندی علماء و اکابرین کی کتابوں کو بھی کبھی کھول کر پڑھ لیا کرو، یہی ’’تکوینی کارخانہ‘‘ خود تمہارے وہابی دیوبندی اکابرین نے تسلیم کیا ہے چنانچہ دیوبندی بیمار امت کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

’’یہی مجذوب ہیں جن کے سپرد کارخانۂ تکوینیہ ہے اور اس کے انتظام کے ذمہ داری ہیں۔‘‘ (افاضاتِ یومیہ ج ا حصہ دوم ص ۲۴۵)

یہی دیوبندی تھانوی صاحب دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

’’ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! سنا ہے کہ امور تکوینیہ

مجذوبین کے متعلق ہوتے ہیں۔ بدون عقل کے وہ کام کیسے کرتے ہوں گے۔ فرمایا ان کے متعلق ہونا صحیح ہے اور گو، ان میں عقل نہیں ہوتی لیکن جو کام ان کے سپرد کیا جاتا ہے اس میں عقل کی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔‘‘ (افاضات یومیہ ج ا حصہ اول ص ۴۸)

مزید وضاحت کے ساتھ دوسری جگہ اس حقیقت کا ایک اعتراف اور ملاحظہ ہو۔ ارشاد فرماتے ہیں۔

’’**تکوینی کارخانہ مجذوبین سے متعلق کرنے میں یہ حکمت ہے** کہ ان میں عقل نہیں ہوتی اس لئے تشریع کے مکلّف نہیں ہوتے اور ان کی بعض خدمتیں شرع پر منطبق نہیں ہوتیں۔

مثلاً اگر مسلمانوں اور کافروں میں مقابلہ ہو تو مسلمانوں کا غلبہ مقصودِ تشریعی ہے اور ایسا ہونا بعض اوقات خلافِ مصلحت وحکمت ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی جماعت کے سپرد کیا گیا جس کو اس سے کچھ بحث نہیں۔‘‘ (افاضات یومیہ ج ا حصہ اول ص ۹۶)

دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کے مذکورہ بالا بیانات میں آپ ’’کارخانۂ تکوینیہ، امورِ تکوینیہ کا کارخانہ‘‘ کے الفاظ پڑھ چکے۔ اب ان الفاظ کے معانی ملاحظہ فرمائیں۔ تا کہ واضح طور پر آپ کو مجذوبوں کے اختیارات وخدمات کی تفصیل معلوم ہو جائے۔

امام الوہابیہ دیابنہ مولوی اسماعیل دہلوی اپنی کتاب ’’منصب امامت‘‘ میں عالمِ کون کے تصرفات یعنی امورِ تکوینیہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ فارسی سے یہ اردو ترجمہ خود

دیوبندیوں کی کتاب ''بریلوی فتنہ'' کے مصنّفین نے کیا ہے۔ وہی ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں کہ

''جیسے بارش کا نازل ہونا اور درختوں کا نشوونما پانا اور حالات کا پلٹا کھانا، بادشاہوں پر اقبال (اچھے دن) یا ادبار (برے دن) آنا، دولت مندوں، فقراء و مساکین کے احوال کا بدل جانا اور وباؤں کا ہٹ جانا اور ان جیسے دوسرے تصرفات۔'' منصب امامت (بریلوی فتنہ ص ۱۵۲: دیوبندی)

اسی طرح دیوبندیوں کے گروجی خالد محمود نے اپنی کتاب میں ''ارشاد وتکوین'' کی ہیڈنگ لگائی اور اس میں یہ لکھا کہ

''قرآن کریم میں حضرت خضر کے کچھ انتظامی نقشوں کا ذکر ہے جو آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دکھائے اس سے پتہ چلتا ہے کہ تکوین کے جو کام اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سپرد کیے، کبھی یہ خدمت انسانوں سے بھی لے لی جاتی ہے'' (آثار الاحسان: ص ۲۲۷)

تو دیوبندی مولوی خائن! کی تحریر و اصول کے مطابق خود ان کے اپنے مذکورہ بالا دیوبندی علماء و اکابرین شیعہ تھے کیونکہ شیعہ نے بھی اپنے بزرگوں کے بارے میں تکوینی اختیارات (کارخانۂ تکوینیہ، امورِ تکوینیہ کا کارخانہ) تسلیم کیے ہیں۔ دیوبندی مولوی خائن نے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بدنام کرنے کے لئے جو جال بچھایا تھا، خود اسی میں علماء دیوبند آ گئے۔ بیچارے دیوبندی مولوی نے اپنے ہی اکابرین دیوبند کی مٹی پلید کر دی ہے۔

{...علم اولیاء ما کان وما یکون اور شیعہ دیوبندی...}

اعتراض......شیعہ کا عقیدہ ہے کہ امام صاحب کو ایسا علم ہوتا ہے یعلم کل شئی ما کان

و مایکون......'' بعینہ یہی عقیدہ احمد رضا خان بریلوی اور اس کے متبعین کا انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ علیہم کے لئے ہے''۔'' مفہوم (ص 9، 10: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

اس کذاب مفتری دیوبندی خائن سے پوچھئے کہ ہم نے کہاں یہ عقیدہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں رکھا ہے؟ ہمارا عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے ''ما کان و مایکون'' کا ضرور ہے مگر اس کے علاوہ اور کسی کیلئے ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے اور اس پر بحث اعتراض نمبر ا میں ہو چکی۔ مزید تفصیل ہمارے مضمون ''اہلسنت کون'' میں ملاحظہ کریں۔ (یہ مضمون محاکمہ دیوبندیت میں موجود ہے)

10 {ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ اور شیعہ دیوبندی}

اعتراض 10......دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ شیعہ کا آئمہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے......اور یہی عقیدہ بریلوی علماء کا ہے'' مفہوم (ص 10: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

پہلی بات تو یہ کہ اس سے عقیدہ میں مماثلت کیسے لازم آتی ہے؟ اور اسی اصول سے تم وہابی دیوبندی علماء یہودی ٹھہرے کیونکہ تم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہو اور یہودی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ تم تو مشرک بھی ہو گئے کیونکہ مشرکین مکہ بھی اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک مانتے تھے تم بھی مانتے ہو۔ لہذا پہلے اپنے مشرک ہونے کا اعلان کرو۔

اور قارئین یہاں توجہ کریں کہ اگر یہ عقیدہ نبی اکرم کے بارے میں رکھا جائے تو غلط ہے اور شیعوں کی ترجمانی ہے مگر یہی عقیدہ اپنے مولوی کے بارے میں رکھا جائے تو ان کی توحید میں کوئی فرق نہیں آتا۔(ارواح ثلاثہ،سوانح قاسمی)

سعید......حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

"مررت بالنبی ﷺ فقال انک حامل بغلام"

میں نبی پاک ﷺ کے سامنے سے گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک فرزند کی حاملہ ہو"

(خصائص الکبری، سبل الھدی والرشاد، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، شرح العلامہ الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، دلائل النبوۃ لابی نعیم اصفھانی)

سعید......حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تیری ماں کے پیٹ میں تمہاری بہن (حضرت ام کلثوم) ہیں

"قال ذو بطن ابنة"(البیھقی، و الطحطاوی کتاب الوصایا من الاموال، تاریخ الخلفاء فصل فی مرضی ای ابی بکر و وفاته وصية، اصابه)

قارئین کرام! اس روایت کے مزید حوالے دیکھنے ہوں تو "سعید الحق فی تخریج جاء الحق" حصہ اول ص 308 کا مطالعہ کیجیے۔

سعید......نبی پاک ﷺ کی تو بڑی شان ہے غلامانِ نبی کے بارے میں خود مستند کتب میں یہ روایت موجود ہے کہ ایک اعرابی بدوی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ بتاؤ میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟

"فقال لسلمة بن سلامة بن وقش و كان غلاما حدثا لاتسال رسول الله ﷺ؟ انا اخبرك نزوت عليها ففي بطنها سخلة منك

"سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھو میری طرف متوجہ ہو میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں تیری نالائق حرکت کا نتیجہ ہے"(**مستدرک للحاکم**۔ وقال ھذا صحیح مرسل) مزید حوالہ جات کیلئے "سعید الحق فی تخریج جاء الحق" حصہ اول ص 307 کا مطالعہ کیجیے۔

تو دیوبندی مولوی خائن! تمہارے مطابق تو یہ شیعہ عقیدہ ہے تو اب بتاؤ کہ ان روایات پر تمہارا ایمان ہے کہ نہیں؟ چلو اگر من گھڑت ہی ہیں تو یہ محدثین کرام تمہارے اصول کے مطابق شیعہ عقیدہ والی روایات اپنی کتابوں میں لکھ کر شیعہ ٹھہرے کہ نہیں؟

{دیوبندی نانوتوی و تھانوی شیعہ تھے}

دیوبندی مولوی خائن کے مطابق شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ **"ان الامام المعصوم یعلم مافی بطن الحامل"**(دیوبندی: ص10)

تو دیوبندی مولوی خائن! تمہارے دیوبندی اکابرین نے بھی اپنے بزرگوں کے بارے میں یہی عقیدہ تسلیم کیا، تو تمہاری تحریر کے مطابق دیوبندی اکابرین بھی شیعہ ٹھہرے۔

1 سعید...... چنانچہ دار العلوم دیوبند کے دو نمبری بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے عبداللہ خان نامی ایک مسلم راجپوت کے لئے بھی ثابت کیا ہے، موصوف روایت کرتے ہیں کہ۔

"ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو

آپ فرمادیا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو آپ بتلا دیتے تھے وہی ہوتا تھا۔" (ارواحِ ثلاثہ ص ۱۲۳)

دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی نے لکھا، قاسم نانوتوی دیوبندی نے بیان کیا اور دونوں نے اس کا انکار نہیں کیا بلکہ اس کو تسلیم کیا تو دیوبندی مولوی خائن کے مطابق اشرفعلی تھانوی دیوبندی اور قاسم نانوتوی دیوبندی دونوں شیعہ عقیدہ پر تھے، دونوں شیعہ تھے۔ (مبارک ہو)۔

2 عید سعید...... اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے ارواح ثلاثہ میں لکھا ہے کہ

"شاہ ولی اللہ صاحب جب بطن مادر میں تھے کہ انکے والد ماجد شاہ عبد الرحیم صاحب ایک دن خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور مراقب ہوئے اور ادراک بہت تیز تھا خواجہ صاحب نے فرمایا تمہاری زوجہ حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں قطب الاقطاب ہے اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا (ارواح ثلاثہ: ص ۱۶ حکایت ۴)

3 عید سعید...... اشرفعلی تھانوی کی کتاب ارواح ثلاثہ ہی میں ہے کہ

"ایک روز شاہ صاحبؒ کی زوجہ نماز میں تھیں جب انہوں نے دعا مانگی تو انکے ہاتھوں میں دو چھوٹے چھوٹے ہاتھ نمودار ہوگئے وہ ڈر گئیں اور گھبرا کر شاہ صاحب سے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے؟ فرمایا ڈرومت، تمہارے پیٹ میں ولی اللہ ہے" (ارواح ثلاثہ: ص ۱۶ حکایت ۴)

4 عید سعید...... مولوی حافظ رحیم بخش صاحب دہلوی نے "حیات ولی" کے نام سے حضرت شاہ صاحب قبلہ کی سوانح حیات لکھی ہے اس میں ان کی ولادت سے قبل کا ایک نہایت حیرت

انگیز واقعہ نقل کیا ہے لکھتے ہیں :

"ابھی مولانا شاہ ولی اللہ صاحب والدۂ محترمہ کے بطن مبارک ہی میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک دفعہ (اُن کے والد بزرگوار) جناب شیخ عبدالرحیم صاحب کی موجودگی میں ایک سائلہ آئی آپ نے روٹی کے دو حصے کرکے ایک اُسے دیا اور ایک رکھ دیا۔ لیکن جوں ہی سائلہ دروازہ تک پہنچی، شیخ صاحب نے دوبارہ بلایا اور بقیہ حصہ بھی عنایت کردیا اور جب وہ چلنے لگی تو پھر آواز دی اور جس قدر روٹی گھر میں موجود تھی سب دیدی، اس کے بعد گھر والوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ پیٹ والا بچہ بار بار کہہ رہا تھا کہ جتنی روٹی گھر میں ہے سب اس محتاج مسکین کو راہِ خدا میں دیدو"۔ (حیات ولی، ص ۲۹۷: بحوالہ زلزلہ)

طوالت کے خوف سے صرف یہ چار حوالے ہی علماء دیوبند کے پیش کررہا ہوں، تو دیکھئے یہ سب حضرات بھی "ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟" اس کے بارے میں بتارہے ہیں۔

اب دیوبندی حضرات اپنے ان سب اکابرین بلکہ شاہ عبدالرحیم و شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہما کو بھی شیعہ قرار دیں کیونکہ شیعہ بھی اپنے اماموں کے بارے میں بقول خائن کے ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں تو دیوبندی مولوی جی! اب ان کو بھی شیعہ کہہ دو کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے وہ پہلے ہی بتادیتے تھے۔

{دیوار کے پیچھے کا علم اور شیعہ دیوبندی}

اعتراض ...... دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ شیعہ کا آئمہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے

"دیوار کے پیچھے کیا ہے اس کو بھی جانتے ہیں......اور یہی عقیدہ بریلوی علماء کا ہے" مفہوم

(ص10: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن جی! اگر یہ عقیدہ شیعہ کا ہے تو پھر تو تم دیوبندی بھی اپنے اصول سے شیعہ ٹھہرے کیونکہ تمہارے دیوبندی علماء نے بھی اپنے بزرگوں کے بارے میں یہی کہا کہ ان کو دیوار کے پیچھے کا علم ہو جاتا تھا۔ ہم یہاں پہ سردست صرف ایک حوالہ آپ دیوبندیوں کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں۔ مصنف سوانح قاسمی [دیوبندی] لکھتا ہے کہ

"اس زمانہ میں کشفی حالت دیوان جی (وہابی بزرگ) کی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ باہر سڑک پر آنے جانے والے نظر آ رہے تھے۔ در و دیوار کا حجاب ان کے درمیان ذکر کے وقت باقی نہیں رہتا تھا" (سوانح قاسمی ۲ / ۷۳)

تو دیکھئے دیوبندی دیوان جی بیٹھے تو اندر ہوتے لیکن دیوار سے باہر سڑک پر آنے جانے والوں کو دیکھ لیتے، تو تم دیوبندی اپنے اصول کے مطابق شیعہ ٹھہرے کیونکہ ایسے عقیدہ کو تم نے اپنے بزرگوں کے بارے میں تسلیم کیا۔

{کافر کو بھی دیوار کے پیچھے کا علم "دیوبندی عقیدہ"}

دیوبندی مولوی خائن! اگر یہ عقیدہ شیعہ کا ہے تو ان کا عقیدہ آئمہ کے بارے میں ہے، اور سنیوں کا ہے تو مقربین الٰہی عزوجل کے بارے میں ہے لیکن تم شرم کرو! اور اگر بزبان ابو عیوب دیوبندی حلالی ہو تو اب ہمت کرو اور اپنے دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کو شیعوں

سے بھی بدتر کہو کیونکہ تمہارا تھانوی تو کہہ رہا ہے کہ دیوار کے پار دیکھ لینا تو کافر تک کو حاصل ہو سکتا ہے، اَشرفِعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ

"آج کل لوگ چونکہ فن تصوف کی حقیقت سے واقف نہیں اسلئے بعض ایسی چیزوں کو جو واقع میں کچھ نہیں بہت بڑا سمجھتے ہیں اُنہیں میں سے ایک کشف ہے کہ اُس کو لوگ بڑی چیز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کسی کی نظر اتنی قوی ہو جائے کہ اس کی شعاعیں دیوار کے پار چلی جاویں اور اس وجہ سے اس کو وہ چیز جو دیوار کے پرلی طرف ہے یہاں بیٹھے نظر آ جائے اور دیوار حجاب نہ رہے تو کیا یہ کوئی کمال اور بزرگی ہے کہ جو چیز سب لوگ دیوار کے پرلی طرف جا کر دیکھ سکتے تھے وہ اُس نے یہاں بیٹھے دیکھ لی۔ یہ بات تو کافر تک کو بھی حاصل ہو سکتی ہے"۔

(افاضات الیومیہ حصہ دہم جز اول صفحہ ۱۷۲ ملفوظ ۱۰۵)

جی دیوبندی مولوی خائن! اب لگاؤ فتویٰ، اَشرفِعلی تھانوی تو یہ معاملہ کافروں تک کے لئے تسلیم کر چکا، ہم سنیوں کو تو مقربین الٰہی سے محبت و عقیدت ہے اور تم کو کافروں سے!!

{دیوبندیوں کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی اور کافروں سے محبت}

"دیوْ" بندیوں کے امام اَشرفِعلی تھانوی کے مطابق کافر کو بھی یہ قوت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ دیوار کے پیچھے دیکھ سکتا ہے لیکن یہی وہابی دیوبندی ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے

میں کہتے ہیں کہ

''حضورکودیوار کے پیچھے کی بھی خبرنہیں''(براہین قاطعہ)

یہی دیوبندی کہتے ہیں کہ

''اگر حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کی سب باتیں معلوم ہو جایا کرتی تھیں تو حضرت بلال سے نام دریافت کرنے کی ضرورت تھی''

(فیصلہ کن مناظرہ ص۱۴۶: دیوبندی)

مسلمانو! خدارا انصاف کرو علماءِ دیوبند اپنے بزرگوں بلکہ کافروں کیلئے بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کو دیوار کے پیچھے کا علم ہو جاتا ہے لیکن جب بات ہمارے پیارے پیارے کریم آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی آئے تو بکواس کرتے ہیں کہ ''حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ معاذ اللہ عزوجل!

؎ اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

باقی اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے ''عبارات اکابر کا تنقیدی جائزہ'' یا ہماری کتاب ''محاکمہ دیوبندیت''[زیر طبع] ملاحظہ کیجیے۔

11{''سنی دشمنی کفار حامی''شیعہ دیوبندی}

اعتراض......دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ ''جس وقت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو وہ کافروں سے جنگی کاروائی شروع کرنے سے پہلے ابتداء سنیوں

خصوصاً ان کے علماء سے کریں گے اور ان سب کو قتل کر کے نیست و نابود کر دیں گے''

احمد رضا خان نے بھی انگریز کافر کے حق میں فتوے دیے......مگر دوسری طرف ساری زندگی اہل السنت خصوصا دیوبند کو کافر و مرتد بناتے رہے۔......الخ''مفہوم

(ص10: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن! ہر بات کو کھینچ تان کر الزام و بہتان لگا دیتا ہے جناب دیوبندی مولوی خائن جی شیعہ کا عقیدہ اگر یہی ہے تو شیعہ کے ہم عقیدہ تو تم دیوبندی وہابی ٹھہرے کیونکہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں کوئی بھی ایسی تحریک یا گروہ نہیں چلا جس نے دیوبندیوں کا قتال کیا ہو، اگر دیوبندی مولوی خائن حلالی ہے تو ثبوت پیش کرے۔

قارئین کرام! دیوبندی مولوی خائن ''چور مچائے شور'' کا مصداق ہے کیونکہ شیعہ کے عقیدے پر تو وہابیوں دیوبندیوں نے عمل کیا اور ہزاروں سنی مسلمانوں کو شہید کیا۔

دیوبندی مولوی خائن خود تمہارے دیوبندی اکابرین نے اپنی کتاب المہند میں یہ اقرار کیا کہ تمہارے وہابی دیوبندی امام محمد بن عبدالوہاب نجدی ''بانی وہابی مذہب'' نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا اور سنی مسلمانوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں سنی علماء کو شہید کیا۔ تمہاری وہابی دیوبندی تحریکوں نے انگریزوں کی بجائے سنی مسلمانوں کو شہید کیا، بلکہ آج بھی تمہاری نام نہاد جہادی تنظیمیں کافروں سے لڑنے کی بجائے، فلسطین میں مسلمانوں کی حمایت کی بجائے، برما میں مسلمانوں کو ہزاروں کی تعداد میں شہید کرنے والے کفار (بت مت) کے خلاف اعلان جہاد

کرنے کی بجائے صرف اورصرف سنی مسلمانوں کے خلاف لڑ رہی ہیں ۔لہذا تم دیوبندی وہابی ''چور مچائے شور'' پرعمل کرتے ہوئے سنیوں کوقتل بھی کرتے ہواور پھرخود ہی تم نام نہاد سنی بن کرشور بھی کرتے ہو، حالانکہ دنیا جانتی ہے اورتمہارے دیوبندی علماء واکابرین خود یہ اقرار کرتے ہیں کہ تم دیوبندی ''وہابی'' ہواوروہابی ''سنی'' نہیں۔

{......وہابیہ نے سنی عوام اور علماء اہل سنت کوشہید کیا......}

علماء دیوبند کی اسی معتبر کتاب ''المھند'' میں گروہ وہابیہ نجدیہ کے بارے میں صاف لکھا ہے کہ

> ''ہمارے نزدیک ان (وہابیوں) کا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے...... یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں ......علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے ''جیسا کہ ہمارے زمانے میں [محمد بن] عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اوراسی بناء پرانہوں نے **اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل** مباح سمجھ رکھا تھا'' (المھند صفحہ ۴۲۔خلیل احمد دیوبندی)

جی دیوبندی مولوی خائن جی! تمہارے وہابی دیوبندی امام محمد بن عبدالوہاب (وہابیوں) نے سنیوں کومشرک و کافر کہہ کر انہیں شہید کیا اور حرمین شریفین پر قبضہ بھی کیا۔اوران باتوں کا اقرار خودتمہارے دیوبندی اکابرین کی معتبرترین کتاب ''المھند'' میں موجود ہے۔

لہذا حق تو یہی ہے کہ تم قبول کرو کہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ ''جس وقت امام مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوں گےتو وہ کافروں سے جنگی کاروائی شروع کرنے سے پہلے ابتدائی سنیوں خصوصاً ان کے علماء سے کریں گے اوران سب کوقتل کر کے نیست ونابود کردیں گے' اورشیعہ کے اسی عقیدہ پرعمل کرتے ہوئے وہابیوں دیوبندیوں نے بھی نہ صرف ہندوستان [پاک وہند] میں سنی مسلمانوں بلکہ حرمین شریفین کے مسلمانوں کوبھی کافرومشرک کہہ کرانہیں شہید کیا تھا۔

{......وہابی دیوبندی سب انگریز کے حامی ونمک حلال......}

دیوبندی حضرات کی یہ عادت ہے کہ اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کی خاطر انہیں انگریز یا یہودیوں کا ایجنٹ کہہ دیتے ہیں، دیوبندیوں کی اس عادت خبیثہ کا اقرار خود دیوبندیوں نے کیا ہے چنانچہ علماء دیوبند کے امام سرفراز صفدر کے بیٹے علامہ زاہد الراشدی صاحب خود اپنے دیوبندیوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ

> ''یہ بات ہمارے کلچرل مزاج اورنفسیات کا حصہ بن چکی ہے کہ ہم جس سے اختلاف کرتے ہیں، اسے کسی نہ کسی کا ایجنٹ قرار دیے بغیر ہماری نفسیات کی تسکین نہیں ہوتی'' (شواہدات:ص ۱۶)

قارئین کرام! دیکھئے کہ خود دیوبندی علماء ہی اپنے دیوبندیوں کے بارے میں یہ تسلیم کررہے ہیں کہ وہ اپنے مخالفین کو کسی نہ کسی کا ایجنٹ قرار دیے بغیر نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے نہیں رہتے ۔یہی وجہ ہے کہ دیوبندی نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں حضرات ہم

سنیوں پر بھی انگریز کے ایجنٹ کا بہتان باندھتے ہیں ۔اس پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ایسے بہتان باندھنے والے جھوٹے لوگوں پر لعنت ہو۔

حقیقت تو یہ ہے کہ دیوبندی اپنی پلیدی اتار کر ہم سنیوں کے سروں پر ڈالنا چاہتے ہیں، انگریز کے ایجنٹ تو خود دیوبندی تھے اور ہیں۔ قارئین کرام! اگر دیوبندیوں کی کتاب ''تذکرۃ الرشید'' کے عنوان ''الزام بغاوت'' کا مطالعہ کیا جائے تو اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ انگریز کے پٹھو دیوبندی تھے (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۹) مدرسہ دیوبند کے دیوبندی بانی اور ان کے صف اول کے رفقاء مدرسین واساتذہ وارا کین تقریباً تمام ہی گورنمنٹ انگلشیہ کے ملازم اور وفادار تھے ۔ان سب باتوں کا ثبوت خود علماء دیوبند کی اپنی کتب ''سوانح قاسمی ۱ / ۲۴۷، تذکرہ علماء ہند ۲۱۰، ارواح ثلاثہ ۳۰۱'' میں موجود ہے ''تفصیل کیلئے'' محاسبہ دیوبندیت 1 / 311'' کا مطالعہ کیجیے۔

ریشمی رومال تحریک کی خبریں انگریزوں کو دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی نے پہنچائیں، کیوں مولوی احسن نانوتوی دیوبندی نے انگریز کے خلاف بغاوت کو خلافِ قانون قرار دیا تھا (مولانا احسن نانوتوی ص ۵۰) دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کو انگریزوں نے آرام سے رکھا (ملفوظات حصہ ششم ص ۶۸)

مزید تفصیل کے لئے علامہ عطاء اللہ بندیالوی کی کتاب ''انگریز کا ایجنٹ کون'' اور ہمارے

مضمون ''جی ہاں علمائے دیوبند انگریز کے ایجنٹ ہیں'' کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں ہم صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جنگ آزادی کو غدار کس نے کہا؟ تحریک ریشمی کے راز کو افشاں کرنے والے کون تھے؟ تحریک پاکستان کی مخالفت اور کانگریس کی گود میں بیٹھنے والوں کے نام سے بھی قوم کو آشنا کیا جائے۔

{دیوبندی اکابرین پر فتووں کی وجہ انکی گستاخیاں وکفریہ عبارات ہیں}

اعتراض: دیوبندی کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت ساری زندگی دیوبندی مولویوں کو کافر و مرتد بناتے رہے۔ مفہوم (دیوبندی: ص10)

{...الجواب..}

دیوبندی مولوی خائن! کم از کم اپنے امام اشرفعلی تھانوی ہی کی کتابوں کا مطالعہ کر لیتے تو ایسے فضول اعتراض نہ کرتے، جناب دیوبندی خائن جی آپ کے اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ

''**علماء کسی کو کافر نہیں بناتے اور نہ کوئی کسی کو کافر بنا سکتا ہے**، کافر تو خود اپنے قول وفعل سے بنتا ہے، البتہ علماء اس کو یہ بتادیتے ہیں کہ اس قول وفعل سے آدمی کافر ہو جاتا ہے ، **کافر بنانا علماء کے اختیار میں نہیں اور بتادینا جرم نہیں**'' (ملفوظات حکیم الامت: تھانوی)

دیوبندیوں کا امام کہتا ہے کہ علماء کسی کو کافر بنا نہیں سکتے ، کافر بنانا علماء کے اختیار میں نہیں لیکن دیوبندی مولوی خائن کہتا ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی ساری زندگی دیوبندی مولویوں کو کافر ومرتد بناتے رہے، اب آپ خود سوچیں کہ دیوبندی حضرات کس کی بات کو حق وسچ تسلیم

کریں گے؟ اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی یا دیوبندی مولوی خائن کی؟

پھر تھانوی کی اسی عبارت سے بالکل واضح ہو گیا کہ علماء کسی کو کافر بناتے نہیں بلکہ کافر تو (دیوبندی اکابرین) اپنے قول وفعل سے خود ہوئے تھے (کیونکہ انہوں نے انگریزوں کی حمایت میں اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں بکی تھیں) سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تو انگریزوں کے ان حامیوں اور اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ اور دین اسلام کے دشمنوں کی کفریہ وگستاخانہ عبارات سے امت مسلمہ کو خبردار کیا تھا، مسلمانوں کو ان کی گستاخانہ وکفریہ عبارات بتائی تھیں اور یہ کوئی جرم نہیں۔

سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تو تمہارے دیوبندی اکابرین کو نہیں کہا تھا کہ اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرو، یہ بکواسات خود انہوں نے کی تھیں لہذا بجائے یہ کہ اپنے دیوبندی اکابرین کو دیوبندی بزبان ساجد خان جوتیاں مارتے، اوران کو کہتے کہ ان سے رجوع کرو، الٹا سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کو گالیاں دینا شروع کر دیں، اور یہ شور مچاتے رہے کہ دیوبندی اکابرین پر فتوے لگ گئے۔ گویا ان دیوبندیوں کو اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیوں کی کھلی چھٹی مل جاتی، کوئی ان کو پوچھتا نہ کوئی ان کو بتاتا، ان کی جو مرضی آتی بکتے رہتے، کوئی ان کو کچھ نہ کہتا، واہ رے دیوبند ملا! **لاحول ولا قوۃ الا باللہ**

اب آیئے دیوبندی مولوی خائن! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو تمہارے دیوبندی اکابرین کی گستاخانہ عبارات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں گستاخانہ ثابت کیا، تو علماء دیوبند نے اس کے جواب میں کیا کہا؟ خود تمہارے دیوبندی مولویوں نے

یہ لکھا ہے کہ

”مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ بھئی مولانا احمد رضا خان ہم لوگوں کو برا کہتے ہیں غصہ ہے شاید ان کو۔ شاید وہ یہی سمجھتے ہوں کہ ہم گستاخی کرتے ہیں حضور کی شان میں اس وجہ سے وہ غصہ کرتے ہیں یہ جذبہ اللہ کے یہاں بڑا قابل قدر ہے۔ کیا بعید یہی جذبہ ان کیلئے ذریعہ نجات بن جائے“ (مسلک علمائے دیوبند اور حب رسول ص ۶۷)

اسی طرح ایک مولوی نے لکھا کہ اگر علمائے بریلی نے نیک نیتی سے ٹھیک سمجھ کر علمائے دیوبند پر یہ الزامات لگائے ہوں تو ان کا کیا حکم ہے۔

الجواب: ”ایسی صورت میں ان کو ثواب ہوگا“ (ضرب شمشیر ص ۶۲)

دیوبندی کتاب ”**اشرف السوانح**“ میں ہے

مولوی احمد رضا خان بریلوی کی بھی جن کی سخت ترین مخالفت اہل حق سے عموما اور حضرت والا سے خصوصا شہرہ آفاق ہے ان کے بھی برا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں اور شدومد کے ساتھ فرمایا کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ان کی مخالفت کا سبب واقعی حب رسول ہو“ (اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۳۱)

جی الحمد للہ! اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حب الہی عزوجل وحب رسول ﷺ میں شریعت اسلامیہ پر عمل کرتے ہوئے قرآن واحادیث اور مستند کتب کی روشنی میں علماء دیوبند کی عبارات پر شرعی حکم لگایا۔ لیکن دیوبندی اکابرین نے رجوع کی بجائے شیطانی تکبر کا مظاہرہ

کیا اور آج تک دیوبندی علماء اسی تکبر وہٹ دھرمی کا شکار ہیں دیوبندی اکابرین پر فتوے خواہ مخواہ نہیں لگے بلکہ ان کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے ہیں، آج بھی اگر کوئی دیوبندی ان عبارات سے رجوع کر لے تو ہمارا اس مسئلہ پر کوئی اختلاف نہیں رہے گا، باقی مسلمانوں پر خواہ مخواہ فتوے لگانا خود دیوبندیوں کا کام ہے، خود ایک دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ

''ہمارا زورِ زبان اور زورِ قلم جس شان سے اپنے اختلافی مسائل میں جہاد کرتا ہے، اس کا کوئی حصہ سرحدات اور اصولِ ایمانی پر ہونے والی یلغار کے مقابلہ میں کیوں صرف نہیں ہوتا؟ مسلمانوں کو مرتد بنانے والی کوششوں کے بالمقابل ہم سب بنیانِ مرصوص کیوں نہیں بن جاتے؟''

(وحدت امت، ۳۳، ۳۴)

لہذا ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کافر و مرتد دیوبندی بناتے ہیں۔

باقی دیوبندی مولوی نے ''مولانا معین الدین اجمیری'' کے حوالے سے گفتگو کی ہے تو دیوبندی خائن مولوی کی جہالت ولاعلمی ہے کیونکہ

''مولانا معین الدین اجمیری'' نے اپنے اقوال سے رجوع کر لیا تھا (محدث اعظم پاکستان ص ۱۱۰۔۱۱۲) اور کسی کے مرجوع قول کو پیش کرنا [دیوبندیوں کے مطابق] گوہ کھانے کے برابر ہے (مناظرہ کوہاٹ: دیوبندی)

لہذا دیوبندی مولوی خائن کے اس حوالہ کی کچھ اہمیت نہیں بلکہ دیوبندی گوہ کھا رہے ہیں۔

{12 ''سنی دشمنی کفار حامی'' شیعہ دیوبندی}

اعتراض ...... دیوبندی مولوی کہتا ہے شیعہ اپنی کنیزوں کی شرم گاہ دوسروں کو عاریۃً دیتے اور فخر محسوس کرتے ہیں ایسے ہی امام احمد رضا نے اپنی گھر والیوں کو ایک سید صاحب کی باندیاں قرار دیا۔......الخ'' مفہوم (ص 11: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

قارئین کرام! آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ دیوبندی مولوی خائن نے کتنی بیہودہ اور نہایت ہی گندی گالی دی ہے بے شرمی و بے غیرتی کی انتہا کر دی ہے، اب جواب میں ہم بھی دیوبندیوں کی عورتوں بالخصوص دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی کی ماں، بہن، بیوی وغیرہ پر ایسی گفتگو کر سکتے ہیں کیونکہ جب دیوبندی مولوی ہم سنیوں کے امام سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان پر بکواس کر سکتا ہے تو پھر ہمارے منہ میں بھی زبان ہے۔

لیکن آیئے پہلے دیوبندی مولوی کے بہتان کا جواب پڑھیں پھر دیوبندی مولوی کی بکواس کا جواب ملاحظہ کیجیے گا۔ قارئین کرام! اب آیئے دیوبندی مولوی خائن نے جس حوالہ کو لیکر سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان تک پر بکواس کی ہے اس کی حقیقت ملاحظہ کیجیے

یہ واقعہ ''ماہنامہ المیزان'' میں ہے اور اس میں صرف اتنی بات ہے کہ ایک دفعہ ایک سید صاحب غلطی سے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کے زنان خانہ غلطی سے چلے گئے تو سید صاحب نادم ہوئے اور اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کی تو سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے احترامِ سادات کے طور پر کہا کہ ''معذرت کی کیا حاجت یہ آپ کی باندیاں [بیٹیاں] ہیں''۔

دیکھو فیروز اللغات صفحہ ۵۷۹ پر باندی کا معنی لونڈی، خدمت کرنے والی، چھوکری، بیٹی لکھا ہے۔

اس حوالے میں ایسی کوئی بیہودہ بات ہی نہیں جو مذہب شیعہ میں ہے۔لیکن لعنت ہو ایسے لوگوں پر جو سنیوں کو بدنام کرنے کے لئے خواہ مخواہ بکواس کرتے ہیں، ایسے اعتراض کرنے والے لوگوں کو تو اپنا DNA ٹیسٹ کروانا چاہیے۔

اب آیئے دیوبندی مولوی خائن !تمہاری زبان میں تمہیں جواب دیتا ہوں تمہارے دیوبندیوں کے مشہور” فتاویٰ قاسمیہ“میں دفاتر میں بے پردہ کام کرنے والی دیوبندی عورتوں کے بارے میں یہ فتویٰ موجود ہے کہ

”ایسی عورتوں کو شریعت نے باندی اور حربیہ عورت کے حکم میں قرار دیا ہے“

(فتاویٰ قاسمیہ: جلد ۲۳ ص ۵۶۸)

تو اب ہم دیوبندی خائن کے اصول کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ شیعہ اپنی کنیزوں کی شرم گاہ دوسروں کو عاریۃ دیتے اور فخر محسوس کرتے ہیں ایسے ہی دیوبندی علماء نے اپنی دیوبندی عورتوں کو جو دفاتر میں کام کرتی ہیں انہی دفاتر کے مردوں کی باندیاں قرار دیا۔اور دیوبندی مولوی خائن کے اصول کے مطابق ان کی شرم گاہیں دفاتر کے مردوں پر حلال ٹھہریں۔اب ہم بھی اس حوالے کو نمک مرچ لگا کر دیوبندیوں کی طرح پیش کر کے ان کی دیوبندی عورتوں پر تبصرہ کر سکتے ہیں لیکن ایک موقع دیوبندیوں کو اور دے دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ بے شک اختلاف کرو لیکن ایسی نیچ حرکتیں کر کے اپنی خاندانی اوقات مت دکھایا کرو۔

13{”سنی دشمنی کفار حامی“شیعہ دیوبندی}

اعتراض......دیوبندی مولوی کہتا ہے جس طرح شیعہ کا عقیدہ ائمہ کے بارے میں ہے کہ وہ دنیا و آخرت کے مالک ہیں جس کو چاہیے جو مرضی دیں ایسے ہی تمہارا بھی عقیدہ بزرگوں (غوث اعظم) کے بارے میں ہے۔......الخ ”مفہوم (ص11,12: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

اولاً تو عرض ہے کہ اگر وہابیوں کے اصول کے مطابق شیعہ کے ساتھ بظاہر کسی عقیدے کی مماثلت کی وجہ سے سنیوں کا شیعہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے تو پھر شیعہ حضرات تو اللہ تبارک و تعالیٰ کو رب العلمین مانتے ہیں اور دیوبندی بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں تو دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے تو تمام دیوبندی بھی شیعہ کے ہم عقیدہ بلکہ شیعہ ٹھہرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں باذن الٰہی عزوجل مالکیت، اختیارات وتصرفات کا عقیدہ قرآن و احادیث اور بڑے بڑے محدثین ومفسرین اور بزرگان دین کی کتب سے ثابت ہے۔اس موضوع پر باقاعدہ علماء اہل سنت کی کتب موجود ہیں جن میں سب دلائل موجود ہیں۔لہذا جو بات قرآن وحدیث سے ثابت ہو جائے تو باطل فرقوں کی بظاہر مماثلت سے بقول سرفراز صفدر دیوبندی کوئی اعتراض والی بات نہیں ہوتی، کیا بظاہر مماثلت کی وجہ سے مسلمان قرآن وحدیث کو چھوڑ دیں؟ معاذ اللہ۔

پھر جس عقیدہ کو دیوبندی مولوی خائن شیعہ کا عقیدہ کہہ کر ہم سنیوں کو بدنام کرنے کی ناکام

کوشش کر رہا ہے وہی عقیدہ خود علماء دیوبند نے نبی پاک ﷺ کے بارے میں لکھا۔

☆......چنانچہ علماء دیوبند کی مشہور کتاب میں شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی المدنی کے حوالے سے لکھا ہوا ہے کہ

''پس حضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں ''یتصرف فی الکون باذن اللہ تعالیٰ کیف شاء'' باذن اللہ کون [کائنات] میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں۔(المھند علی المفند ۱۱۰)۔

☆......محمود الحسن دیوبندی آیت پڑھ کر کہتا ہے کہ

'' آپ ﷺ بعد از خدا مالک عالم ہیں......آپ بدرجہ اولیٰ مالک ہیں''

(ادلہ کاملہ ص ۱۵۲ قدیمی کتب خانہ کراچی)

تو اگر شیعہ کا یہ عقیدہ آئمہ کے بارے میں ہے تو دیوبندیوں کی مستند و معتبر ترین کتاب المہند اور ادلہ کاملہ میں یہی عقیدہ نبی پاک ﷺ کے بارے میں ہے لہذا دیوبندی اپنے اصول سے شیعہ ٹھہرے۔

{دیوبندی اکابرین بھی شیعہ تھے}

پھر بعینہ وہی عقیدہ جس کو شیعہ عقیدہ کہہ کر دیوبندی مولوی بہتان بازیوں پر اتر آیا ہے وہی عقیدہ مقربین الٰہی کے بارے میں خود دیوبندی اکابرین نے بھی پیش کیا ہے چنانچہ وہابیہ دیابنہ کے امام اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

''اگر مراقبہ عظمت کیا ہو تو اسے ملاء اعلیٰ میں ایک قسم کی وجاہت

حاصل ہو جاتی ہے اور بعض کائنات پر ایک قسم کی حکومت اور سلطنت حاصل ہو جاتی ہے''(صراط مستقیم چوتھا باب سلوک راہ نبوت کے طریق پانچواں افادہ، فائدہ صفحہ 302)

جی دیوبندی خائن! یہی عقیدہ تو تمہارے نزدیک شیعہ کا ہے تو اب تمہارے اصول سے تمہارا امام اسماعیل دہلوی بھی شیعہ تھا۔

یہی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:۔

''اس طرح مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کے مطلق ماذون ہوتے ہیں ان بزرگوں کو پہنچتا ہے کہ تمام کلیات کو اپنی طرف نسبت کریں مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں عرش سے لے کر فرش تک ہماری سلطنت ہے''

(صراط مستقیم ص ۱۳۹)

وہابی امام دہلوی نے مزید لکھا کہ

'' پس حکیم مطلق ان کو تصرفات کونیہ میں واسطہ بناتا ہے''(منصب امامت ص ۱۲۵)

یہی اسماعیل دہلوی تصرف کے سلسلہ میں اپنے پیرانِ سلاسل کے متعلق کہتے ہیں کہ۔

اصحاب ایں مراقب عالیہ وارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشد۔ بلند مراتب اور اونچے درجے پر فائز ہونے والے ان مردان حق کو کائنات ہستی میں تصرف کا اذن اور اختیار دے دیا گیا ہے۔(صراط مستقیم ص ۱۰۱)

'ماذون مطلق' کا مطلب سوا اس سے اور کیا ہوسکتا ہے کہ ہمیشہ کے لئے انہیں عالمِ مثال اور عالمِ شہادت میں تصرف کا اختیار دے دیا گیا ہے۔یعنی اب الگ الگ ایک ایک بات کے لئے انھیں اجازت کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔تو اب دیوبندی مولوی خائن کے مطابق اسماعیل دہلوی نہ صرف شیعہ ٹھہرا بلکہ دوسرے فتووں کے مطابق کافر ومشرک بھی ٹھہرا۔

{اعلیٰ حضرت سنی خاندان سے بیعت تھے}

اعتراض 14......دیوبندی مولوی کہتا ہے''احمد رضا خان کے شیعہ ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ اس نے جس خاندان مارہرہ میں جا کر بیعت کی ......وہ بھی در پردہ شیعہ تھا''۔(ص 12)

مجھ میں یہ وصف ہے کہ واقف ہوں تیرے عیوب کا
اور تجھ میں دو عیب ہیں مکار بھی ہو اور کذاب بھی

{...الجواب...}

میرے خیال سے دیوبندی مولوی خائن نے کتاب لکھتے وقت قسم کھا رکھی تھی کہ جھوٹ ،خیانت ،دجل وفریب سے ہی کام لینا ہے۔دیوبندی خائن مولوی جی تمہارا جھوٹ ودجل خود تمہارے بڑے خائن اکبر تمہارے گرو جی یعنی مولوی خالد محمود دیوبندی نے بے نقاب کر دیا تم جس خاندان کو شیعہ کہہ رہے ہو خود تمہارا گرو خالد محمود دیوبندی اس خاندان کو''سنی پیر خانہ''یعنی سنی تسلیم کر چکا ہے۔چنانچہ خالد محمود دیوبندی حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ

اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ

آپ مارہرہ شریف بیعت کے لیے اس وقت گئے جب آپ کے بیٹے احمد رضا خان بھی وہاں بیعت کے لیے آپ کے ساتھ تھے اور باپ بیٹے نے وہاں اکٹھے بیعت کی تھی ۔باپ بیٹے کا اچانک اہل سنت کی صفوں میں آنا ادھر مکتب اس نام سے قائم کرنا ،ادھر ایک سنی پیر خانہ میں جا بیعت کرنا معنی خیز ہے''(مطالعہ بریلویت ج ۴ ص ۲۴)

قارئین کرام! آپ خود ہی دیکھ لیں کہ دیوبندی مولوی خائن جس خاندان کو شیعہ کہہ کر اپنی آخرت مزید خراب کر چکا، اسی خاندان کے بارے میں خود اس کے اپنے معتبر ترین بزرگ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کہتے ہیں کہ وہ''سنی پیر خانہ''تھا۔الحمد للہ عزوجل!

دیوبندی مولوی خائن! دیکھو تمہارے جھوٹے منہ پر خود تمہارے دیوبندی بزرگ نے زناٹے دار تھپڑ مارا ہے۔شرم وحیاء اگر تم میں ہوتی تو تم جھوٹ ودجل سے کام ہی نہ لیتے،لیکن تم ہو جو وہابی دیوبندی! جس طرح سانپ ڈسنے سے باز نہیں آتا،اسی طرح دیوبندی وہابی جھوٹ،خیانت،دجل وفریب کرنے سے کبھی باز نہیں آتا۔

{دیوبندیوں کو شیعہ انگریز ہندو کی امداد}

دیوبندی مولوی خائن نے ایک اعتراض یہ بھی کیا کہ اس پیر خانہ کو شیعہ حکمران سے امداد ملتی تھی۔ملخصاً۔

لیکن یہاں بھی دیوبندی مولوی نے حوالہ دینے میں خیانت کی ہے کیونکہ مولوی خائن نے لکھا کہ شاہ حمزہ کو نواب آصف الدولہ سے امداد ملتی تھی جبکہ اس جگہ میں نواب آصف الدولہ کا نہیں بلکہ نواب احمد خاں بنگش والی فرخ آباد کا ذکر ہے۔اور دیوبندیوں کا اقرار ہے کہ یہ ''سنی ریاست'' تھی (شیعت تاریخ وافکار ص ۵۰۶) اسی طرح حضرت اچھے میاں کے حوالہ کی پوری عبارت اس طرح ہے ''بادشاہ عالی گہر شاہ عالم نے اپنے فرمان اور فرمان بازو نواب آصف الدولہ کے ذریعے'' (تاریخ خاندان برکات ص ۲۴)

تو الحمد للہ عزوجل! ان دونوں مکمل حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ نواب آصف الدولہ کا تو امداد سے تعلق نہیں۔لہذا دیوبندی مولوی کی صرف اور صرف ہیرا پھیری ہے،

{دیوبندی مولوی کے مطابق دیوبندا کابر ہندو، یہودی، عیسائی ہیں}

دیوبندی مولوی خائن! کے اصول سے اگر شیعہ کسی سنی کی امداد کرے تو وہ سنی تقیہ باز شیعہ ٹھہرتا ہے تو جناب والا دیوبندی مولوی کے اسی اصول سے تمام دیوبندیوں کے مرکز'' دار العلوم دیوبند'' اور ان کے دیوبندی اکابرین ''ہندو'' ثابت ہو گئے کیونکہ ہندوؤں نے دار العلوم دیوبند کو چندے دیئے، معاونت کی اور بقول دیوبندیوں کے اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

چنانچہ خود دار العلوم دیوبند کے علامہ سید محبوب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''دار العلوم سے تعاون اور چندے کے سلسلے میں شروع ہی سے یہ عمل رہا کہ اس میں ہر مذہب وملت کے لوگوں کے چندے کو قبول کیا جاتا رہا، دار العلوم

کے آئینِ چندے کی پہلی دفعہ یہ ہے۔''چندے کی کوئی مقدار مقرر نہیں اور نہ خصوصیتِ مذہب و ملت''۔ چنانچہ دار العلوم کی رودادوں میں جا بجا اہلِ ہنود اور دوسرے غیر مسلم چندہ دہندگان کے نام درج ہیں اور یہ سلسلہ شروع سے لے کر اب تک جاری ہے'' (تاریخ دار العلوم دیوبند صفحہ ۱۹۴، سوانح قاسمی جلد دوم ۳۱۷)

یاد رہے کہ دیوبندی علماء کی اس مذکورہ بالا عبارت میں لفظ ''**ہر مذہب وملت**'' اور ایک اور لفظ ''دوسرے غیر مسلم'' استعمال ہوئے ہیں اور ان الفاظ کے مطابق ہر مذہب وملت خواہ شیعہ مذہب ہو یا ہندو مذہب ہو سب ہی اس میں شامل ہیں اور دوسرا لفظ ''**غیر مسلم**'' میں تو تمام کفار شامل ہو گئے خواہ یہود ونصاری ہوں یا قادیانی مرزائی ہوں یا انگریز ہوں یا سکھ اور بت مت ہوں، تمام کے تمام غیر مسلم اس میں شامل ہیں تو مطلب یہ بنا کہ دیوبندیوں کے مرکز دار العلوم دیوبند کو ان تمام مذاہب اور غیر مسلموں نے چندے دیئے، ان کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کیا۔

تو اب دیوبندی مولوی خائن کے الفاظ میں یہی کہا جائے گا کہ اس امداد کے پس منظر میں بت مت (ہندو مذہب)، یہودیت، عیسائیت، شیعیت، مرزائیت قادیانیت کی بالواسطہ تشہیر و تبلیغ میں معاونت کا احساس اور جذبہ بھی کارفرما تھا اور ہے۔اور کوئی بھی شیعہ، مرزائی، قادیانی ہندو، یہودی، عیسائی بقائمی ہوش وحواس کسی بھی دیوبندی وہابی کی عقیدت میں گرفتار نہیں ہوسکتا تا آنکہ اس کو اس بات کا یقین کامل نہ ہو کہ وہ دیوبندی وہابی اکابرین حقیقت میں اندر سے مخلص شیعہ، مرزائی، قادیانی، ہندو، عیسائی، یہودی ہیں لیکن بطور مصلحت خود کو تقیہ کے نقاب

میں پوشیدہ کئے ہوئے ہیں۔(الزاماً)

اب باقی مذہب وملت اور غیرمسلموں کوتو چھوڑیں فی الحال ہندوؤں کی بات کرتے ہیں۔تو جن ہندوؤں نے دارالعلوم دیوبند کے ذریعے اپنی اور اپنے ہندودھرم کی بنیادیں مضبوط کرنے کی غرض سے چندے دیئے ان کے نام بھی خود دیوبندیوں نے لکھے ہیں۔

''چندہ دینے والوں کی فہرست میں دیکھ لیجئے اسلامی ناموں کے پہلو بہ پہلو منشی تلسی رام،رام سہائے،منشی ہردواری لال،لالہ بیجناتھ،پنڈت سری رام،منشی موتی لال،رام لال،سیوارام،سوار وغیرہ اسماء بھی مسلسل ملتے چلے جاتے ہیں۔

(سوانح قاسمی جلد دوم ۳۱۷)

ہندوؤں کے چندوں اور امداد پر پلنے بڑھنے والے دیوبندیوں وہابیوں کا سب سے بڑا مرکز دارالعلوم دیوبند اور وہاں کے اکابرین دیوبند اپنے ہی مولوی خائن کے اصول سے تقیہ باز ہندو بلکہ تقیہ باز غیرمسلم ثابت ہو گئے۔اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ ان کافروں کی امداد و تعاون اب بھی وہابیوں دیوبندیوں کو حاصل ہے خود دیوبندی کہتا ہے کہ

''یہ سلسلہ شروع سے لے کر اب تک جاری ہے''

(تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۹۴)۔

اب دیوبندی ہی بتائیں کہ ہندوؤں ودیگر غیرمسلموں نے جو دارالعلوم دیوبند کو چندے دیئے ان کا مقصد کیا ہے؟ یقیناوہی ہے جو دیوبندی مولوی خائن نے لکھا۔اور ہندوؤں کے تعاون کی وجہ سے ہی دیوبندی مولوی یہ کہتے ہیں کہ

''کیا عجب ہے کہ جس کو ہندوصاحب اوتار کہتے ہیں،اپنے زمانہ کے نبی یا ولی یا نائب نبی ہوں''(سوانح قاسمی:۴۵۰)

ہندومذہب میں گائے ذبح نہیں کی جاتی،تو جب دیوبندیوں کو چندے ملے تو انہوں نے بھی ہندومذہب کی حمایت میں یہ کہا کہ

''جن مقامات پر حکومت (ہند) کی جانب سے گائے کی قربانی پر پابندی عائد ہے وہاں ملک کے موجودہ حالات اور آپس کے میل میلاپ (ہندو دیوبندی اتحاد) کیلئے گائے بیل اور بچھڑے کی قربانی سے احتراز کیا جائے۔(تاریخ دارالعلوم دیوبند ۳۲۳)

اس موضوع پر لکھنے کو بہت کچھ ہے لیکن اتنا ہی کافی ہے کہ دیوبندی اکابرین اپنے مولوی خائن کے اصول سے ہندوؤں کی امداد و چندے وصول کر کے ہندو ثابت ہو گئے۔

علماء دیوبند کے امام قاسم نانوتوی کے شیوخ کو انگریز کی طرف سے جائداد ملی تھی چنانچہ خود دیوبندی مناظر احسن گیلانی نے لکھا ہے کہ

''نانوتہ کے صدیقی شیوخ کو جو جائیداد جاگیر میں حکومت (انگریز) کی طرف سے ملی تھی''(سوانح قاسمی حصہ اول ص:۱۷۲)

لہٰذا دیوبندی مولوی خائن! کو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ اصل میں شیعہ دیوبندی علماء کے خاندانوں میں تھے،لیکن اپنے گند کو چھپانے کے لئے وہ سنیوں کو بدنام کرنے کی کوشش کررہا ہے تاکہ ان دیوبندیوں کی حقیقت ظاہر نہ ہوسکے۔

{......دیوبندیوں کوشیعہ وہندوؤں کی معاونت......}

اعتراض...: دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ ”اعلی حضرت کے شیعہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ جس خاندان میں بیعت تھے وہ تقیہ باز شیعہ تھا“ ملخصاً

{...الجواب...}

اس بندے نے یہ کتاب لکھتے وقت قسم کھا رکھی تھی کہ جو حوالہ بھی دینا ہے اس میں خیانت ضرور کرنی ہے۔ اس معاملہ میں تو اس نے اپنے رئیس المحرفین کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ معترض صاحب نے ایک کتاب کے چند حوالہ جات سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ خاندان برکات شیعہ تھا۔ تو اس سلسلہ میں پہلی بات یہ کہ یہ کہاں کا اصول ہے کہ اگر کوئی شیعہ کسی سنی کو امداد کرتا ہے تو وہ سنی نہیں شیعہ ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو انگریزوں کا مذہب عیسائیت ہے اور انہوں نے مولوی اشرف علی کو ۶۰۰ اور مہتمم دیوبندیوں کو ۲۵۰ ماہانہ دیے۔ کیا اس سے اپنے مولویوں کو عیسائی کہو گے۔ اور پھر حال ہی میں مفتی نعیم دیوبندی نے اپنے مفادات کے لئے پیپلز پارٹی کے ساتھ اتحاد کا اعلان کیا ہے لہذا اس کو بھی شیعہ قرار دیا جائے۔

{نوروبشر، علم غیب، حاضروناظر، مختارکل قرآن وحدیث سے ثابت}

اعتراض......: دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ ”علم غیب، حاضروناظر، مختارکل، نوروبشر ان تمام عقائد کا ماٴخذ شیعہ کتب ہی تو ہیں“ (ص 14)

{...الجواب...}

یہ بھی دیوبندی مولوی خائن کا دجل وکذب ہے کیونکہ ہم اہل سنت کے عقائد ونظریات قرآن واحادیث سے ثابت ہیں، جن کا ثبوت ہمارے علماء کی کتب میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اگر بالفرض شیعہ یا کسی باطل فرقوں کے بھی ایسے ہی عقائد ونظریات ہوں تب بھی خود علماء دیوبند کے امام سرفراز صفدر کے مطابق یہ تو اہل حق اہل سنت کی حقانیت کی دلیل ہے کہ باطل فرقے بھی اہل حق کے عقائد کو ماننے پر مجبور ہو گئے۔ دیوبندی امام خود کہتے ہیں کہ

> ”اگر بعض باطل فرقے بھی......اہل حق کی طرح......(عقیدہ)......رکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس [یعنی اہل حق]...... کے دلائل اتنے قوی مضبوط اور صحیح ہیں کہ باطل فرقے بھی اس کو تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں پاتے اور اہل حق کی ہمنوائی پر مجبور ہیں نہ یہ کہ اہل حق نے باطل فرقوں کا نظریہ اپنایا ہے“
>
> (المسلک المنصور ص ۴۰: دیوبندی امام سرفراز)

اسی طرح علماء دیوبندی کے مولوی محمود عالم دیوبندی کہتے ہیں کہ

> ”اہل سنت کے ساتھ اہل بدعت کسی عقیدہ میں موافقت کرلیں تو اس کو یہ نہیں کہیں گے کہ اہل سنت نے اہل بدعت کی موافقت کی بلکہ اسے کہیں گے اہل بدعت نے اس مسئلہ میں اہل سنت کی موافقت کی“
>
> (تسکین الاتقیاء ص ۲۲۸)

تو ان دو حوالوں کے بعد دیوبندی مولوی خائن کی بدترین جہالت سب پر عیاں ہو گئی۔ اس بیچارے نے شیعہ کا نام لیکر ہم سنیوں کو بدنام کرنا چاہا لیکن میرے پاک رب کریم عزوجل نے اپنے پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشاق (اہل سنت حنفی بریلوی) کی

حقانیت کو چار چاند لگا دیئے اور انہی کے گھر سے گواہی نے یہ ثابت کر دیا کہ اہل حق اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات تو اتنے قوی ہیں کہ باطل فرقے بھی ان کو ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اب آیئے دیکھئے کہ دیوبندی مولوی خائن جن عقائد کو شیعہ عقائد اور شیعہ کتب سے ماٴخذ کہہ کر بہتان باندھ رہا ہے وہی سارے عقائد ونظریات خود علماء دیوبند نے بھی تسلیم کیے ہیں

نبی پاک ﷺ کا عطائی علم غیب

❁ علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان میں بچوں، پاگلوں اور جانوروں تک کیلئے علم غیب کا اقرار کیا ہے، تھانوی لکھتے ہیں کہ

"ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے" (حفظ الایمان ص ۸)

❁ یہی عقیدہ علماء دیوبند کے دیگر کتابوں مثلاً "توضیح البیان ص ۲۱، الشہاب الثاقب ص ۲۵۱، عبارات اکابر ص ۱۸۷، مقامع الحدید ص ۷۰، توضیح تحقیقات ص ۶، ہدیہ بریلویت ص ۴۰۰، بریلویت کا شیش محل ص ۶۷، دیوبند سے بریلی ص ۸۳، مولانا احمد رضا خان حقیقت کے آئینہ میں" بھی موجود ہے۔

❁ اسی طرح مولوی فردوس شاہ دیوبندی نے لکھا کہ

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مولانا بھی علم غیب عطائی کے قائل ہیں۔

(چراغ سنت ص ۲۰۸)

❁ اسی طرح دیوبندیوں نے حضور ﷺ کے علم غیب کلی کے بارے میں جو موٴقف ہمارا

ہے اس موٴقف کو تسلیم کیا۔ اور صاف صاف اقرار کیا کہ

حضور ﷺ کا علم خالق کے لحاظ سے جزئی اور مخلوق کے لحاظ سے کلی ہے۔ ملخصاً (مولانا احمد رضا خان حقیقت کے آئینہ میں ص ۳۶ تا ۳۸)

❁ مولوی اوصاف دیوبندی لکھتا ہے

"خدا تعالیٰ کے سوا جس کو بھی علم غیب حاصل ہے وہ عطائی ہے"

(دیوبند سے بریلی ص ۹۲)

❁ دیوبندی مولوی مرتضیٰ حسین چاندپوری اپنی کتاب میں تھانوی کی اس عبارت کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"حفظ الایمان" میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم ﷺ کو علم غیب با عطائے الٰہی حاصل ہے"

(توضیح البیان فی حفظ الایمان صفحہ ۵)

❁ اسی میں دیوبندی مولوی نے لکھا کہ

"بیان بالا سے ثابت ہوا کہ سرور دو عالم ﷺ کو جو علم غیب حاصل ہے۔ نہ اس میں گفتگو ہے۔ نہ یہاں ہو سکتی ہے

(توضیح البیان علی حفظ الایمان ص ۱۳، از مرتضیٰ حسن دربھنگی)

❁... صفحہ ۱۳ پر دیوبندی اکابر لکھتے ہیں

"صاحب حفظ الایمان کا مدعیٰ تو یہ ہے کہ سرور عالم ﷺ کو باوجود علم غیب عطائی ہونے کے عالم الغیب کہنا جائز نہیں"

(توضیح البیان فی حفظ الایمان صفحہ ۱۳)

❁... اسی طرح علماء دیوبند کے امام قاسم نانوتوی نے حضور ﷺ کے لئے اولین و آخرین کا علم تسلیم کیا'' (تحذیر الناس) جس کا حوالہ پہلے پیش ہو چکا۔

❁... پھر دیوبندیوں کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انبیاو اولیا کے لیے علم غیب تسلیم کیا۔ ملخصاً (امداد المشتاق ص ۷۹) یاد رہے دیوبندیوں کے نزدیک حاجی صاحب کی زبان فرمان رحمان کی ترجمان تھی (تذکرۃ الرشید ج۱ ص ۸۲)

❁... ایسے ہی دیوبندیوں نے اقرار کیا کہ

''نبی غیب کی خبر دینے والا ہوتا ہے''

(محاضرات رضاخانیت ص۱۱۹)

❁... خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں

''نبی کے معنی غیب کی خبریں بتانے والے کے بھی ہیں''

(مناظرے اور مباحثے ص ۲۶۰)

❁... سرفراز صفدر دیوبندی امام نے لکھا کہ

''علوم غیبیہ جزئیہ (یعنی بعض علم غیب) کا آنحضرت ﷺ اور اسی طرح علیٰ حسب المراتب دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے اثبات اور نیز ایسے علوم غیبیہ جزئیہ کے کمالات نبوت میں داخل ہونے کا کوئی مسلمان منکر نہیں'' (اظہار العیب ص ۲۳۲)

خالد محمود صاحب لکھتے ہیں

''ہم اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ ایک شخص آخری صف میں بھی

ایک دفعہ کسی غلطی کا مرتکب ہوا تھا اور حضور ﷺ اس پر مطلع ہو گئے تھے''

(آثار الاحسان ص ۲۳۶)

معزز قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ نبی پاک ﷺ کے علم غیب عطائی کا عقیدہ خود علماء دیوبند کی کتب سے ثابت ہے، اگر دیوبندی مولوی خائن کے مطابق یہ شیعہ عقیدہ ہے یا شیعہ کتب سے مأخذ ہے تو پھر یہ سارے دیوبندی علماء و اکابرین بھی شیعہ ٹھہرے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ الحمد للہ عزوجل! سنیوں کا یہ ایسا قوی عقیدہ ہے کہ دیوبندی، شیعہ اور دیگر فرقے بھی اس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں، دیوبندی امام سرفراز صفدر کے مطابق الحمد للہ عزوجل یہ اہل حق اہل سنت کی حقانیت ہے۔

{...حاضروناظر...}

❁ دیوبندیوں نے تسلیم کیا کہ پیر روحانی طور پر ہر جگہ موجود ہوتا ہے۔ ملخصاً

(امداد السلوک ص ۶۷)

جب پیر ہر جگہ ہے تو حضور ﷺ بھی ہر جگہ روحانی طور پر موجود ہیں کیونکہ آپ ہر کمال کی اصل ہیں مصنف الشہاب الثاقب لکھتے ہیں:

آپ کو جملہ کمالات کے لیے اہل عالم کے واسطے واسطہ مانتے ہیں یعنی جملہ کمالات خلائق علمی ہوں یا عملی، نبوت ہو یا رسالت، صدیقیت ہو یا شہادت، سخاوت ہو یا شجاعت، علم ہو یا مروت، فتوت ہو یا وقار وغیرہ وغیرہ سب کے ساتھ اولاً بالذات آپ کی ذات والا صفات جناب باری جانب سے متصف کی گئی اور آپ کے ذریعہ سے جملہ کائنات کو فیض پہنچا''

(الشہاب الثاقب ص ۱۹۷)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ہر مخلوق کا کمال حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے۔

❁ ایسے ہی اس بات کا بھی اقرار کیا کہ ایک امتی کے لئے ذات اقدس سے اکتساب فیضان ہر وقت ممکن ہے" (عشق رسول اور علمائے دیوبند ص ۱۵۳)

یاد رہے اس کتاب پر بہت سے دیوبندی مولویوں کی تقاریظ موجود ہیں۔ اور دیوبندیوں کے نزدیک مقرظ پر بھی کتاب کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے (ہدیہ بریلویت)

❁ دیوبندی مفتی عبد الغنی لکھتے ہیں کہ "تمام اعمال امت کے جسمانی ولسانی وقلبی حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں" ملخصا (الجنۃ السنہ ص ۵۹)

اور دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر کہتے ہیں کہ "تفصیلی عرض سے علم غیب لازم آتا ہے" (تفریح الخواطر: ص ۱۱۳) تو اس سے علم غیب ثابت ہوا اور یہ یاد رہے کہ سرفراز صفدر نے خود لکھا ہے کہ "مال کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں...... مال کے اعتبار سے علم غیب اور حاضر وناظر ایک ہی ہے" (تفریح الخواطر: ص ۲۱) لہذا حاضر وناظر کو خود انہوں نے تسلیم کرلیا۔ اور اپنے اصول سے دیوبندی شیعہ ثابت ہوگئے۔

❁ علامہ زرقانی لکھتے ہیں:۔

ان العرض علی النبی ﷺ کل یوم علی وجہ التفصیل و علی الانبیاء و منہم نبینا علی وجہ الاجمال یوم الجمعۃ (زرقانی ج ۵ ص ۳۳۷)

❁ ایسے ہی دیوبندی مفتی عبد الرحیم صاحب لکھتے ہیں:

جی ہاں۔ آپ ﷺ کے حضور آپ کے امتیوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں بایں طور کہ

فلاں امتی نے یہ کیا اور فلاں نے یہ۔ امت کے نیک اعمال پر مسرت کا اظہار فرماتے ہیں (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۱۱۴)

❁ پھر انور شاہ کشمیری دیوبندی نے مانا ہے کہ اولیا کرام اشیا کو موجود ہونے سے پہلے ہی دیکھ لیتے ہیں۔ (فیض الباری ج ۱ ص ۱۸۲)

❁ تھانوی نے الحضرمی مجذوب کے بارے میں لکھا کہ آپ نے بیک وقت ۳۰ شہروں میں جمعہ پڑھایا (جمال اولیا ص ۲۲۳)

❁ ایسے ہی ایک ابدال کے بارے میں لکھا کہ وہ ایک وقت میں کئی شہروں میں ہوتا تھا۔ (امداد المشتاق ص ۹۸)

❁ اسی طرح شبیر عثمانی نے لکھا کہ "رسول اللہ اپنے امتیوں کے بارے میں حالات سے پورے واقف ہیں ان کی صداقت وعدالت پر گواہ ہوں گے" (تفسیر عثمانی ص ۲۷)

❁ اسی قسم کی بات شفیع عثمانی نے بھی لکھی ہے (تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۱۷۶)

❁ ایسے ہی خلیل احمد نے بھی آپ کے لئے اعمال امت کی آگاہی اور اس دنیا میں آنا تسلیم کیا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۲۰۳، ۲۰۴)

❁ اسی طرح دیوبندیوں نے بیداری میں بھی حضور انور کی زیارت کو تسلیم کیا ہے۔ (فیض الباری، افاضات الیومیہ، دعوۃ حق)

❁ محمود عالم صفدر نے تسلیم کیا کہ انبیاء اصلی جسم اقدس کے ساتھ قبر انور سے باہر تشریف لے جاسکتے ہیں (تسکین الاتقیاص ۱۸۱)

❁ ایسے ہی سرفراز نے لکھا کہ اس عبارت کے پیش نظر آپ صرف اپنی امت کے اولیا کے

جنازوں میں شرکت کرتے ہیں (تفریح الخواطر ص ۱۱۱)

مزید لکھا کہ اگرچہ ملک الموت کے سامنے زمین ایک رکابی کی طرح ہوتی ہے اور وہ جہاں سے چاہیں کسی کی روح قبض کرلیں (تفریح الخواطر ص ۱۲۹)

اورہم پہلے یہ نقل کرآئے ہیں کہ ہر مخلوق کا کمال حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے۔

❁ جناب احمد رضا بجنوری لکھتے ہیں ''غرض ایک طرف اگر معہود ذہنی والی صورت کچھ قرائن کے ساتھ مراد ہوسکتی ہے تو دوسری طرف ھذا الرجل کو اصلی وحقیقی وغیر مجازی معنی میں لینا بھی کسی طرح بدعت وشرک نہیں قرار پاسکتا'' (انوار الباری ج ۵ ص ۱۵۰)

❁ اسی طرح دیوبندیوں نے شاہد کا ترجمہ حاضر تسلیم کیا ''(نماز کی سب بڑی کتاب ص ۶۵۸)

❁ اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں ''بلا مشاہدہ کے شرعاً شہادت جائز نہیں'' (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۲۸۱)

❁ عبدالماجد دریا آبادی نے لکھا کہ ''اور شہادت مقبول وہی ہوگی جو مشاہدہ یا مثل مشاہدہ پر مبنی ہو (تفسیر ماجدی ج ۱ ص ۳۱۸ سورت انعام آیت ۱۴۹ فائدہ ۲۳۰)

اسی طرح امین اوکاڑوی دیوبندی لکھتا ہے ''یہ وہ گواہ ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی اس واقعہ میں حاضر نہ تھا، تو یہ گواہی کس بات کی دیں گے۔ کیا آج کی عیسائی عدالتیں ایسی گواہی قبول کرلیتی ہیں کہ گواہ واقعہ میں موجود نہ ہو اور اس کی گواہی قبول ہوجائے''

(تجلیات صفدر ج ۱ ص ۶۷۹)

❁ اس جگہ یہ کہا جاتا ہے کہ فقہائے کرام نے عقیدہ علم غیب وحاظر ناظر ماننے والے کی تکفیر

کی ہے تو ہم سردست خود دیوبندی حضرات کی کتب سے فقہائے کرام کی مراد واضح کرتے ہیں۔ مصنف انوار الباری لکھتے ہیں ''اسی لئے فقہا نے اس کی تکفیر کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے علم غیب کلی وذاتی کا عقیدہ کرے'' (انوار الباری ج ۱۷ ص ۵)

ایسے ہی ایک اور صاحب لکھتے ہیں:

علم غیب بالذات خداوند تعالیٰ ہی کے واسطے ہے اور اس کے علم کے برابر کسی کو علم نہیں ہوسکتا جیسا وہ اپنی ذات میں یکتا ہے اپنی صفت علم میں بھی یکتا ہے اگر کوئی اس طرح کے علم میں اس کا کسی کو شریک بتائے وہ بے شک مشرک ہے اور یہی مراد فقہائے حنفیہ کی ہے جہاں نفی علم غیب کی کرتے ہیں (تذکیر الاخوان ص ۴۶۰)

سرفراز خان صاحب لکھتے ہیں ''باقی حضرات فقہائے کرام میں سے جنھوں نے تکفیر نہیں کی تو ان کی عبارات کا مفاد بھی صرف یہی ہے کہ اگر کوئی بعض علم غیب کا عقیدہ رکھتا ہو تو وہ کافر نہ ہوگا'' (ازالۃ الریب ص ۴۵۳)

{...مختار کل...}

❁ محمود الحسن دیوبندی نے آیت پڑھ کر کہا کہ

آپ بعد از خدا مالک عالم ہیں...... آپ بدرجہ اولی مالک ہیں

(ادلہ کاملہ ص ۱۵۲ قدیمی کتب خانہ)

❁ اسماعیل دہلوی لکھتا ہے ''اس طرح ان مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کے مطلق ماذون ومجاز ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کو

پہنچتا ہے کہ تمام کلیات کو اپنی طرف نسبت کریں مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں عرش سے لے کر فرش تک ہماری سلطنت ہے" ملخصاً (صراط مستقیم ص ۱۳۹، ۱۳۸)

✿ عنایت علی شاہ دیوبندی نے لکھا

شاہ کر دیتے ہیں پیغمبر گدا کو دیکھ کر — بخشش دیتے ہیں خزانے بے نوا کو دیکھ کر

(باغ جنت ص ۴۰۱)

✿ سرفراز صفدر نے لکھا کہ

امت کو جو کچھ ظاہری اور باطنی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں وہ آپ ہی کی بدولت اور آپ کی وجہ سے ہی اللہ نے عطا کی ہیں۔ (دل کا سرور ص ۱۵۲)

✿ قاسم نانوتوی نے معجزے کا مقدور انبیاء کو تسلیم کیا۔ (تحذیر الناس ص ۸)

✿ تھانوی نے تسلیم کیا کہ کرامات ارادے سے صادر ہوتی ہیں۔ (البوادر النوادر ص ۸۰)

✿ رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ اولیا کے تصرفات ان کی وفات کے بعد بھی باقی رہتے ہیں (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۵۲)

✿ ایسے ہی غلام اللہ خان نے اقرار کیا کہ حضور ﷺ کو مجاز اشافی الامراض، دافع البلیات، مشکل کشا جیسے امور ثابت کرنا جائز ہے (حضرت مولانا غلام اللہ خان ص ۱۹۴)

✿ تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

بعض محققین کا قول ہے کہ عارف راھمت نباشد یعنی عارف میں ہمت نہیں ہوتی۔ یعنی وہ تصرف کرنے کو بے ادبی سمجھتا ہے۔ انبیاء سے زیادہ کس کے دل کو قوت ہوگی۔ پتھر کھائے سب ہی کچھ مصائب اٹھائے مگر تصرف نہیں کیا ہاں دعا کرتے تھے۔ ہدایت کی توجہ نہیں ڈالی۔ اگر

توجہ ڈالتے تو کیا ابوجہل ایمان سے باز رہتا ہرگز نہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت ج ۱۹ ص ۳۰۷)

✿ خالد محمود دیوبندی لکھتے ہیں "ہر نعمت چھوٹی ہو یا بڑی روحانی ہو یا جسمانی ازل سے ابد تک ساری کائنات پر آنحضرت ﷺ کے صدقہ فیضان سے منقسم ہو رہی ہے"

(عقیدۃ الامت ص ۲۱۷)

✿ ایسے ہی ایک صاحب کرامت میں ارادے کے دخل کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں "ایک یہ کہ علم ہو اور ارادہ ہو جیسے حضرت عمر کے فرمان مبارک سے دریائے نیل کا جاری ہونا۔ (اظہار الحق ص ۹۹)

✿ قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب لکھتے ہیں "مگر آپ ﷺ کو چند تشریعی اختیارات سے بھی نوازا گیا ہے آپ ﷺ کی ہاں بھی شریعت اور نہ بھی شریعت ہے" (رحمت کائنات ص ۲۶۷) سید دو عالم ﷺ تشریعی احکام میں جو ارشاد فرمائیں وہ شریعت ہے (رحمت کائنات ص ۲۶۹) اسی طرح تکوینی امور میں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خصوصیت عطا فرمائی تھی (رحمت کائنات ص ۲۶۹۔۲۷۰)

{...نور و بشر...}

✿ یہاں پر دیوبندی اہل سنت پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ نبی کو بشر نہیں مانتے۔ یہ ان کا جھوٹ ہے جس پر خود ان کے گھر والوں نے بھی احتجاج کیا ہے۔

مولوی مختار الدین نعیمی لکھتا ہے "اسی طرح بریلوی مکتب فکر کے بعض علما نبی اکرم کی بشریت کا انکار کرتے ہیں...... یہ ان کے ساتھ بہت زیادتی اور ظلم ہے" (راہ محبت ص ۴۰)

۞ ایسے ہی ابوایوب قادری دیوبندی نے لکھا کہ بریلوی علما نبی کی بشریت کا میلاد مناتے ہیں (۵۰۰ سولات ص ۵۳)

۞ مولوی سرفراز کہتا ہے'' بلاشک اکثر بریلوی صاحبان جملہ حضرات انبیا کرام کو اور آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کو جنس اور نوع کے لحاظ سے بشر آدمی اور انسان ہی تسلیم کرتے ہیں (اتمام البرہان حصہ سوئم ص ۲)

۞ اسی طرح تین دیوبندی متفقہ طور پر اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ'' قدیم بریلویت میں یہ مسئلہ اتفاقی ہے دیکھئے جاء الحق بہار شریعت فتاوی افریقہ وغیرہ ان سب میں لکھا ہے کہ نبی انسان ہوتے ہیں (انصاف ص ۴۹)

۞ فردوس شاہ قصوری لکھتا ہے'' البتہ مسئلہ اور درجہ کے عقیدہ میں بریلوی علماء کی کتابیں بھی گواہ ہیں کہ رسول اللہ بشر ہیں'' (چراغ سنت ص ۲۹۴)

۞ اسی طرح غیر مقلدوں کے مولوی صاحب لکھتے ہیں'' قائدین بریلویہ کے فتوی وفیصلہ اور عقیدہ کہ رسول بشر ہوتے ہیں۔ (مقیاس حقیقت ص ۱۲۶)

۞ خالد محمود صاحب دیوبندی لکھتے ہیں'' ورنہ اہل سنت میں بریلوی اکابر ہرگز بشریت کے منکر نہیں تھے'' (عبقات صفحہ ۶۱)

۞ مفتی ممتاز دیوبندی نے لکھا'' اعلی حضرت سب انبیاء کرام کو جنس بشر ہی میں سے سمجھتے تھے

(پانچ مسائل ص ۴۶)

۞ نورالحسن بخاری لکھتا ہے'' ان حقائق سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ مسئلہ بشریت دیوبندی

بریلوی مکاتب فکر میں مختلف فیہ نہیں۔ بلکہ دونوں مکاتب فکر کے اہل علم حضرات اس مسئلہ پر سولہ آنے متفق ومتحد ہیں......اسے شکمی مسئلہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ جسے بعض جہلا نے محض پیٹ کے لئے گھڑ کر لوگوں میں انتشار وافتراق کا ذریعہ بنا رکھا ہے''

(بشریت النبی ص ۱۴۰۔۱۴۱)

اب وہ دیوبندی حضرات اس حوالے کو غور سے دیکھیں جو علمائے اہل سنت پر انکار بشریت کا الزام لگاتے ہیں پھر جہاں تک بشر کہنے کا مسئلہ تو جناب خالد محمود صاحب لکھتے ہیں'' اگر کسی نے کسی پیغمبر کو بشر کہہ کر یا آدمی کہہ کر بلایا تو انہیں اس طرح بشر کہنا واقعی بے ادبی کا ایک پیرایہ ہے (مطالعہ بریلویت ج ۵ ص ۲۴۶)

ایسے ہی ایک اور صاحب رقم طراز ہیں کہ'' توہین کی نیت سے یا خطاب کرتے وقت یا بشر کہہ کر پکارنا سب کے نزدیک بالاتفاق درست نہیں، جائز نہیں'' (عقائد وخدمات علمائے دیوبند ص ۱۰۴)

۞ مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی لکھتا ہے'' آنحضرت نور ہدایت بھی ہیں۔۔اور جسمانی طور پر بھی آپ میں کافی نور شامل ہے۔ (خیر الفتاوی ج ۱ ص ۱۳۸) مزید لکھا کہ جو آپ ﷺ کو نور من نور اللہ کہا جاتا ہے یہ اضافت محض تشریفی ہے (ص ۱۴۶)

۞ الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں'' ویسے آپ ﷺ کو نور حسی سے حصہ عطا فرمایا گیا''

(کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ ص ۴۷)

۞ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں'' یہ جو مشہور ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم خدا کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نور الٰہی نور محمدی ﷺ کا مادہ ہے بلکہ اس میں

اضافت بغرض شرف ہے جس طرح کعبہ کو بیت اللہ اور عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ کہتے ہیں اور چونکہ نور محمدی ﷺ تمام انبیا علیہم السلام کے انوار سے پہلے پیدا کیا گیا تھا اور اسپر خاص عنایات مواہیب ربانی تھیں لہذا یہ کہا گیا کہ حضور ﷺ خدا کے نور سے ہیں۔ (مجموعہ الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۸۶۔۲۸۷)

❁ رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے کہا کہ

نور سے مراد حبیب خدا کی ذات ہے (امداد السلوک ص ۲۰۱)

ایسے ہی لکھا ''تواتر سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے نور کے علاوہ ہر جسم کا سایہ ضرور ہوتا ہے (ایضا) (نوٹ: دیوبندیوں نے اب جدید ایڈیشن سے تواتر کا لفظ ختم کر کے ''شہرت'' کا لفظ لکھ دیا ہے)۔

❁ اللہ تعالیٰ کا نبی باوجود بشر ہونے کے بشری صفات میں دوسروں سے ممتاز ہوتا ہے اور اس کو مافوق البشر صفات منجانب اللہ عطا ہوتی ہیں اور یہی عقیدہ قرآن وحدیث کی روشنی میں حق ہے۔ (رحمت کائنات ص ۲۶۴)

❁ آپ ﷺ بشری کمزوریوں سے پاک تھے (رحمت کائنات ص ۲۶۴)

❁ ادریس کاندھلوی نے لکھا ''ظاہری طور پر میں تمہاری طرح بشر ہوں اور مخلوق ہوں مگر باطنی طور پر متخلق باخلاق الٰہی ہوں'' (معارف القرآن ج ۵ ص ۳۶)

❁ عنایت علی شاہ دیوبندی نے لکھا

جسم پاک ان کا سراپا نور تھا
اس لئے سائے سے بالکل دور تھا (باغ جنت ۳۵۹)

❁ مولوی عزیز الرحمن مجذوب دیوبندی نے لکھا

سارا بدن حضور کا جب نور ہو گیا
پھر دور کیا ہے سایہ اگر دور ہو گیا (کشکول مجذوب ص ۹۲)

❁ مفتی عنایت احمد دیوبندی نے لکھا ''آپ کا بدن نور تھا۔۔اسی سبب سے آپ کا سایہ نہ تھا اس لئے کہ سایہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہے نہ لطیف ونورانی کا'' (تواریخ حبیب الہ ص ۲۰۷) کتاب ''تواریخ حبیب الہ'' کی تائید دیوبندیوں نے کی ہے۔

(نشر الطیب ص ۹، تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۳۵۶)

❁ اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا ''(اللہ نے) اپنے نور کے فیض سے (نور محمدی) پیدا کیا'' (نشر الطیب ص ۱۱)

❁ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے لکھا

سو اول ہی ہے ہر طرح ان کا نور (کلام شاہ اسماعیل ص ۳۲)

❁ اسی طرح اس نے آپ ﷺ کو نور مجسم بھی تسلیم کیا (منصب امامت) مزید لکھا ''اسی طرح جب یہ بشری لباس والے پاک لوگ (منصب امامت ص ۲۵)

❁ مولوی عنایت دیوبندی نے بھی آپ ﷺ کو نور مجسم کہا (باغ جنت ۳۶۹)

❁ ایسے ہی مفتی جمیل احمد تھانوی دیوبندی نے بھی حضور ﷺ کے نور مجسم ہونے کا اقرار کیا ہے (عشق رسول اور علمائے دیوبند ص ۳۸۲)

❁ محمد عابد میاں نے لکھا کہ آنحضرت کا جسم مبارک نورانی تھا (رحمۃ للعالمین ص ۵۳)

❁ بانی دیوبند قاسم نانوتوی نے لکھا کہ

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت نہ جانا کون ہے کسی نے جز ستار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی   کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار

(فضائل درود شریف ص ۱۸۸،۱۱۹)

۞ ایسے ہی کہا ''انبیا بشریت اور ملکیت دونوں کے جامع ہوتے ہیں اور انکی قوت ملکیہ انبیاء سے زیادہ ہوتی ہے (قاسم العلوم ص ۱۷)

۞ قاری طیب لکھتا ہے ''آپ کے جسم مبارک جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے'' (آفتاب نبوت ص ۲۹)

قارئین کرام! ہم نے علماء دیوبند کی کتابوں سے عبارات کا خلاصہ پیش کر دیا ہے، تو جن جن عقائد ونظریات کو دیوبندی مولوی خائن ''شیعہ'' عقائد ونظریات کہہ کر ہم سنیوں کو شیعہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا وہی سارے عقائد ونظریات خود اسی کے دیوبندی فرقے کے علماء کی کتب سے ثابت ہو گئے۔

دوسروں کے عیب بے شک ڈھونڈھتا ہے رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی سیہ کاری بھی دیکھ

{......دیوبندی اپنے اصول سے قادیانی ٹھہرے......}

پھر اس سلسلہ میں ایک بات اور عرض ہے کہ ان عقائد میں اگر شیعہ نے اہل سنت کی حقانیت کو قبول کیا ہے تو ان عقائد کا انکار بھی متعدد گمراہ و بے دین فرقوں نے کیا ہے بلکہ مرزائیوں قادیانیوں نے ان عقائد کا انکار کیا ہے اور دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی بھی ان عقائد کے منکر ہیں تو دیوبندی خائن کے اصول کے مطابق اگر اثبات کی وجہ سے سنی مسلمان شیعہ ٹھہرتے ہیں [معاذ اللہ] تو پھر ان عقائد سے انکار کی وجہ سے دیوبندی حضرات پکے قادیانی

ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ قادیانی بھی منکر ہیں اور وہابی دیوبندی بھی منکر ہیں۔ اب اس پر ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان وہابیوں دیوبندیوں کے انکار کا ماخذ بھی قادیانی کتب ہیں۔

مزے کی بات تو یہ ہے کہ خود تھانوی نے بھی اقرار کیا ہے کہ دیوبندیوں اور قادیانیوں کا توحید میں کوئی اختلاف نہیں (سچی باتیں صفحہ ۲۱۳) اور نور الدین بھیروی قادیانی نے بھی کہا کہ میں نے توحید تقویۃ الایمان سے پڑھی۔ اب دیوبندی اصول کے مطابق دیوبندی بھی مرزائی ٹھہرتے ہیں۔ ان مسائل پر تفصیل کیلئے مختلف کتب اہل سنت یا ہماری تالیف ''محاکمہ دیوبندیت'' ملاحظہ کریں۔

{......اذان سے قبل صلوۃ وسلام اور دیوبندی فتویٰ......}

اعتراض...: جس طرح شیعوں نے اذان میں علی ولی اللہ کے الفاظ کا اضافہ کیا ایسے ہی بریلویوں نے بھی اذان میں درود وسلام کا اضافہ کیا (ص14)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن کے اس اعتراض کے جواب میں ہم اتنا ہی کہیں گے ''جھوٹوں پر اللہ کی لعنت'' یہ دیوبندی مولوی کا جھوٹ ہے کہ ہم سنیوں نے اذان میں اضافہ کیا یا ہم درود شریف کو اذان کا جز سمجھتے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ یہ اذان کا حصہ نہیں بلکہ اذان سے پہلے پڑھا جاتا ہے پھر چند سیکنڈ کے وقفے کے بعد الگ سے اذان ادا کی جاتی ہے۔ لیکن اگر دیوبندی ہی اتنے جاہل ہوں کہ فرق نہ کر سکیں تو اپنی جہالت کا علاج کروائیں۔ ہمارے نزدیک یہ صرف ایک مستحب عمل ہے جبکہ شیعہ ان الفاظ کو اپنی اذان کا حصہ سمجھتے ہیں اور ان

کے بغیر انکی اذان ہی نہیں ہوتی۔ لہذا یہ کہنا کہ ہم نے اذان کے الفاظ میں اضافہ کیا یہ جھوٹ ہے، دجل وفریب ہے۔

باقی دیوبندیوں کے نزدیک بھی اذان کا حصہ مانے بغیر درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

”اذان سے پہلے یا بعد درود شریف کہنے میں کوئی حرج نہیں“

(فتاوی فریدیہ ج ۱ ص ۳۱۲: دیوبندی)

تو دیوبندی مولوی خائن! اب اپنے دیوبندی مولوی کو بھی شیعہ کہے۔ اسی طرح دیوبندیوں کے گرو خالد محمود دیوبندی نے بھی لکھا کہ

”مصر میں اذان میں اسماعیلی فرقے کے لوگ اپنے امام پر سلام کہتے تھے سلطان صلاح الدین ایوبی نے اسے ختم کر کے حضور ﷺ پر سلام کہنے کا حکم دیا۔ پہلی بدعت سیئہ تھی دوسری بدعت حسنہ“ (مطالعہ ج ۳ ص ۲۶۰)

یاد رہے کہ بدعت حسنہ جائز ہے جیسا کہ خود علماء دیوبند نے زبان کے ساتھ نماز کی نیت کو بدعت حسنہ کہہ کر تسلیم کیا۔ (تجلیات صفدر جلد 1: ص 353، فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد دوم، کتاب الصلوۃ، حاشیہ نمبر ۱ ص ۱۱۰)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

”بدعت حسنہ: جس میں دین کی بہتری اور اس کی تقویت اور ترویج ہو یہ بدعت حسنہ ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے الخ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۴۶۴)

اب اگر شیعہ کہنا ہے تو سب سے پہلے دیوبندیوں کو شیعہ کہو بلکہ یہی نہیں آئیے فقہاء کرام اور

اکابرین امت کی معتبر کتب میں اذان سے قبل صلوۃ وسلام کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ

”الدر المختار، رد المحتار للشامی، حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، کشف الغمہ لا مام الشعرانی، القول البدیع للسخاوی، کتاب الاوائل، حسن المحاضرۃ للسیوطی، الدرۃ المنیفۃ، الدر السنیۃ، کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعۃ للجزیری، النهر الفائق، وغیرها کتب معتبرہ میں ہے۔

(1)......امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ اللہ نے فرمایا

”فرض نمازوں کیلئے اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر صلوۃ وسلام مؤذنوں نے جاری کیا ہے...... اس کی ابتداء سلطان صلاح الدین بن ایوب کے دور میں اس کے حکم سے مصر اور مصر کے دوسرے علاقوں میں ہوئی ہے......۔ پس کیا ہی اچھا کام کیا اللہ تعالی اسے بہتر جزا دے“

(فتاوی کبری لابن حجر جلد اول صفحہ ۱۳۱)

(2)......فقہ حنفی کی معتبر ترین کتاب درمختار میں ہے کہ

”اور صحیح یہ ہے کہ یہ (اذان سے قبل درود شریف) بدعت حسنہ ہے اور اس کے کرنے والے یعنی اذان سے پہلے صلوۃ وسلام پڑھنے والے کو حسن نیت کی بناء پر ثواب ملے گا۔ اور علامہ علاؤ الدین الحصکفی نے بھی لکھا ہے کہ هو بدعته حسنه (درمختار ج ۱ ص ۳۶۲)

(3)......امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (۹۰۲ھ) نے بھی لکھا کہ

’’ سلطان صلاح الدین نے ......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ وسلام کا حکم جاری کیا اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر عطا فرمائے اوراس کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ’’وافعلوا الخیر‘‘ اورنیک کام کرو۔(پ ۱۷ ع ۱۷) اور معلوم وظاہر ہے کہ صلوۃ وسلام اجل خیر وعبادت ہے اوراس کی ترغیب پر احادیث وارد ہیں۔پس حق بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے یا بعد صلوۃ وسلام بدعت حسنہ (ایک اچھی نئی بات ہے) جس کے کرنے والے کو اس کی اچھی نیت کے باعث اجروثواب ہوگا۔(القول البدیع ص ۱۹۲)

(4)......امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ) نے بھی امام سخاوی کی طرح ’’**الصلوۃ والسلام**‘‘ پڑھنے کے بارے میں سلطان ایوبی کا واقعہ لکھا (کشف الغمہ ص ۷۸ جز اول باب الاذان)

لہذ اگر دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے سنی حضرات اذان سے قبل صلوۃ وسلام پڑھنے کی وجہ سے شیعہ ٹھہرتے ہیں تو پھر مذکورہ بالا حضرات کے بارے میں دیوبندی مولوی خائن! (بزبان ابوعیوب دیوبندی اگر حلالی ہے تو) اپنے دارالعلوم دیوبند والوں سے کہیں کہ ان سب کو بھی ’’شیعہ‘‘ قرار دیں۔اوران پر بھی وہی سارے فتوے جاری کریں جو اذان سے قبل صلوۃ وسلام پڑھنے کی وجہ سے ہم سنیوں پر جاری کرتے ہیں۔اوراگران پر فتوے جاری نہیں کر سکتے اوران شاء اللہ عزوجل ہرگز نہیں کر سکتے تو پھر ہم سنیوں پر کس منہ سے فتوے لگاتے ہو؟

{محرم میں ’’شیعہ اور دیوبندی‘‘ جلوس}

اعتراض...: دیوبندی مولوی خائن نے یہ اعتراض بھی کیا کہ ’’جیسے شیعہ جلوس نکالتے ہیں ایسے سنی بھی نکالتے ہیں‘‘ ملخصاً۔(ص14,15)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن! کی جہالت ہے کہ محض ظاہری مماثلت کی بنا پر ایسی جاہلانہ باتیں کر رہا ہے،اس طرح تو جناب محرم میں شیعہ حضرات حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تذکرے کرتے ہیں اورتم دیوبندی بھی یہی کام کرتے نظر آتے ہو،شیعہ بھی محرم الحرام میں شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پروگرام کرتے ہیں اورتم دیوبندی بھی کرتے ہوتو پھر تم اپنے ہی اصول کے مطابق شیعہ کے ہمنوا ٹھہرے۔

یہی کام دیوبندی بھی کرتے ہیں۔دیوبندی مولوی لکھتا ہے:۔

’’محرم ۱۴۳۲ھ یہ پہلا سال ہے جب اپنے آپ کو سنی دیوبندی کہنے والے علمائے کرام نے اسلام آباد میں صحابہ کے نام پر باقاعدہ ایک جلوس نکالا ہے۔<u>شیعہ حضرات دس محرم مناتے ہیں انہوں نے یکم محرم منایا ہے</u>‘‘(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے ص ۱۴)

اسی طرح شیعہ بھی جلوس نکالتے ہیں اور دیوبندی بھی جلوس نکالتے ہیں علماء دیوبند کی نام نہاد جہادی تنظیم لشکر جھنگوی کے حق نواز جھنگوی کہتے ہیں کہ

’’ہم یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر جلوس نکال چکے ہیں۔......ہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے

یوم کے جلوس نکالیں گے۔ جب یہ پختہ ہوگا، تو فاروق اعظمؓ کا یوم آئے
گا۔ ۱۸ ذوالحجہ کو عثمان غنیؓ کا آئے گا، جب وہ پختہ ہوگا ہم دس محرم کا بھی
جلوس نکالیں گے۔ الخ۔ (مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی 15 تاریخ
ساز تقریریں، صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵۔ ادارہ نشریات اسلام لاہور: پاکستان)

لہذا اگر صرف جلوس کی مماثلت کی وجہ سے سنیوں کو دیوبندی مولوی خائن شیعہ کہتا ہے تو پھر جلوس تو خود دیوبندی بھی نکالتے ہیں لہذا دیوبندی بھی شیعہ ٹھہرے، اب اگر یہ کہیں کہ نہیں شیعہ اور دیوبندیوں کے جلوس میں فرق ہے اس لئے قابل اعتراض نہیں تو پھر یہی اصول ہم سنیوں کے بارے میں بھی تسلیم کیوں نہیں کرتے؟ کیا گھر کے لئے انصاف کا پلڑا کوئی اور ہے اور ہم سنیوں کے لئے کوئی اور ہے؟

{......دیوبندیوں نے اپنے مدرسے تعلیم القرآن پر خود حملہ کیا......}

دیوبندی مولوی خائن کہتا ہے کہ ”جب رافضیوں نے تعلیم القرآن راولپنڈی پر حملہ کیا اور اہل سنت (نام نہاد دیوبندی) شیعوں کے ان جلوسوں پر پابندی کے لئے متحد ہوئے ......الخ“ (ص15)

{......الجواب......}

پہلی بات تو یہ ہے یہ مدرسہ مماتیوں کا ہے اور مماتیوں کے بارے میں خود دیوبندی حیاتی (مولوی خائن گروپ) کہتے ہیں کہ یہ دیوبندی نہیں ہیں لہذا جب یہ دیوبندی ہی نہیں ہیں تو پھر آج دیوبندی مولوی خائن کس منہ سے اس مدرسے کو دیوبندیوں کا مدرسہ کہہ رہا

ہے؟ دیوبندی مولوی خائن! اپنے چھوٹے بڑے حیاتیوں سے ہی پوچھ لے کہ کیا اشاعت التوحید والسنہ والے دیوبندی ہیں؟ کیا وہ (نام نہاد) سنی ہیں؟

خود دیوبندی مولوی خائن نے اپنے دیوبندی مولوی عمیر کی کتاب پر تقریظ لکھی اور اسی کتاب میں دیوبندی قاسمی نے یہ حوالہ دیا ہے کہ

”مماتی حضرات کہتے ہیں......ہم دیوبندی نہیں جو دیوبندی کہتے ہیں وہ حرامی ہیں“ (دیوبندی:۱۸۶)

تو دیوبندی مولوی خائن! مماتی حضرات کو اپنے دیوبندی کہہ کر مماتیوں کی تحریر سے حرامی ثابت ہوگیا۔ (ہمیں گالیاں نہ دینا یہ آپ لوگوں کا اپنا اصول ہے)

دوسری بات یہ ہے کہ شیعہ کے فسادات اپنی جگہ لیکن دیوبندیوں کے فسادات تو ان سے بھی بڑھ کر ہیں، ڈی جی آئی ایس پی آر کے مطابق یہ حملہ خود دیوبندیوں نے اپنے مدرسے پر کروایا تاکہ ملک میں فسادات شروع ہوجائیں۔ آپ یوٹیوب پر درج ذیل نام سے ویڈیو سرچ کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

DG ISPR reveals who are behind Sunni-Shia feud

پریس کانفرنس میں باجوڑ سے حراست میں لیے گئے دو (دیوبندی) ملزمان کے اعترافی بیان کی ویڈیو بھی دکھائی گئی جس میں ملزمان کا کہنا تھا کہ راولپنڈی مسجد کے قریب سے اہل تشیع حضرات کا جلوس نکلنا تھا جس کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم نے سنی مسجد پر حملہ کردیا تاکہ سنی شیعہ فسادات پھوٹ پڑیں۔ ملزمان نے اعتراف کیا ہے کہ وہ (وہابی دیوبندی) سنی العقیدہ مسلمان ہیں لیکن شیعہ (دیوبندی) سنی فسادات کرانے کے لیے (دیوبندی) سنی ہونے کے

باوجود اپنے ہی مسلک کی مسجد پر حملہ کیا اور فرار ہو گئے تھے تاہم باجوڑ سے قانون نافذ کرنے والے اداروں نے حراست میں لے لیا۔

دیوبندیوں نے اس مدرسے میں خود ہی فساد برپا کیا، جس کا انعام ان کو یہ ملا کہ لاکھوں کروڑوں کی امداد ان کو ملی جس سے انہوں نے نہ صرف اپنا مدرسہ نیا بنا لیا بلکہ نیچے مکمل مارکیٹ بھی بنا کر کرائے پر لگا دی۔

باقی رہا ماتمی جلوسوں کو بند کرنے کے لئے میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں پر پابندی کی شرط، تو یہ بھی محض دیوبندیوں کی سازش ہے، اس طرح تو کل شیعہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم اپنی اذان نہیں دیتے تم بھی اذان بند کردو، ہم اپنا کلمہ نہیں پڑھتے تم بھی پابندی لگادو۔ ہمارے شیعہ ذاکرین تقریریں نہیں کرتے لہذا تم دیوبندی بھی ملک بھر میں اپنے علماء کی تقریروں پر پابندیاں لگادو تو کیا یہ سب دیوبندیوں کو منظور ہوگا؟

آخری بات یہ بھی عرض کروں کہ علماء دیوبند کے مفتی محمود نے شیعہ کے مروجہ ماتم و تعزیہ وغیرہ کی اجازت دی (حق چار یار: احتجاجی مکتوب: ص ۵،۶) شیعہ کی نقالی میں خود دیوبندیوں نے جلوس نکالے جس کا حوالہ پیش ہو چکا۔

لہذا دیوبندی حضرات کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ جو فتوے وہ ہم سنیوں پر دجل وفریب اور جھوٹ کا سہارا لیکر لگا رہے ہیں ان کے اصل حق دار تو خود دیوبندی ہی ٹھہرتے ہیں۔

{......شیعہ کی نقالی میں دیوبندیوں کی مجلس......}

علماء دیوبند کی کتاب اشرف السوانح میں لکھا ہے کہ

''کانپور کے قیام کے زمانہ میں جب حضرت والا نے یہ دیکھا کہ اہل سنت و الجماعت (نام نہاد دیوبندی) بھی اہل تشیع کی مجالس عزا میں جا جا کر شہادت کے واقعات سننے کے عادی ہو رہے ہیں تو حضرت والا نے محرم کے عشرہ اول میں روزانہ بالترتیب حضور سرور عالم ﷺ اور حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے واقعات وفات بیان فرمانا شروع کر دیئے۔ تاکہ اس ہیئت میں اہل عزا کے ساتھ تشبہ نہ رہے، پھر تو ایسی دلچسپی بڑھی کہ شیعوں کی مجلسیں بھی پھیکی پڑ گئیں اور لوگ بجائے وہاں جانے کے یہاں آنے لگے اور نہ صرف سنی بلکہ شیعہ بھی کثرت سے آتے اور بہت متاثر ہوتے یہاں تک کہ اول تینوں خلفاء کے واقعات وفات سنکر بھی خوب روئے لیکن جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ شہادت بیان فرمایا تو قصداً ایسے سیدھے سادے اور متین الفاظ استعمال فرمائے کہ باوجود نہایت درد انگیز واقعہ ہونے کے ایک آنسو بھی کسی کی آنکھ سے نہ نکلا۔ لوگ حیرت کرتے تھے حضرت والا اپنے اُن بیانات کے اندر لطیف پیرایہ میں اہل تشیع کے عقائد کا رد بھی فرماتے تھے لیکن ان کو ناگوار نہ ہوتا تھا بلکہ آ آ کر نہایت شوق سے سنتے تھے'' (اشرف السوانح جلد ا ص ۸۲)

جی دیوبندی مولوی خائن! یہ کام تو تمہارے دیوبندی علماء نے خالصتاً شیعہ کی نقالی میں کیا، لہذا تمہارے اصول سے خود دیوبندی اکابرین بھی شیعہ ٹھہرے۔

{......دیوبندی مولوی خائن کا کذب عظیم......}

اعتراض...: اگر شیعہ کے مذہب میں مزارات کو پوجا جاتا ہے تو یہی سب کام بریلوی مذہب میں بھی ہوتا ہے۔(دیوبندی خائن:ص15)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن کا یہ بدترین جھوٹ ہے،اس جھوٹ پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ لعنت لعنت لعنت کروڑہا بار لعنت! بہتان تراشی کرتے ہوئے دیوبندی مولوی کو اپنی آخرت پر نظر کرنی چاہیے تھی کہ دنیا میں تو جھوٹ بول کر مسلمانوں کو مشرک کہنے کا خارجی شوق پورا کرلے گا لیکن کل اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنا جھوٹا منہ کس طرح دکھائے گا؟ مگر دیوبندی مولوی کے جھوٹوں پر کچھ تعجب بھی نہیں کیونکہ ان کے وہابی دیوبندی مذہب میں ''خدا جھوٹ بولنے پر قادر ہے'' تو دیوبندی جھوٹ بول دیں تو کیا حرج ہے۔

باقی دیوبندی مولوی خائن نے یہ دعویٰ بھی زبانی کیا اور اس پر کوئی حوالہ بھی پیش نہیں کیا ،بیچارا بس زبانی ہی سنی مسلمانوں کو پجاری ثابت کرنے کا شوق پورا کر رہا ہے۔

{......تیجہ، چالیسواں، برسی پر دیوبندی کا جاہلانہ اعتراض......}

اعتراض...: دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ ''شیعہ مذہب میں تیجہ، چالیسواں، برسی اہل بیت وبزرگوں کے نام پر ہوتا ہے تو یہی کام بریلوی مذہب میں بھی ہوتا ہے''ملخصاً (ص15)

{...الجواب...}

ہم پہلے بھی علماء دیوبند کی کتابوں سے یہ بتا چکے کہ اگر بالفرض کوئی باطل فرقہ بھی ایسے کام

شروع کردے جو اہل حق کرتے ہیں تو یہ اہل حق کی حقانیت کی دلیل ہے۔لہذا اگر شیعہ بھی یہ کام کرتے ہیں تو یہ سنیوں کی حقانیت کی دلیل ہے نہ کے باطل ہونے کی۔

پھر دیوبندی مولوی کے اصول سے فاتحہ،عرس،نذر ونیاز کرنا بھی شیعہ ہونے کی دلیل ٹھہرے گا جبکہ یہی کام تو علماء دیوبند نے بھی کئے اور ان کو جائز بھی کہا۔

......امام الوہابیہ دیابنہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''رسوم میں فاتحہ پڑھنے،عرس کرنے مردوں کی نذر ونیاز کرنے کی رسموں کی خوبی میں شک وشبہ نہیں''(صراط مستقیم ص ۵۵)

......علماء دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وملفوظات پر مشتمل کتاب ''شمائم امدادیہ''میں عرس کے ثبوت پر یہ کہا گیا ہے کہ

''جب منکرنکیر قبر میں آتے ہیں مقبولان الٰہی سے کہتے ہیں کہ ''نم کنومة العروس ''(حدیث)عرس کا رائج ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر اس دن کو خیال رکھے اور اس دن میں عرس کرے تو کونسا گناہ لازم ہوا''

(شمائم امدادیہ،حصہ دوم ص ۶۸)

......علماء دیوبند کے پیرومرشد حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''فیصلہ ہفت مسئلہ''میں جس تیسرے مسئلے پر گفتگو کی وہ عرس کا مسئلہ ہے۔

''لفظ عرس ماخوذ اس حدیث سے ہے نم کنومة العروس یعنی بندہ صالح سے کہا جاتا ہے کہ عروس کی طرح آرام کر کیونکہ موت مقبولان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے اس سے بڑھ کر کون عروسی ہوگی چونکہ ایصال

ثواب بروجہ اموات مستحسن ہے“(کلیات امدادیہ: فیصلہ ہفت مسئلہ:ص ۸۲)

☆......اسی طرح دیوبندی بزرگ کے عرس ہوتے اور دیوبندی حاضر ہوتے۔

”ایک دفعہ میں حضرت عبدالقدوس کے عرس میں انبیٹھہ آیا تھا“

(شمائم امدادیہ، حصہ دوم ص ۹۹)

☆......اشرفعلی تھانوی کی سوانح میں بھی عبدالقدوس صاحب کے عرس پر دیوبندیوں کے حاضر ہونے کا ذکر ہے

”عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا تھا“

(اشرف السوانح ج ۱ ص ۶۴)

☆......اشرفعلی تھانوی کی کتاب میں لکھا ہے کہ

”شیخ عمادالدین سہروردیؒ کی حکایت ہے کہ وہ......اپنے پیروں کے عرس کیا کرتے تھے“ (بوادرالنوادر:ص ۴۰۰، واقعہ نمبر ۵۸)

تھانوی نے اس کے اشکال میں عرس کے بارے میں کہا

”فی نفسہ جائز ہے“ (ص ۴۰۱)

☆......شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں کہ!

”(ترجمہ) نیاز کا وہ کھانا جس نیاز کو ثواب حضرات (حسن و حسین) رضی اللہ عنہما کو پہنچایا جاتا ہے اور اس پر فاتحہ، قل اور درود پڑھتے ہیں تو وہ کھانا برکت والا ہو جاتا ہے اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔(فتاوی عزیزی فارسی صفحہ ۷۱ جلد

اول)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے فتاویٰ عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں کہ!

”ایں نذر آنست کہ ایدائے ثواب طعام وانفاق و بذلِ مال بروح میت کہ ابدائے مسنون از روئے احادیث صحیحہ ثابت است ۔۔ الخ“ (ترجمہ)

حقیقت اس نذر کی یہ ہے کہ کھانے اور مال خرچ کرنے کا ثواب میت کی روح کو پہنچانا ہے اور یہ کام مسنون ہے اور یہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے تو اس نذر کا حاصل یہ ہے کہ کھانے وغیرہ کی ایک معین مقدار کا ثواب کسی بزرگ کی روح کو پہنچانا ہے اور ولی کا ذکر عملِ منذور کے تعین کیلئے ہے۔نہ مصرف کیلئے اور مصرف اس کھانے اور مال کا اس نذر کرنے والوں کے نزدیک اس ولی کے عزیز و اقارب خدام اور ان کے سلسلے والے متوسلین ہیں اور یقیناً بلاشبہ ان نذر کرنے والوں کو یہی مقصود ہے اور اس نذر کا حکم یہ ہے کہ یہ نذر صحیح ہے اور اس کی ادا واجب ہے کیونکہ شریعت مطہرہ میں وہ قربت معتبرہ ہے۔(فتاویٰ عزیزی فارسی جلد اول صفحہ ۱۲۱)

مزید تفصیل کی بجائے ہم دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیوبندی علماء کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرتے ہیں۔حاجی صاحب کے بارے میں تھانوی صاحب نے لکھا کہ

”جب مثنوی شریف ختم ہوگئی (تو حاجی صاحب نے حکم شربت بنانے کا دیا اور فرمایا اس پر مولانا روم (علیہ الرحمۃ) کی نیاز بھی کی جائے گی۔گیارہ گیارہ

بارسورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت بٹنا شروع ہوا۔آپ نے فرمایا کے نیاز کے دو معنی ہیں۔ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز اور شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا۔یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں۔اس میں کیا خرابی ہے۔(امدادالمشتاق ص ۸۷)

حاجی صاحب کا ایک اور فرمان بھی ملاحظہ کیجئے

''طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے اس زمانے کے لوگ انکار کرتے ہیں''(امدادالمشتاق ۹۲)

اسی طرح علماء دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

''جو اموات اولیاء اللہ کی نذر ہے تو اس کے اگر یہ معنی ہیں کہ اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچے تو صدقہ ہے درست ہے۔(فتاوی رشیدیہ)

تو اب دیوبندی مولوی خائن کے اصول کے مطابق کہنا پڑے گا کہ ''دیوبندی اور شیعہ ایک ہی شجرہ خبیثہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کام شیعہ کر رہے ہیں وہی علماء و اکابرین دیوبند نے کئے''

{شیعہ بھی مزار پر اور دیوبندی بھی}

پھر دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے دیوبندی اکابرین بھی شیعہ ثابت ہوتے ہیں کیونکہ شیعہ حضرات مزارات پر بھی جاتے ہیں اور دیوبندی بھی مزارات پر جاتے ہیں۔

☆......''حضرت مولانا رفیع الدین صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ساتھ حضرت مجدد الف

ثانیؒ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے''(حفظ الایمان ۶۴)

☆......نیز قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وفات سے تقریباً دو سال قبل دانت درست کرنے کے لئے لاہور تشریف لے گئے تو واپسی سے ایک دن قبل لاہور کے قبرستان کی زیارت کیلئے بھی نکلے،سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور مساکین کی قبریں بھی دیکھیں۔فاتحہ پڑھی ،ایصال ثواب کیا۔ اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے''(حفظ الایمان ۶۴،بیس بڑے مسلمان)

☆......دیوبندی امام قاسم نانوتوی حضرت خواجہ علاء الدین کے مزار پر جاتے تھے (تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند ص۱۱۱)

☆......انور شاہ کاشمیری دیوبندی کے مزار پر دیوبندی اللہ وسایا نے حاضری دی۔ (ماہنامہ لولاک مارچ ۲۰۱۴)

تو دیوبندی مولوی کے اصول کے مطابق ''دیوبندی اکابرین نے سنیوں میں شیعیت کے جراثیم کو داخل کیا''

{......امامت کا نظریہ اور شیعہ و دیوبندی......}

اعتراض....:بریلوی بھی اپنے اماموں کے بارے میں وہی نظریہ رکھتے ہیں جو شیعہ کا ہے۔

{...الجواب...}

یہ بھی اس معترض کا جھوٹ ہے جس کی اس نے کوئی دلیل پیش نہیں کی اور ان کے نزدیک واقعات سے عقائد ثابت نہیں ہوتے (المہند پر اعتراضات کا جائزہ ص ۲۰۲)

اگلی بات شیعہ کا نظریہ امامت ختم نبوت کے خلاف ہے کیونکہ وہ ان میں انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام والے اوصاف مانتے ہیں (اختلاف امت اور صراط مستقیم، خمینی مودودی بھائی بھائی) جبکہ ہم کسی غیر نبی میں یہ اوصاف نہیں مانتے۔ اور ختم نبوت پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا تو خود دیوبندیوں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ اور یہ بھی واضح اقرار کیا ہے کہ اس حوالے سے دیوبندی حضرات صرف الزامات لگاتے ہیں ان میں حقیقت کچھ بھی نہیں۔ (مناظرے از خالد محمود دیوبندی ص ۲۰۵)

اب دیوبندی مولوی ذرا اپنے گھر کی خبر لے دیوبندی اپنے امام قاسم نانوتوی کو ''الامام الکبیر'' کہتے ہیں۔ شیعہ کے نزدیک امام منصوص من اللہ ہوتا ہے تو اسی طرح علماء دیوبند نے اپنے امام قاسم نانوتوی کے بارے میں ''انی جاعلک للناس اماما (یعنی خدا نے کہا کہ تمہیں لوگوں کا میں امام بناؤں گا) یہ آیت پیش کر کے کہا کہ ''جس کے سامنے ایام طفولیت ہی میں حضرت ابراہیم کا عمل ایک خوش نما کلاں نگینہ کی شکل میں پیش ہوا تھا کہ اس کی تمام شانیں اور خصوصیتوں میں یہی شان اور یہی خصوصیت (یعنی امامت) سب سے زیادہ نمایاں و درخشاں ہے'' (سوانح قاسمی ۱/۱۳۳)

تو جناب! اپنے گند کو چھپانے کی ناکام کوشش مت کیا کریں۔ یہی نہیں بلکہ آگے بھی دیکھو کہ تمہارے دیوبندیوں نے کس طرح امامت کا اعلان کیا۔

{ وہابیوں دیوبندیوں کا امام سید احمد مقام امامت پر فائز }

معزز قارئین کرام! دیوبندی مولوی خائن ''چور مچائے شور'' پر عمل پیرا ہے، حقیقت یہ ہے کہ خود ان کے اکابرین نے اپنے نام نہاد امیر و پیر سید احمد کو بارہ اماموں میں شامل کیا ہے اور اس کے لئے مقام امامت کو ثابت کیا۔ مرزا حیرت دہلوی نے اپنی کتاب ''حیات طیبہ'' میں وہابیوں دیوبندی کے امام اسماعیل دہلوی کے پیرومرشد ''سید احمد'' کے بارے میں صاف طور پر لکھا ہے کہ یہ دوسرے امام ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ

''اس احترام اور اعتصام نے جوان فضلائے دہر اور حکمائے عصر نے اپنے ناخواندہ پیر کا غیر معمولی ادب سے کیا، اور بھی سید احمد صاحب [وہابی پیر] کی شان کو بڑھا دیا اور آئندہ ان کے ارادوں میں جان ڈال دی۔ ان کی عربی کے علم ادب اور علوم مختلفہ سے عظیم الشان واقفیت نے عام طور پر انہیں اس قابل بنا دیا کہ اپنے پیر [سید احمد وہابی] کے مہدیت کے لقب کی جس کو انہوں نے خود قبول کر لیا تھا، بہت زور شور سے تائید کریں اور لوگوں میں منوائیں، اس عقیدہ کے مطابق کہ خدا وقتاً فوقتاً اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے امام اور مجدد یا رہنما یا مصلح بھیجتا رہتا ہے تاکہ اس کی مخلوق کا ایمان ضعیف نہ ہونے دیں اور انہیں ایک حد تک قائم رکھیں، انہوں نے یہ ثابت کیا کہ سید احمد صاحب [وہابی پیر] میں یہ تمام صفتیں اور نشانیاں پائی جاتی ہیں اور وہ خدا کی طرف سے توحید پھیلانے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اول

بڑی بات یہ تھی کہ سید احمد صاحب (وہابی پیر) سید تھے، آپ کے مذہبی وجدان کے انبساطی جواہروں سے جس زمانہ میں کہ آپ نے خدا اور نبی کی زیارت کی تھی اور بلحاظ گہرہ پناہ دینی اور نجیب وضع اور طرز و انداز میں ان دو ڈاکٹروں نے اپنے پیر [سید احمد] کو نبی اکرم ﷺ سے مشابہت دی۔ ان بارہ اماموں میں سے جو دنیا میں تجدید توحید کریں گے اور دنیا کو راہ راست پر لائیں گے۔ ہندی بعض مسلمان [وہابیوں] کے عقائد کے مطابق چھ امام آئے اور چلے گئے چار امام اور آئیں گے، اور یوں ہی اصلاح کریں گے اس پاک سلسلہ میں [وہابی دیوبندی پیر] **سید احمد صاحب کا دوسرا نمبر** شمار ہوا۔"

(حیات طیبہ: ص۲۰۹: مرزا حیرت دہلوی وہابی)

حیات طیبہ کتاب کو غیر معتبر کہہ کر دیوبندی حضرات جان نہیں چھڑا سکتے کیونکہ دیوبندیوں کے چوٹی کے امام سرفراز صفدر صاحب نے اپنی کتاب میں حیات طیبہ، سوانح احمدی، سیرت سید احمد شہید وغیرہ کتابوں کو بطور ثبوت پیش کیا۔ (ملاحظہ کیجیے عبارات اکابر ص۵۸،۴۸،۶۱،۵۶)

سعید...... اسی طرح وہابی دیوبندی حضرات کے سید ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب "تاریخ دعوت و عزیمت" میں عنوان ہی یہ رکھا کہ "ولادت سے **بیعت امامت تک**" اور پھر وہابیوں نے اپنے امام سید احمد کی امامت پر لمبی چوڑی گفتگو کر کے انہیں امام کیا۔ چنانچہ سید احمد وہابی جو کہ شاہ اسماعیل دہلوی کا پیر و مرشد اور امام بھی ہے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ

"حدیث و کلام فقہ کے مطابق جناب [وہابی سید احمد] امیر المؤمنین کی

بیعت کے انعقاد میں قطعاً کوئی شبہ نہیں...... بر تقدیم تسلیم رفقائے امام کی خرابی اس امام کی امامت میں ہرگز قادح نہیں...... آپ کی ذات سے متعلق جن چیزوں کی نسبت (مخالفین) کرتے ہیں ان کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی ثبوت امامت پر قطعاً اثر نہیں پڑتا...... امامت کے ثابت ہوجانے کے بعد امامت کے زوال کا سبب نہیں ہوسکتا...... جو شخص ان دونوں مقدموں میں اچھی طرح غور کرے گا، اس کو یقیناً آں جناب (سید احمد) کی امامت کے انعقاد کا اِدغان ہوجائے گا۔

رہا دوسرا مسئلہ (امامت کے زوال کی بحث) تو اس کو بھی حدیث و کلام و فقہ کی کتابوں سے تحقیق کرنی چاہیے کہ کون سا امر امامت کی علیحدگی کا باعث ہے، یقین ہے کہ ان میں سے کوئی آں جناب میں نہیں پایا جائے گا بلکہ وہ قبائح جو منصب امامت سے امام کو علیحدگی کا باعث ہیں، آپ [سید احمد وہابی] کی شان سے اس قدر بعید ہیں کہ کافر سکھوں اور فرنگیوں میں سے بھی کوئی ان کی اسے نسبت نہیں کرسکتا، پھر جب آپ [سید احمد وہابی] کی امامت ثابت ہوگئی اور کوئی امر جو اس منصب سے آپ کی علیحدگی کا سبب ہو، نہ پایا گیا، پس آپ [سید احمد وہابی] کی اطاعت تمام مسلمانوں پر واجب ہوئی" (تاریخ دعوت و عزیمت: حصہ ششم جلد اول: ص ۵۵۰ تا ۵۵۲)

تو دیو بندی مولوی خائن کے اصول کے مطابق شیعہ کی طرح وہابی دیو بندی اکابرین نے اپنے نام نہاد امیر و پیر سید احمد کے لئے امامت ثابت کی اور اس کو دوسرا ''امام'' قرار دیا ہے۔یہی نہیں بلکہ اس کو''امام غائب'' بھی تسلیم کرتے ہیں۔

{......شیعہ کی طرح دیو بندیوں کا امام غائب ''سید احمد''......}

شیعہ امام غائب کے قائل ہیں اور علماء دیو بند کے اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد اور امیر جناب ''سید احمد'' بھی ان کے امام غائب ہیں کیونکہ وہ بقول دیو بندیوں کے لڑائی کے دوران نظروں سے غائب ہو گئے اور ابھی تک مرے نہیں ہیں۔

مولوی منظور احمد نعمانی دیو بندی نے لکھا ہے''سید صاحب خود بھی مجاہدین میں شامل ہو گئے۔اس کے بعد کسی نے سید صاحب کو نہ دیکھا۔''(الفرقان شہید نمبر ص ۶۱)

اس بات کی مزید وضاحت **سوانحِ احمدی** کی اس روایت سے ہو جاتی ہے کہ

''سید صاحب مثلِ شیر اپنی جماعت میں کھڑے تھے کہ اس وقت یکا یک آپ نظروں سے غائب ہو گئے۔''(سوانحِ احمدی ص ۱۳۶)اور مولوی منظور نعمانی دیو بندی کی تحقیق یہ ہے کہ''شاہ صاحب (یعنی اسماعیل دہلوی) کی قبر اب تک موجود ہے لیکن سید صاحب کی قبر کا اب تک پتہ نہیں۔''(الفرقان شہید نمبر ص ۶۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ سید صاحب مرے نہیں بلکہ شیعوں کے امامِ غائب کی طرح وہ اب تک زندہ ہیں اور کسی غار میں چُھپے ہوئے ہیں۔چنانچہ سید احمد کے فرار ہو جانے کے بعد ایک پہاڑی پر چند افراد کو نظر آئے تو انہوں نے کہا''حضرت کیوں غائب ہو

گئے۔سب لوگ بغیر آپ کے پریشان ہیں۔......فرمایا ہم کو غائب رہنے کا حکم ہوا ہے اس لئے ہم نہیں آسکتے۔''(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۷۱)

اور دیو بندی امام غائب نے یہ بھی بتادیا کہ وہ کب تک زندہ (اور غائب) رہیں گے ۔وہ خود کہتے ہیں کہ

''اے میری بہن! میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا۔اور یہ یاد رکھنا کہ جب تک ہند کا شرک اور ایران کا رفض اور چین کا کفر اور افغانستان کا نفاق میرے ہاتھ سے محو ہو کر ہر مردہ سنت زندہ نہ ہو لے گی اللہ ربّ العزت مجھے نہیں اٹھائے گا۔اگر قبل از ظہور ان واقعات کوئی شخص میری موت کی خبر تم کو دے اور تصدیقِ خبر پر حلف بھی کرے کہ سید احمد میرے روبرو مر گیا یا مارا گیا تو تم ان کے قول پر ہر گز اعتبار نہ کرنا۔کیونکہ میرے رب نے مجھ سے وعدۂ واثق کیا ہے کہ ان چیزوں کو میرے ہاتھ پر پورا کر کے مجھ کو مارے گا''(سوانحِ احمدی مطبوعہ اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور ص ۷۲)

ملخصاً(ماخوذ:زیروزبر علامہ ارشد القادری)

تو دیو بندی مولوی خائن کے طرز پر یہ کہنا بالکل درست ہے کہ وہابیوں دیو بندیوں کے امیر و پیر نہ صرف شیعہ کے اماموں کی طرح''امام'' تھے بلکہ اب بھی ان کے''امام غائب ''ہیں۔(یاد رہے کہ یہ امام صاحب ان کے مطابق میدان جہاد سے غائب ہو گئے تھے ،یعنی دوسرے لفظوں میں بھگوڑا یا مفرور بھی ہے)

اب دیو بندی مولوی خائن ان سب باتوں کو غور سے پڑھے اور بتائے کہ یہ ساری باتیں آخر کس عقیدے کی چغلی کھا رہی ہیں؟

16{"سنی دشمنی، کفار حامی" شیعہ دیوبندی}

اعتراض ...... دیوبندی مولوی کہتا ہے ''شیعہ کا اپنے آئمہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ غلطی سے بھول اور لغزش سے محفوظ و مامون ہوتا ہے۔۔۔......اسی طرح بریلوی (سنیوں) نے لکھا کہ اعلی حضرت کی زبان و علم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا الخ''

مفہوم (ص 16: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

یہاں بھی دیوبندی مولوی خائن نے جان بوجھ کر غلط بیانی سے کام لیا ہے، اس کا جواب ''آئینہ اہل سنت صفحہ ۴۹۲'' میں دیکھا جاسکتا ہے۔ہم اہل سنت و جماعت غیر انبیاء کو معصوم نہیں مانتے، اہل علم جانتے ہیں کہ معصوم اور محفوظ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔جس پر میں آگے گفتگو کرتا ہوں۔

سر دست عرض ہے کہ جس موضوع کو لیکر دیوبندی مولوی خائن نے ہم سنیوں کو شیعوں سے ملا دیا [معاذ اللہ عزوجل] وہی موضوع تو خود علماء دیوبند نے اپنے امام رشید احمد گنگوہی کے لئے تسلیم کیا ہے چنانچہ دیوبندیوں کی کتاب میں رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھا ہے کہ

''ھادی و راہبر عالم ہونے کی حیثیت سے چونکہ آپ اس بے لوث مسند پر بٹھائے گئے تھے جو بطحائے پیغمبر کی میراث ہے اس لئے آپ (رشید احمد گنگوہی دیوبندی امام) کے قدم قدم پر حق تعالیٰ کی جانب سے نگرانی اور

نگہبانی ہوئی تھی آپ [یعنی گنگوہی] اولیاء اللہ کے اس اعلی طبقہ میں رکن اعظم بن کر داخل ہوئے تھے جنکے اقوال و افعال اور قلب و جوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے اور جنکی زبان اور اعضاء بدن کو تائید و توفیق خداوند نے مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے لئے اپنی تربیت و کفالت میں لے رکھا ہے آپ (گنگوہی) نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے۔سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر'' (تذکرۃ الرشید جلد دوم: ص 16، 17)

اب دیوبندی مولوی خائن! اپنے دیوبندی مولوی گنگوہی کے بارے میں یہ حوالہ بار بار پڑھے اور پھر یہ بتائے کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جو ''المیزان'' میں لکھا ہے اور جو تمہارے دیوبندیوں کے اپنے امام رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھا ہے، آخر اس میں کیا فرق ہے؟

رشید احمد گنگوہی کے الفاظ ''سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے'' کیا اس کا صاف مطلب یہی نہیں کہ میری زبان سے جو بات نکلتی ہے اس میں لغزش و خطا نہیں ہوتی۔

پھر گنگوہی کے بارے میں یہ کہنا کہ

''قدم قدم پر حق تعالیٰ کی جانب سے نگرانی اور نگہبانی ہوئی تھی ...... جنکے اقوال و افعال اور قلب و جوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے''

کیا اس کا بھی مطلب یہی نہیں کہ گنگوہی دین میں خطا و لغزش اور گمراہی وغیرہ سے محفوظ

رہے؟ یقیناً یہی مطلب ہے تو پھر تم کس منہ سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرتے ہو؟

اب اگر دیوبندی مولوی خائن اس کا انکار کرے تو بتائے کہ تمہارے امام رشید احمد گنگوہی سے دین میں فلاں فلاں غلطیاں اور خطائیں ہوئیں تھیں۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آپ اپنے امام گنگوہی کو کس منصب پر بٹھائے ہوئے ہیں۔

پھر بزرگوں کے محفوظ ہونے کا عقیدہ تو خود علماء دیوبند کی کتب سے بھی ثابت ہے، اور محفوظ سے غلطی کا صدور ہو سکتا ہے۔ پھر مخالفین محفوظ کہنے پر چیخ رہے ہیں۔ حالانکہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ اماموں کیلئے عصمت ثابت کی ہے۔ عصمت کے دوسرے معنی بیان کرتے ہیں کہ

"گناہ کا صادر ہونا جائز ہے اس پر کوئی محال لازم نہیں آتا لیکن اسکے باوجود صادر نہ ہوا اور اس معنیٰ کو صوفیہ محفوظیت کہتے" (فتاویٰ عزیزی ج ا ص ۱۲۸ فارسی)

تو اب دیوبندی مولوی خائن! کو چاہیے کہ سب سے پہلے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی کوئی ایک آدھ شیعیت کا فتویٰ جاری کرے۔

باقی رہ گئی بات ناممکن کی تو خود دیوبندی مولوی خائن کے گرو جی یعنی مولوی الیاس گھمن دیوبندی لکھتے ہیں

" ایک ہے غلطی کا امکان اور ایک ہے غلطی کا صدور، ضروری نہیں کہ جس سے غلطی کا امکان ہو اس سے غلطی صادر بھی ہوئی ہو" (جی ہاں فقہ حنفی قرآن

وسنت کا نچوڑ ہے ص ۲۰)

اسی طرح علماء دیوبند نے اپنے دیوبندی حکیم تھانوی کے بارے میں لکھا ہے کہ

"کیونکہ حضرت (اشرف علی تھانوی) ہمارے بزرگ تھے اور ان سے ناممکن تھا کہ غلط فتویٰ دیں" (سوانح مولانا غوث ہزاروی ص ۲۶)

{......دیوبندی اور شیعہ عقیدہ "ائمہ و بزرگ معصوم"......}

اب آیئے ذرا دیوبندی اصول کے مطابق دیکھئے کہ شیعہ اور دیوبندیوں کا عقیدہ یہاں بھی ایک سا ہے۔ وہابی دیوبندی مولوی اسماعیل دہلوی نے تو اولیاء کرام کے لئے بھی عصمت تسلیم کی ہے چنانچہ تمام دیوبندیوں وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

"مقام ولایت میں ایک عظیم مقام عصمت ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عصمت کی حقیقت حفاظت غیبی سے ہے جو معصوم کے تمام اقوال، افعال، اخلاق، احوال، اعتقادات اور مقامات کو راہِ حق کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور حق سے روگردانی کرنے سے مانع ہوتی ہے یہی حفاظت جب انبیاء سے متعلق ہو تو اسے عصمت کہتے ہیں اور اگر کسی دوسرے کامل (بزرگ) سے متعلق ہو تو اسے حفظ کہتے ہیں پس عصمت اور حفظ حقیقت میں ایک ہی چیز ہے لیکن ادب کے لحاظ سے عصمت کا اطلاق اولیاء اللہ پر نہیں کرتے، حاصل یہ کہ اس مقام میں مقصود یہ ہے کہ یہ حفاظت غیبی جیسا کہ انبیائے

کرام کے متعلق ہے ایسا ہی ان کے بعض متبعین کے متعلق ہوتی ہے''

(منصب امامت ص ٦٦: اسماعیل دہلوی)

یہی حوالہ علماء دیوبند کی کتاب ''کلمۃ الھادی'' میں دیوبندی مفتی عیسی نے بھی دیا ہے۔ اس موضوع پر مزید حوالہ جات بھی ہیں لیکن فی الحال انہی پر اکتفاء کرتا ہوں، ضرورت پڑی تو پھر کبھی عرض کریں گے۔ ان شاءاللہ عزوجل

17{''سنی دشمنی، کفار حامی'' شیعہ، دیوبندی}

اعتراض ...... دیوبندی مولوی کہتا ہے ''شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے ائمہ کا مقام انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر ہے...... یہی عقیدہ بریلویوں کا احمد رضا کے متعلق ہے۔ ابو الخیر زبیر حیدرآبادی (مغفرت ذنب) میں لکھتا ہے۔...... مفہوم (ص16: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

اگر دیوبندی مولوی خائن میں علمی غیرت ہوتی تو کوئی دلیل پیش کرتے مگر نہ تو آپ نے کوئی دلیل دی اور نہ ہی ابوالخیر صاحب نے۔ ابولخیر صاحب کو اس کا جواب حضرت علامہ مولانا عبدالمجید خان سعیدی رضوی صاحب نے ان الفاظ میں دیا ہے کہ

''صاحب زادہ صاحب موصوف نے معارضہ بالقلب سے کام لیتے ہوئے ترجمہ اعلی حضرت کے مؤیدین کو سخت عیاری سے ایک نئے فرقے کا عنوان دے کر لفظوں کے چکر اور ہیرا پھیری سے اپنی طرف سے ہٹا کر یہ عقیدہ بھی ان کے سر منڈھ دیا ہے کہ وہ امام اہل سنت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر

جانتے ہیں (کمامر) جو قطعاً سچ نہیں ہے، موصوف قیامت کے منظر، خدا کی پیشی بارگاہ رسول کی حاضری کو سامنے اور قرآن پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا ان کا یہ دعوی محض جواب برائے جواب اور مکابرہ ومظاہرہ نہیں؟ اگر اس میں صداقت ہے تو بتائیں ایسا گستاخ کہاں ہے؟''

(کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن ص ٣٨)

پھر یہ بات ابوالخیر صاحب کی بالکل غلط اور ذاتی رائے ہے، دیوبندی مولوی خائن نے اس کو پیش کر کے اپنے دیوبندی اصول سے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا ہے کیونکہ مسعود عالم صفدر اوکاڑوی دیوبندی نے لکھا کہ

''کسی آدمی کی ذاتی رائے جس کو جماعت نے قبول نہ کیا ہو اس کو جماعت کا عقیدہ قرار دینا کسی دجال کا ہی کام ہوسکتا ہے'' (مسئلہ وحدۃ الوجود: ص ٧:)

لہٰذا دیوبندی یہ حوالہ دیکر دجال ثابت ہوئے، یہ تو تھا دیوبندی مولوی خائن کے پیش کردہ حوالے کا جواب اب ہم دیوبندیوں کو ان کے اصول کے مطابق اس حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں کہ ہم سنی نہیں بلکہ دیوبندی اپنے بزرگوں کو نبیوں سے ملاتے ہیں۔ سنو تمہارا مولوی اکبر آبادی دیوبندی لکھتا ہے کہ

''ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ان اوصاف کی شماری میں اس درجہ غلو اور مبالغہ کیا گیا ہے کہ ان کو صحابہ وتابعین سے کیا معنی، انبیا سے بھی ملا دیا گیا ہے''

(برہان دہلی مئی ١٩٥٧، دیوبند سے بریلی ص ١٣)

لہٰذا ثابت ہوا اپنے مولویوں کو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ دیوبندی وہابی ملاتے ہیں

اسی طرح دیوبندی مولوی خائن کے انداز تحریر میں الزاماً ہم کہتے ہیں کہ

ایک [دیوبندی] مرید [نے دیوبندیوں کے امام اشرفعلی] تھانوی کے بارے میں اقرار کیا کہ میں آپ (اشرفعلی تھانوی) کو نبیوں اور ولیوں کے برابر سمجھتا ہوں' ملخصاً (مزید المجید ص ۱۸: دیوبندی)

دیوبندیوں کے فتاویٰ محمودیہ میں ایک تبلیغی کے بارے میں یہ موجود ہے کہ اس نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ

''حضرت مولانا محمد الیاس [کاندھلوی تبلیغی جماعت کے امیر] دراصل الہامی نبی تھے۔ انبیاء پر وحی آتی تھی، لیکن مولانا ایسے نبی تھے جن کو ہر آنے والے واقعے کا الہام ہوتا تھا۔ گویا الہامی نبی تھے۔

(کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۸، ۲۲۹، فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ٦٦، ''انکشاف حقیقت'' صفحہ ٣٦، ٣٧)

دیوبندیوں کے علامہ مفتی قاضی محمد رویس خان رئیس محکمہ القضاء والا فتاء میر پور آزاد کشمیر، تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں دیوبندی مفتی عیسیٰ کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

''میرے خیال میں **تبلیغی جماعت** میں شامل جہلاء (تبلیغی جماعت کے امیر) مولانا الیاس رحمہ اللہ کو اور اپنے دیگر زعماء کو ڈر کے مارے ''نبی'' نہیں کہتے۔'' (کلمۃ الھادی ص ۱۳، ۱۴ مطبوعہ مکتبہ المفتی جامعہ فتاح

العلوم نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ: بحوالہ کلمہ حق شمارہ 7 ص 92،93)

تو جناب دیوبندی مولوی خائن! دوسروں پر خواہ مخواہ ہذیان کرنے کی بجائے ذرا اپنے دیوبندیوں کی خبر لو۔

بہر حال دیوبندی مولوی خائن نے جس اصول سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر شیعیت کا الزام لگایا ہے اُسی اصول سے خود دیوبندی شیعہ ثابت ہو گئے کیونکہ **''شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے ائمہ کا مقام انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر ہے......اور یہی عقیدہ دیوبندیوں کا اپنے بزرگوں کے متعلق ہے''**

18 {...تحریف قرآن اور شیعہ، دیوبندی...}

اعتراض ......دیوبندی مولوی کہتا ہے ''شیعہ حضرات کا بنیادی عقیدہ تحریف قرآن کا ہے، وہ اس قرآن کو محرف مانتے ہیں......احمد رضا خان نے اگرچہ قرآن کی آیتوں میں لفظاً بھی تحریف کی، ......کنز الایمان کے نام سے ترجمہ قرآن کا تحریف شدہ ترجمہ لکھا اس ترجمہ میں معنوی تحریف کی......مفہوم (ص 16: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن نے اتنا بڑا دعویٰ تو کر دیا لیکن اپنے دعوے پر کوئی دلیل پیش نہیں کی غالباً اپنی دیوبندی پسندیدہ غذا کوے کا شوربہ سمجھ کر پی گیا۔ باقی اس الزام پر ہم خود ان کے گھر کی گواہی پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی مولوی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے کہ

''یہ لوگ قرآن کے الفاظ میں تغیر وتبدل تو نہ کر سکے''

(نورسنت کنزالایمان نمبر ص ۱۶۵)

دیوبندی مولوی خائن! یہ نورسنت وہی دیوبندی شمارہ ہے جس کا حوالہ خودتم نے اسی کتاب کے ص 17 پر دیا ہے، گھر کی اس گواہی پر ہم یہی کہتے ہیں کہ

ہوا مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
کیا خود صاف زلیخا نے دامن ماہ کنعاں کا

باقی دیوبندی مولوی خائن کا یہ کہنا کہ ترجمہ میں معنوی تحریف کی تو یہ بھی اس کا بہتان ہے۔ اس کے تفصیلی جواب کے لئے ہماری کتاب ''کنزالایمان اور مخالفین'' کی طرف رجوع کیا جائے فی الحال یہاں اتنا عرض ہے کہ خود آپ کے دیوبندیوں کو تسلیم ہے کہ

''کنزالایمان کو تراجم میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے''ملخصاً

(ماہنامہ تعلیم القرآن ماہ جون ۱۹۶۴ ص ۲۴)

پھر ہم پر الزام لگانے سے پہلے جناب کو اپنے دیوبندی گھر کی خبر لینی چاہیے کیوں آپ کے اپنے گھر والے کا اقرار ہے کہ

مولوی ضیاالرحمٰن [دیوبندی] نے تحریف معنوی کی''ملخصا

(سالانہ روئیداد مدرسہ عربیہ اظہارالاسلام رجب ۱۴۰۸ تا جمادی الثانی ۱۴۰۹ ص ۳)

اسی طرح دیوبندی مفتی مہدی حسن نے بلغۃ الحیران کے بارے میں لکھا کہ

''بعض آیات کی غلط تعبیر اور تاویل بلکہ تحریف ہے''''ملخصاً

(ضرب شمشیر ص ۴۷: دیوبندی)

ایسے ہی جواہر القرآن کے بارے میں دیوبندی مولوی نے لکھا کہ

''جواہر القران میں جا بجا جمہور مفسرین اور مسلک اہل حق سے انحراف واعتزال پایا جاتا ہے''(ضرب شمشیر ص ۴۹: دیوبندی)

مولوی امین مماتی حضرات کے استدلال کے بارے میں لکھتا ہے:

''یہ تحریف قرآن اور تحریف حدیث ہے'' (التحقیق المتین ص ۶۶)

مولوی مجیب دیوبندی نے مولوی امیر عبداللہ دیوبندی کے بارے میں لکھا کہ

مولوی صاحب نے۔۔۔اللہ تعالیٰ کے کلام میں تحریف معنوی کر کے اللہ تعالیٰ پر غلط بیانی کی''(عقیدہ حیات النبی اور صراط مستقیم ص ۱۱۵)

اسی طرح قاری سعیدالرحمٰن دیوبندی نے لکھا کہ

مصنف تقریر دلپذیر [یعنی دیوبندی] نے قرآنی آیات کو بہت بے دردی کے ساتھ تحریف وتخریب کا نشانہ بنایا ہے کہ ان کی تحریف سے یہودی بھی شرما جائیں (المسلک المنصور صفحہ ۱۵)

ایسے ہی خضر حیات دیوبندی نے پوری اوکاڑوی کمپنی (یعنی حیاتی دیوبندیوں) کے بارے میں لکھا کہ

''یہ لوگ محرف ہیں اور ان کی کوئی تقریر تحریف سے خالی نہیں ہوتی''

(المسلک المنصور ص ۱۷۲)

احمد رضا بجنوری دیوبندی لکھتے ہیں :

''ہمارے علمائے دیوبند میں سے مولانا عبید اللہ سندھی کی تفسیر میں بھی

بکثرت تفردات ہیں اور جس زمانہ میں وہ باہر سے آکر دہلی میں مقیم تھے اور بعض فضلائے دیوبند نے بھی ان تفردات کی تائید کر دی تھی تو محترم مولانا سید سلیمان ندوی نے راقم الحروف کو لکھا تھا۔ بڑے درد کے ساتھ پوچھتا ہوں کہ دیوبندی کدھر جا رہے ہیں؟۔۔یعنی جس جماعت کا بڑا طرہ امتیاز احقاق حق تھا، اس کے افراد ایسی مداہنت کا شکار کیوں ہوئے؟''

(ملفوظات محدث کاشمیری ص ۲۱۸)

یہی بجنوری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:۔

''ان [دیوبندی] کی تفسیر مولانا آزاد نے جمہور مفسرین کے خلاف کی ہے''

(انوار الباری ج ۵ ص ۱۰۱)

علماء دیوبند کے انہی حوالوں پر اکتفاء کرتا ہوں لیکن دیوبندی مولوی خائن! مولوی آزاد دیوبندی کے تفسیری افکار پر تفصیل کے لئے مشکلات القرآن کا مقدمہ از یوسف بنوری دیوبندی بھی دیکھ لے تا کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ تحریف معنوی کا مرتکب کون ہے۔

ع جو کچھ ابھی بیاں ہوا آغاز باب ہے۔

اس مسئلہ پہ مزید تفصیل کے لئے ''کنز الایمان اور مخالفین'' کی طرف رجوع کریں۔

اعتراض......: بریلوی کہتے ہیں کہ کنز الایمان اردو میں قرآن ہے اور جب ایک عجمی قرآن لکھ سکتا ہے تو صحابہ کیوں نہیں؟ اس سے شیعیت کی راہ ہموار ہوگئی کہ وہ صحابہ پر تحریف کا الزام دے سکیں۔ ملخصاً (ص ۱۷، ۱۸)

{...الجواب...}

اس کے جواب میں اتنا ہی عرض ہے کہ

ع اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

جو عبارات دیوبندی مولوی خائن نے پیش کی ہیں ان کا مطلب یہی ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اردو میں ترجمہ کرتے ہوئے قرآن کی ترجمانی صحیح معنی میں کی ہے۔ نہ یہ کہ نیا قرآن لکھا ہے۔ اگر اس سے یہی مطلب لازم آتا ہے تو پھر یہ بھی ملاحظہ ہو۔ شورش کاشمیری ابوالکلام آزاد کے بارے میں لکھتا ہے:۔

''وہ اردو زبان کے پہلے مترجم و مفسر ہیں جنہوں نے قرآن کا ترجمہ قرآن ہی کے الفاظ میں اس شکوہ سے کیا کہ داغ کا وہ شعر بامعنی ہو گیا کہ

احمد پاک کی خاطر تھی خدا کو منظور ورنہ قرآن بھی آتا بزبان اردو

مزید لکھتے ہیں:۔

غرض کے مولانا نے اپنے ترجمہ وتفسیر میں قرآن کا لہجہ اختیار کیا اور عربی آیات کو اردو آیات بنا دیا'' (ابوالکلام آزاد ص ۳۱۳)

دیوبندی مولوی خائن! اب ہم بھی یہاں پر یہ بات کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اگر مولوی آزاد اردو آیات بنا سکتا ہے تو صحابہ کیوں نہیں؟ اس مسئلہ پر تفصیل ہماری کتاب ''کنز الایمان اور مخالفین'' میں ملاحظہ کریں اور جہاں تک یہ مسئلہ کہ تحریف قرآن کا کون قائل ہے اس پر تفصیلی گفتگو اوپر ہو چکی۔

ایک اور بات عرض کرتا چلوں کہ دیوبندی اصول کے مطابق دیوبندیوں نے اپنی کتاب

المہند کوقرآن کا درجہ دیا ہے۔دیوبندی عمیر قاسمی کی کتاب پرخود دیوبندی مولوی خائن کی تقریظ موجود ہے اس کتاب کے ص:۲۵۷ پر یہ اعتراض کیا گیا تو اس کے اصول سے علماء دیوبنداپنی کتاب المھند کوقرآن سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے المھند کے بارے میں یہ کہا کہ

''امابعد میں نے جو یہ جوابات [یعنی المھند] دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق اور کلام راست جس کو قانع ومخالف قبول کرے (**لاریب فیه هدی للمتقین الذین یومنون**)اس میں شک نہیں ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لئے (المھند :تقریظ محمد یحیی :ص۱۲۰:دیوبندی)

تو دیکھئے المہند کے بارے میں خود دیوبندیوں نے ''لاریب فیه هدی للمتقین الذین یومنون'' لکھا اور دیوبندیوں کے ہی اصول کے مطابق اپنی اس کتاب کوقرآن کا لقب ودرجہ دیا۔تو اب (اندازِ دیابنہ) یہ کہنا درست ہوگا کہ دیوبندیوں نے شیعہ کی طرح اپنا نیا قرآن بنا لیا۔بلکہ اب یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ

جب دیوبندی اپنے مولویوں کی کتاب کوقرآن کا لقب ودرجہ دے سکتے ہیں،توشیعہ بھی اپنی تحریرات کوقرآن کہہ دیں یا قرآن کا درجہ دے دیں تو دیوبندی مذہب کے مطابق کچھ اعتراض نہیں۔[معاذ اللہ] توکیا یہ شیعہ مذہب بلکہ مرزائیت کی راہ ہموار کرنا نہیں ہے؟

میرے بھولے بھالے بھائیو!ذرا سوچو!دیوبندیت کی آڑ میں تمہارے ساتھ کیسا مذموم کھیل کھیلا جارہا ہے اورتمہیں خبر بھی نہیں!!!اگر دیوبندی اپنی کتاب کوقرآن کا لقب ودرجہ دے سکتا ہے توکل شیعہ بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ ابوبکر وعمر(علیھم الرضوان اجمعین) نے بھی مدینہ میں بیٹھ کرعربی میں فصیح وبلیغ قرآن لکھ کرامت کے سامنے پیش کردیا تو دیوبندی کس منہ سے ان

کی بات کا رد کرسکیں گے؟ جب دیوبندی چھوٹا سا کتابچہ قرآن کا لقب ودرجہ حاصل کرسکتا ہے توپھرستر ہزار آیات والا شیعہ کا قرآن آخرقرآن کیوں نہیں کہلا سکتا؟(الزاماً)

19{دیوبندی اکابرین کے خاندان میں شیعہ}

اعتراض ......دیوبندی مولوی کہتا ہے''[سیدی اعلی حضرت امام]احمد رضا کے خاندان کے افراد کے نام شیعوں والے ہیں'' کاظم علی خان،رضا علی خان،نقی علی خان،مہدی علی خان ......لہذا یہ بھی ان کے شیعہ ہونے کی دلیل ہے۔مفہوم(ص18:دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

لاحول ولاقوۃ الا باللہ ! قارئین کرام ذرا دیوبندمولوی خائن کی جہالت دیکھئے کہ ایسے ناموں کوشیعہ ہونے کی دلیل بنا رہا ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ دیوبندی مولوی خائن نے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کوشیعہ ثابت کرنے کے لئے یہ اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں مگر رب العزت ان کے قلم سے ہی برات کا اظہار فرماتا ہے۔چنانچہ دیوبندی مولوی محمد فاضل لکھتا ہے کہ امام احمد رضا خان کے

''والد ماجد مولٰنا محمد نقی علی صاحب قدس سرہ بہت بڑے بزرگ اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں بڑے صحیح العقیدہ بزرگوں میں شمار کئے جاتے ہیں''

(پاگلوں کی کہانی ص۶۷)

گئے حجاب کے دن آؤ سامنے بیٹھو
نقاب رخ سے ہٹاؤ بہار آئی ہے

تومعلوم ہوا کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کا خاندان

تھا۔میں تمام دیوبندیوں کو چیلنج کرتا ہوں (بلکہ بزبان دیوبندی) اگر مولوی خائن حلالی ہے ،ماں کا دودھ پیا ہے،توکسی ایک متفقہ ومعتبر بزرگ کا کوئی ایک حوالہ پیش کردے جس میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کو شیعہ ثابت کیا گیا ہو۔لیکن ان شاء اللہ عزوجل کوئی ایک حوالہ بھی دیوبندی پیش نہیں کرسکتے۔

{دیوبندیوں کے نزدیک گنگا رام، مادھو سنگھ نام والے مسلمان}

دیوبندی مولوی خائن! اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھئے کہ خود ان کے دیوبندی مولوی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری تو یہاں تک کہتے ہیں کہ

"سنو میں کہتا ہوں اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ گنگا رام رکھواؤ نماز پنجگانہ ادا کرو ،زکوۃ پائی پائی گن گن کر ادا کرو حج فرض ہے تو کر کے آؤ اور پورے رمضان کے تیسوں روزے رکھو تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم پکے مسلمان ہو"(ہفت روز خدام الدین لاہور، ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۲: بحوالہ مجلہ کلمہ حق: ص ۷ ،۳)

تو جناب! آپ دیوبندیوں کے نزدیک تو مادھو سنگھ، گنگا رام نام رکھنے والے بھی نماز روزہ وغیرہ ادا کریں تو پکے مسلمان ہیں تو پھر ہم سنیوں پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہو؟ شرم مگر تمہیں نہیں آتی۔

{...دیوبندیوں کے خاندانوں میں شیعہ...}

پھر اگر دیوبندی مولوی خائن کے مطابق ایسے نام رکھنا ہی شیعہ ہونے کی دلیل ہے تو پھر اسد

علی، غلام شاہ، مملوک العلی، حسین، علی موسیٰ جیسے نام رکھنا بھی شیعہ ہونے کی دلیل ہوگا، لیکن یہی سارے نام دیوبندی اکابرین کے خاندانوں میں موجود ہیں۔

☆......علماء دیوبند کے امام قاسم نانوتوی دیوبندی کے شجرے میں **"اسد علی"، غلام شاہ، محمد بخش، مملوک العلی** جیسے نام ہیں (سوانح قاسمی: ج ۱، تذکرہ سوانح الامام الکبیر: ص ۴۸)

☆......علماء دیوبند کے اکابر حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کے شجرے میں **"سید حسین اصغر، سید علی، سید موسیٰ، سید علی، شاہ قلندر، سید پیر علی"** جیسے نام ہیں۔(روزنامہ الجمعیۃ دہلی)

☆......علماء دیوبند کے امام کا نام **"اشرف علی"** تھا، اشرفعلی تھانوی دیوبندی کا نونہال **علوی** تھا، تھانوی کے بھائی کا نام **"اکبر علی"**، نانا صاحب کا نام **"نجابت علی"**، ماموں کا نام **"امداد علی"** تھا، جداعلیٰ "فرخ شاہ" تھا (اشرف السوانح ج ۱ ص ۱۱ تا ۱۷)

☆......علماء دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی کے خسر اور ماموں کا نام **"محمد نقی"** تھا (تذکرۃ الرشید ص ۱۷)

تو دیوبندی مولوی خائن کے اصول کے مطابق یہ سب حضرات بھی شیعہ تھے۔ کیونکہ شیعوں کے نام (بقول دیوبندی) ایسے ہی ہوتے ہیں۔ بلکہ دیوبندی مولوی رشید احمد لکھتا ہے کہ

" مسلمانوں کے ناموں میں بھی اہل تشیع کا اثر پایا جاتا ہے مثلاً اصل نام کے ساتھ جس طرح تبرکاً محمد اور احمد ملانے کا دستور ہے اس طرح علی حسن حسین ملایا جاتا ہے"(خطبات جمعہ ص ۴۲)

تو مولوی رشید احمد دیوبندی کے مطابق مذکورہ بالا تمام دیوبندی خاندان والے شیعہ کے زیر اثر تھے بلکہ ان کے اصول سے شیعہ تھے۔ بلکہ خود دیوبندی مولوی قاری طیب کی کتاب

میں لکھا ہے کہ

''حضرت نے دیوبند کے شیوخ میں سنیت اور سنی مذاق رائج کرنے کی جدو جہد فرمائی ۔کیونکہ یہاں کے شیوخ میں عموماً تفضیلیت کے اثرات رچے ہوئے تھے گو وہ شیعہ نہ تھے مگر ناموں اور کاموں میں شیعیت کے آثار سے کافی متاثر تھے اور کم سے کم تفضیلیت کا اثر اکثر و بیشتر بے لکھے پڑھے طبقہ میں سرایت کئے ہوئے تھا'' (مسلک علماء دیوبند: ص ۷۰)

تومخالفین کے اپنے اصول سے خود ان کے دیوبندی اکابرین بھی شیعہ ٹھہرے۔

{...دیوبندیوں کے خاندانوں میں مشرک...}

دوسری بات یہ ہے کہ اگر دیوبندیوں کے مطابق یہ نام شیعہ کے ہیں اور ایسے نام رکھنے کی وجہ سے سنی مسلمان شیعہ ٹھہرے تو پھر وہ نام جن کو علماء دیوبند شرکیہ نام کہتے ہیں جیسا کہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

''سواول معنی شرک وتوحید کے سمجھنے چاہیے......کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین......اوردعوے مسلمانی کے کئے جاتے ہیں''

(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ ۱۹ باب پہلا توحید وشرک کے بیان میں)

اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے بھی بہشتی زیور میں ''علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی'' ناموں کو شرکیہ بتایا۔

جبکہ دوسری طرف علمائے دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی کے آباؤ اجداد (سلسلہ

نسب) میں ایسے نام موجود ہیں

''باپ کی جانب سے خاندانی سلسلہ جس کو حضرت نے خود بیان فرمایا تھا اس طرح ہے مولنا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد صاحب بن قاضی **پیر بخش** بن قاضی **غلام حسن** بن قاضی غلام علی بن......(ماں کی جانب سے سلسلے میں جو نام ہیں ان میں) **فرید بخش**، **غلام محمد**......

(تذکرۃ الرشید جلد ۱ ص ۱۳)

تو دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے خود ان کا اپنا امام رشید احمد گنگوہی دیوبندی مشرک ثابت ہوا کیونکہ اس کے خاندان میں اس کے مطابق مشرک حضرات موجود تھے۔

رہ گئی بات مولوی ظہیر الدین نوری کی کتاب کی تو یہ ایک تقیہ باز دیوبندی نے لکھی ہے۔کیونکہ تقیہ کرنا دیوبندیوں کی عادت ہے جیسے اشرفعلی تھانوی نے کانپور میں تقیہ کرتے ہوئے خود کو سنی ظاہر کیا تھا۔ملخصاً (تذکرۃ الرشید ج ۱) اور خود خضر حیات دیوبندی نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے۔

20{دیوبندی اکابرین کے خاندان میں شیعہ}

اعتراض ......دیوبندی مولوی کہتا ہے ''شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا صفت خدا نہیں...... بریلوی حکیم الامت احمد یار گجراتی کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو'' ہر جگہ میں

حاضروناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں......خدا کو جگہ میں ماننا بے دینی ہے......(اعلیٰ حضرت نے بھی لکھا) اللہ تعالیٰ جگہ سے پاک ہے۔۔مفہوم (ص19: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن اہل سنت کے بغض وعناد میں بدترین جہالتوں کا شکار ہو چکا ہے، اور عوام الناس کی آنکھوں میں بھی دھول جھونکنا چاہتا ہے۔اس موضوع پر تفصیلی گفتگو علماء اہل سنت بلکہ خود دیوبندیوں کی کتب میں بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم وتجسم سے پاک ہے، زمان ومکان سے پاک ہے۔اللہ تعالیٰ شہروں اور بستیوں میں رہنے اور قبیلہ ہونے سے پاک ہے۔لہذا اس اعتبار سے ہر جگہ میں موجود نہیں ہے بلکہ اللہ تبارک وتعالی اپنے علم و قدرت کے اعتبار سے ہر جگہ حاظروناظر ہے۔اس پر تفصیلی گفتگو امام اہل سنت سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تسکین الخواطر فی مسئلہ الحاضر والناظر'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

☆......پھر ہم وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ کہ اللہ عزوجل کا جسم ہے؟ اور کیا جسم کے اعتبار سے تم خدا کو ہر جگہ میں حاضروناظر مانتے ہو؟ اگر کہو کہ نہیں تو پھر تم بھی شیعہ کے ہم عقیدہ ٹھہرے اور اگر کہو کہ ہاں اللہ عزوجل جسم کے اعتبار سے ہر جگہ حاضروناظر ہے تو یہ کھلی گمراہی ہے۔

دیوبندی مولوی خائن کو چاہیے تھا کہ کم از کم اپنے گرو جی یعنی مولوی الیاس گھمن کی کتاب پڑھ لیتا، گھمن دیوبندی خود کہتا ہے کہ

''اللہ کی ذات زمان ومکان کی قیود سے منزہ ہے'' ''درحقیقت کوئی مقام ایسا

نہیں جسے اللہ کا مکان کہا جا سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو لا مکان ہے اور وہ زمان و مکان کی قیودات سے منزہ وبرتر ہے''

(المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ: ص55)

اسی طرح دیوبندی مولوی جناب نورالحسن بخاری لکھتے ہیں کہ

''اور کبھی نہ بھولئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہر جگہ حاظروناظر ہونا......یہ سب صفت علم کے اعتبار سے ہے۔ورنہ ذات الٰہی تو جسم وتجسم سے پاک ہے''

(توحید وشرک کی حقیقت ص ۲۰۳)

خالد محمود دیوبندی لکھتا ہے کہ

''اللہ تعالیٰ کے لئے ہر جگہ موجود ہونے کی حقیقت کو ہم پا نہیں سکتے۔اتنا جانتے ہیں کہ وہ اپنے علم محیط سے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے''(مطالعہ بریلویت ج۵ ص۲۶۵)

لہذا اگر ایسے عقیدے کی وجہ سے ہی تم دیوبندی حضرات ہم سنیوں پر شیعیت کا فتویٰ لگاتے ہو تو پھر تم دیوبندی بھی شیعہ ثابت ہو جاؤ گے۔پھر میں پہلے بھی دیوبندیوں کا حوالہ پیش کر چکا ہوں کہ بالفرض کسی عقیدے یا مسئلے میں باطل فرقوں سے مماثلت بھی ثابت ہو جائے تو دیوبندی امام مولوی سرفراز صفدر کے نزدیک تو یہ بات اس عقیدہ کی حقانیت کی دلیل ہے کہ اس عقیدہ کے دلائل اتنے قوی ہیں کہ باطل فرقے بھی اس کو ماننے پر مجبور ہیں۔ملخصاً دیکھئے (''المسلک المنصور ص ۳۹'') لہذا یہ تو ہم سنیوں کی حقانیت کی دلیل بنی۔

21{......نور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دیوبندی شیعہ عقیدہ......}

اعتراض......دیوبندی مولوی کہتا ہے ''شیعہ حضرات اپنے ائمہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ نور ہیں لباس بشریت میں تشریف لائے......یہی عقیدہ احمد رضا خان بریلوی اور اس کے ماننے والوں کا ہے۔۔مفہوم (ص20: دیوبندی خائن)

{...الجواب...}

❁ اولاً تو شیعہ کا عقیدہ نورِ محمدی کا نہیں بلکہ شیعہ یہاں نور سے مراد ''روح محمدی'' لیتے ہیں اور اس کی تفصیل بھی خود دیوبندیوں کے نام نہاد امام سرفراز خان صفدر نے اپنی کتابوں میں یہ لکھی ہے کہ شیعہ نور سے مراد روح لیتے ہیں، اور یہی تاویل دیوبندی حضرات بھی ''حدیث نور'' کے بارے میں کرتے ہیں۔جس کی تفصیل آگے آرہی ہے لہذا یہ مذکورہ بالا اعتراض خود علماء دیوبند پر عائد ہوا اور دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے دیوبندی علماء و اکابرین شیعہ ثابت ہو گئے۔

❁ دوسری بات یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل بشریت اور نورانیت کے بارے میں جو عقیدہ اہل حق اہل سنت و جماعت کا ہے اس کے ثبوت پر قرآن پاک کی آیات، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث، تفاسیر اور اکابرین علماء امت کے حوالہ جات موجود ہیں۔اس موضوع پر متعدد کتب موجود ہیں، جن میں تمام ثبوت دیکھے جا سکتے ہیں۔اب اگر شیعہ نے بھی کسی کے نور ہونے کا عقیدہ تسلیم کیا ہے تو دیوبندی مولوی خائن کو زبان لٹکانے کی بجائے اپنے امام سرفراز صفدر دیوبندی کا یہ حوالہ پڑھ لینا چاہیے کہ سرفراز خان صفدر دیوبندی امام کہتا ہے کہ

''شیعہ کے ساتھ بعض مسائل (وعقائد) میں اشتراک و توارد اس کا متقضی تو نہیں کہ ان مسائل (وعقائد) ہی کا سرے سے انکار کر دیا جائے اگر شیعہ نماز و روزہ اور حج وغیرہ احکام کے قائل ہیں تو کیا ہم اہل السنت والجماعت (دیوبندی) ان احکام کا انکار کر دیں''

(تسکین الصدور: ۲۴۲، سرفراز دیوبندی)

سرفراز صفدر دیوبندی کا یہ حوالہ دیوبندی مولوی خائن کے لئے ''ان کی جوتی ان کا سر'' کا مصداق ہے۔دیوبندی امام سرفراز کہتا ہے کہ شیعہ کے ہم عقیدہ ہونے سے کیا ہم ان مسائل کا انکار کر دیں تو میرے خیال سے (طرزِ دیوبندی) اگر دیوبندی حلالی ہے تو ان کے لئے اپنے امام کا یہی جواب کافی ہے۔

{......دیوبندی اپنے ہی اصول سے شیعہ ثابت ہو گئے......}

پھر میں کہتا ہوں کہ شیعہ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے بزرگوں کو بشر بھی مانتے ہیں اور دیوبندی حضرات بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر مانتے ہیں تو دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے تو تمام چھوٹے بڑے، زندہ و مردہ دیوبندی علماء و اکابرین شیعہ ٹھہرے۔

{......دیوبندیوں نے بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانا......}

❁ ... فرقہ دیوبندیت کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے بارے میں لکھا ہے کہ

رہا جمال پر تیرے حجاب بشریت　　　　نہ جانا کون ہے کسی نے جز ستار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی — کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار

(فضائل درود شریف ص ۱۸۸، ۱۱۹)

تو اب نانوتوی بھی شیعہ ٹھہرا کہ شیعہ بھی نبی پاک ﷺ کو نور مانتا ہے اور نانوتوی بھی نور مان رہا ہے۔

۞ ... دیوبندیوں کے امام اشرفعلی تھانوی نے ''نشر الطیب میں حدیث نور کو لکھنے کے بعد کہا کہ

''اس حدیث سے نور محمدی ﷺ کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نور محمدی ﷺ سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔(نشر الطیب ۷)

یہی دیوبندیوں کے مجدد اشرفعلی تھانوی نے ۲۵ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ کے خطبہ میں ''وانا اول المسلمین '' کے تحت فرمایا کہ'' اور یہ بھی دلائل سے ثابت ہے کہ حضور تکوین میں بھی سب سے یعنی سب انسانوں سے بلکہ تمام کائنات سے اول ہیں کیونکہ سب سے پہلے حق تعالیٰ نے حضور ہی کے نور کو پیدا کیا اور تمام کائنات کو حضور ہی کے نور سے بنایا'(الاسلام الحقیقی محاسن اسلام ۵۵۴)

اس کے علاوہ ''حدیث نور'' متعدد دیوبندی علماء و اکابرین نے اپنی کتب میں بغیر جرح کے لکھی جن میں سے چند کے حوالے ملاحظہ کیجیے۔

☆ وہابیوں دیوبندیوں اہلحدیثوں کے امام اسماعیل دہلوی نے ''رسالہ یک روزی

صفحہ ۱۱''

☆ مولوی محمد ادریس کاندھلوی نے ''مقامات کے حاشیہ صفحہ ۱''

☆ مولانا محمد شفیع صاحب تفسیر ''معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۳۱۰'' زیر آیت وانا اول المسلمین اس حدیث کو لکھا۔

☆ فتاویٰ رشیدیہ میں وہابی رشید احمد گنگوہی نے اسی حدیث کے تحت محدث دہلوی صاحب کے حوالے سے لکھا کہ اس کی کچھ اصل ہے صفحہ ۹۸۔

☆ دیوبندی شیخ الہند مولوی حسین احمد دیوبندی نے الشہاب الثاقب۔

☆ تواریخ حبیب اللہ للعلامہ القانی المفتی محمد عنایت دیوبندی۔

☆ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے عطر الوردہ شرح قصیدہ بردہ شریف۔

☆ اشرفعلی تھانوی'' نشر الطیب

تو شیعہ بھی نبی کریم ﷺ کو نور مان رہے ہیں اور دیوبندی بھی نور تسلیم کر کے اپنے اصول سے شیعہ ثابت ہو گئے۔ باقی نور و بشر پر ہم پہلے بھی دیوبندیوں کے حوالے پیش کر چکے ،سابقہ صفحات میں ملاحظہ کیجیے۔ لہٰذا دیوبندی مولوی خائن کے مطابق وہ سب دیوبندی علماء و اکابرین بھی شیعہ ثابت ہوئے۔

{......شیعہ اور دیوبندی عقیدہ ''نور سے مراد روح''......}

قارئین کرام! ''حدیث نور'' جو کہ خود علماء و اکابرین دیوبند نے بھی اپنی کتب میں نقل کی ہے لیکن، جب علماء دیوبند پھنستے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد ''روح'' ہے۔

خود دیو بندیوں کے امام سرفراز خان نے لکھا کہ

''نور سے روح مراد ہے''(تنقید متین: ص۹۱،نور و بشر ص ۵۱)

یہی سرفراز خان دیو بندی کہتے ہیں کہ

''غالباً انہی حوالوں کے پیش نظر حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی نے نور محمدی کا مطلب روح محمدی (**علی صاحبہا الف الفتحیة**) بیان کیا ہے''

(تنقید متین: ص۹۱،نور و بشر ص ۵۲)

اسکے علاوہ بھی بے شمار دیو بندی علماء نے ''حدیث نور'' سے مراد ''روح'' محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیا ہے

۔

لیکن لطف کی بات تو یہ ہے کہ خود سرفراز خان صفدر دیو بندی ہی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہاں نور محمدی سے مراد روح محمدی لینا شیعوں کا عقیدہ ہے چنانچہ سرفراز صفدر لکھتے ہیں کہ

''خود شیعہ کی معتبر و مستند کتاب اصول کافی میں تصریح ہے کہ نور سے مراد روح ہے ۔اصل عبارت یہ ہے ۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے تجھے اور علی کو نور پیدا کیا ہے یعنی روح بلا بدن' اس سے معلوم ہوا کہ شیعہ کے نزدیک بھی نور سے مراد روح ہے''

(تنقید متین: ص۹۱،نور و بشر ص ۵۲)

میرے معزز قارئین کرام! خدا کی قدرت دیکھئے کہ دیو بندی مولوی خائن ہم سنیوں کو شیعہ ثابت کرنے کی مذموم کوشش کر رہا تھا لیکن خود اپنے ہی دیو بندیوں کے ہاتھوں ذلیل ورسواء ہو گیا،اور اس کے امام سرفراز صفدر نے نہ صرف اس کے سر پر بلکہ اس کے منہ پر جوتیاں ماری

ہیں اور بتا دیا کہ اس کے اصول سے دیو بندی علماء واکابرین بھی شیعہ تھے کیونکہ شیعہ بھی نور سے مراد روح لیتے ہیں اور دیو بندی علماء بھی روح مراد لیتے ہیں۔اب اگر دیو بندی مولوی خائن اینڈ کمپنی (بزبان دیو بندی) حلالی ہیں تو ان سب دیو بندیوں کو شیعہ تسلیم کریں یا پھر اپنی جہالتوں اور حماقتوں سے رجوع کریں۔

باغبان نے آگ لگا دی مرے آشیانے کو
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

22{......علم غیب ذاتی کی نفی ''دیو بندی شیعہ عقیدہ''......}

اعتراض......دیو بندی مولوی نے لکھا کہ شیعہ کہتا ہے ''جن آیات میں نفی کی گئی ہے وہ ذاتی علم [غیب] ہے یعنی میں بالذات علم غیب نہیں رکھتا بلکہ اللہ نے بتایا ہے،دوسرے کُل علم یہ اللہ کا ہے میرے پاس جز علم ہے،تیسرے بطور انکسار اور چوتھی میں دعویٰ نہیں کرتا کہ میں غیب جانتا ہوں ......یہی عقیدہ بریلوی علماء کا ہے۔۔۔مفہوم (ص 20: دیو بندی خائن)

{...الجواب...}

یہ بھی دیو بندی مولوی خائن! کی جہالت اور سنیوں سے بغض وعناد ہے ورنہ بے شمار آیات کی تفسیر اہل سنت کی کتبِ تفاسیر میں ایسی موجود ہیں جو کہ اہل تشیع کی کتب میں بھی ملتی ہیں۔ فی الحال صرف ایک حوالہ پیش خدمت ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ

''یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس کی پکی بات یعنی کلمہ طیبہ کی برکت

سے دنیا اور آخرت میں مضبوط رکھتا ہے''

(پارہ13 ابراہیم آیت 27 ترجمہ تھانوی)

تو دیکھئے اشرفعلی تھانوی نے یہاں مراد کلمہ طیبہ لیا ہے۔

۞......اسی طرح علماء دیوبند کی ''گلدستۂ تفسیر'' میں بھی ہے کہ

''اس کلمہ پر قائم رہے گا اور **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی شہادت دے گا'' (گلدستہ تفاسیر جلد ۳ ص ۵۲۰)

۞......اور اس سے پہلے آیت 24 کی تفسیر میں علماء دیوبند کی تفاسیروں میں موجود ہے کہ

''اس آیت میں کلمہ طیبہ سے مراد کلمہ لا الہ الا اللہ مراد ہے''

(معارف القرآن ج ۴ ص ۲۵۴)

اب دیکھئے اسی طرح شیعہ کی تفسیر میں ہے کہ

''قول ثابت سے مراد کلمہ ایمان ہی ہے'' (تفسیر مجمع البیان مصنفہ الشیخ ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی شیعہ ج ۶ ص ۳۱۴)

ایک معروف شیعہ کی کتاب میں ہے کہ

''کتاب شیرازی میں ابوہریرہ اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے آیت ''یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' کے متعلق روایت ہے کہ قول ثابت سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار ہے حیات دنیا میں (مجمع الفضائل اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ص ۴۳۸)

تو اب دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی کے مطابق جو تفسیر شیعہ کر رہے ہیں وہی تفسیر دیوبندی

کر رہے ہیں تو دیوبندی بھی شیعہ ٹھہرے۔اب دیوبندیوں کو چاہیے کہ اپنے اصول پر عمل کرتے ہوئے شیعہ کی مخالفت کریں اور یہ کلمہ طیبہ پڑھنا چھوڑ دیں۔

اس طرح کے بے شمار حوالے ہم پیش کر سکتے ہیں جن میں قرآن پاک کی جو تفاسیر شیعہ کی کتب میں موجود ہیں وہی تفاسیر دیوبندیوں کی کتب میں بھی موجود ہیں۔لہذا اگر دیوبندی مولوی خائن کا اعتراض درست تسلیم کیا جائے تو صرف ایک علم غیب ہی کا موضوع نہیں بلکہ باقی تمام موضوعات پر بھی یہی اصول لاگو ہوگا اور سب کے سب دیوبندی علماء اہل تشیع قرار پائیں گے۔

۞اس تفصیل کے بعد کسی اہل علم و اہل عقل کو مزید جواب کی ضرورت تو نہیں لیکن وہابی اور عقل دو متضاد چیزیں ہیں اس لئے ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ جس تفسیر کی وجہ سے دیوبندی مولوی خائن ہم سنیوں کو شیعہ قرار دینے کی سعی بد کر چکا، وہی تفسیر اہل سنت کے بڑے بڑے معتبر و مستند مفسرین کرام نے بھی کی ہے۔

ذاتی علم غیب کی نفی ''تفسیر نیشاپوری ج ۶ ص ۱۱۰ میں ہے (بحوالہ سعید الحق : ۲۶۵)'' تواضع، (بطور انکساری) کی تفسیر ''تفسیر کبیر جلد چہارم ص ۵۳۸ تفسیر روح المعانی سورۃ الانعام ص ۱۵۶، تفسیر خازن جلد دوم ص ۲۸۰، تفسیر عرائس البیان، وغیرہ میں موجود ہے۔

لہذا دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے یہ کہنا پڑے گا کہ جو تفاسیر شیعہ نے کی ہیں وہی تفسیر ان حضرات نے بھی کی ہے لہذا یہ سب بھی شیعہ تھے [معاذ اللہ]۔اب اگر دیوبندی [بزبان دیوبندی] حلالی ہیں تو میدان میں آئیں اور ان سب پر بھی شیعیت کا فتویٰ لگائیں یا

پھر تسلیم کریں کہ تمہارے فتوے اور اصول من گھڑت ہیں جو کہ محض سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اوران کے ماننے والوں کے لئے گھڑے گئے ہیں۔

25{......حدائق بخشش حصہ سوم پر بہتان والزامات کا رد......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے اپنی کتاب کے صفحہ 22 تا 30 حدائق بخشش حصہ سوم کے حوالے سے یہ اعتراض کیا کہ اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیہودہ اشعار لکھے ہیں۔ملخصاً۔(ص:25)

{...الجواب...}

''یہ اشعار عروسان حجاز اور ام زرع کے بارے میں ہیں''

دیوبندی مولوی خائن نے یہاں بھی دجل وفریب سے کام لیا ہے،سر دست اتنا عرض ہے کہ ہمارے چھوٹے بڑے تمام اکابرین وعلماء اہل سنت کا متفقہ حکم یہی ہے کہ یہ اشعار ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہرگز ہرگز نہیں ہیں بلکہ عروسان حجاز اور ام زرع کے بارے میں ہیں۔جن کا ذکر کتب احادیث صحیح بخاری،صحیح مسلم،فیض الباری، تفہیم البخاری۔شمائل ترمذی میں موجود ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ اکٹھا ہوکر باہم قول وقرار کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کا حال بیان کریں گی کچھ نہیں چھپائیں گی۔

حدائق بخشش حصہ سوم کے متنازعہ اشعار میں انہی عورتوں کے ایک جگہ اکٹھے ہونے اور ایسے عہد و پیماں کا ذکر شعر میں اس طرح بیان کیا گیا۔

یا دوہ مجمعِ رنگین عروسانِ حجاز　　اور پیماں کہ چھپائیں گی نہ حالِ شوہر

وہابیو! دیوبندیو! شرم وحیا کرو ایک عام طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان اشعار کا تعلق ''عروسان حجاز اور ام زرع'' کے بارے میں ہے،اور واضح طور پر ان اشعار میں عروسان حجاز اور ام زرع کا ذکر بھی موجود ہے،پھر آگے والے اشعار میں ان دس عورتوں کا ذکر موجود ہے جن کا ذکر اسی حدیث میں ہے کہ انہوں نے اپنے شوہروں کا جورویہ بیان کرنے کا عہد کیا جیسا کہ اس مصرع سے بھی واضح ہے

اور پیماں کہ چھپائیں گی نہ حالِ شوہر

تو اس مصرع سے بھی بالکل واضح ہے کہ شاعر ان اشعار میں ان عورتوں [اور ام زرع] کا ہی ذکر کررہا ہے۔پھر ان عورتوں نے اپنے شوہروں کا جو جورویہ بیان کیا،کوئی خوش تھی اور کوئی نا خوش تھی۔چنانچہ حدیث شریف کے اس سارے مضمون کو اشعار میں اس طرح بیان کیا گیا۔

رنگِ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن
خارِ حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر

داغِ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی
مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی اُن کی اِدھر

اور انہی عورتوں میں گیارھویں عورت مادرِ زرع ہے،وہ اپنے شوہر ابوزرع،ساس،بیٹے،بیٹی اور کنیز کی تعریف کرتی ہے۔اُس کی زرع (کھیتی،بیٹی) شاداب ہے اور اُم زرع کا شوہر (جو بہت ہی محبت کرنے والا،مہربان تھا) اُس کو طلاق دے کر دوسری شادی کرچکا ہے،ام زرع نے بھی دوسری شادی کی اور شوہر اچھا ملا مگر وہ ابوزرع کو نہ بھلا سکی۔

اس مضمون کو شعر میں اس طرح بیان کیا کہ

مادر زرع کی شادابی کشتِ امید

برقِ خرمن وہ طلاق اور نکاحِ دیگر

ام زرع کی بیٹی باپ اور ماں کی پیاری ہے،اُس کی چادر(صفر) خالی ہے اور کپڑے بھرے بھرے جسم پر تنگ ہیں۔

(بخاری شریف): فَمَا بِنْتُ أَبِی زَرْعٍ طَوْعُ أَبِیهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا (**مسلم شریف**): فَمَا بِنْتُ أَبِی زَرْعٍ طَوْعُ أَبِیهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا

تنگ وچست ان کا لباس اور جوبن کا ابھار — مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت — کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی کہ — چلا آتا ہے حسن اہلے کی صورت بڑھ کر

وَغَيْظُ جَارَتِهَا (نسائی کبریٰ: ۵/۳۵۷):فما ابنة ابی زرع طوع ابیھا و طوع امھا و صفر ردائھا و ملء کسائھا و غیظ جارتھا۔[خلاصہ]

وہ اپنے ماں باپ کی فرمانبردار ہے اور اس کا جسم اس کی چادر کو بھرے ہوئے ہے

شارحین نے مذکورہ روایت کے الفاظ کا مطلب یوں کھول کر بیان کیا ہے کہ

ﷺ......توفیق الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ

''**نہدین کی رمانتین** کے ساتھ تشبیہ میں اس کے صغرسنی کی طرف اشارہ ہے کہ ابھی اتنی عمر کی نہ ہوئی تھی کہ اس کے **نہدین ڈھل جاتے اور لٹک جاتے** بقول ابن حجر ان کی یہ بات بعید نہیں ......رمانہ سے اس کے نہدین کی طرف اشارہ کیا، یہ اولیٰ ہے کیونکہ کسی خاتون کی صغرسنی بیان

کرنے کے لئے یہ اندازِ بیان عمدہ ہے''

(توفیق الباری شرح صحیح بخاری جلد ہشتم کتاب النکاح ص ۱۷۳ مکتبہ اسلامیہ)

ﷺ......نووی نے شرح مسلم میں اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں شرح کرتے ہوئے فرمایا:

''**قیام نہدیھا بحیث یرفعان الرداء عن اعلی جسدھا** ''

اُس کے کھڑے پستانوں نے بالائی بدن سے چادر اٹھا رکھی ہے۔

ﷺ......رافعی نے''درۃ الضرع لحدیث ام زرع ''میں شرح کرتے ہوئے لکھا:

''**وصف بالضمور، وعظم الکفل** ''

پیٹ تنگ (کمر پتلی) اور چوتڑ بڑے

ﷺ......مشارق الانوار علی صحاح الآثار میں قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

''**لرفعۃ ردفھا و نھدیھا فیہ و اندماج خصرھا عبلۃ الاسافل** ''

چوتڑ اور دونوں پستان اُبھرے ہوئے اور پیٹ تنگ (کمر پتلی) اور نچلے چوتڑ موٹے ہیں۔

چادر کا کردار صفر ہے،جسم بھرا ہوا اور کپڑے تنگ یعنی پستان کھڑے ہوئے ،چوتڑ بھاری ،پیٹ اندر کو اور کمر پتلی اور اس پر لباس چست،سوکن کے دل پر گراں گزرتی ہے۔حدائق بخشش سوم میں حدیث کے اسی مضمون کو ان متنازع اشعار کی صورت میں بیان کیا اور ام زرع کے بارے میں یوں کہا کہ

حدیث مبارکہ اور شارحین کے حوالوں سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ یہ سارے

اشعار ام زرع اور عروسان حجاز کے بارے میں بیان ہوئے۔اور حدائق بخشش حصہ سوم کا جو نسخہ مولانا محبوب علی رضوی صاحب نے مرتب کیا اس کے بارے میں خود مولانا محبوب علی رضوی صاحب یہ اقرار کرتے ہیں کہ کتاب کی اشاعت کے دوران ناشر یا کاتب سے قصداً یا سہواً یا تقدیم وتاخیر اور تبدل وتغیر ظہور میں آئی یعنی یہ اشعار جو عروسان حجاز وام زرع کے بارے میں تھے وہ اشاعتی غلطی سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قصیدہ والے اشعار کے ساتھ شائع ہو گئے۔

{......حدائق بخشش حصہ سوم میں اشاعتی غلطی ہوئی......}

حضرت مولانا محبوب علی رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ

''قصیدہ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سات اشعار قصیدہ اُم زرع والی مصنفہ حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، پُرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کئے، **لیکن اُمّ زرع والا قصیدہ چونکہ پورا دستیاب نہ ہوا تھا،** ان سات شعروں کے تین حصہ کر کے ہر حصہ پر لفظ ''**علیحدہ**'' **جلی قلم سے لکھ دیا تھا کہ ہر حصہ کا مضمون علیحدہ تھا......**

اتفاق سے کاتب اور مالک پریس دونوں بد مذہب تھے، ان لوگوں سے قصداً یا سہواً یہ تقدیم وتاخیر اور تبدل وتغیر ظہور میں آئی۔

(ماہنامہ سُنی لکھنؤ، ص ۱۷، فتاویٰ مظہری، مطبوعہ ج ۲، ص ۳۹۳)

تو میرے مسلمان بھائیو! آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حدائق بخشش حصہ سوم کے مرتب حضرت

مولانا محبوب علی رضوی صاحب نے خود یہ کہا کہ

سعیدی...... اولاً تو یہ اشعار قصیدہ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نہیں بلکہ قصیدہ ام زرع والے قصیدے کے ہیں۔

سعیدی...... پھر انہوں نے حدائق بخشش حصہ سوم کو مرتب کرتے وقت ان سات اشعار (ام زرع والوں) کے تین حصہ کر کے ہر حصہ پر لفظ ''**علیحدہ**'' جلی قلم سے لکھ دیا تھا کہ ہر حصہ (یعنی قصیدہ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور قصیدہ اُم زرع والا) علیحدہ تھا۔ لیکن جب حدائق بخشش حصہ سوم کی اشاعت ہوئی تو ناشر یا کاتب سے (یا اشاعتی غلطی)

''قصداً یا سہواً یہ تقدیم وتاخیر اور تبدل وتغیر ظہور میں آئی''

(ماہنامہ سُنی، لکھنؤ، ص ۱۷، فتاویٰ مظہری، مطبوعہ ج ۲، ص ۳۹۳)

تو معلوم ہوا کہ ''مولانا محبوب علی رضوی صاحب'' نے ان اشعار کے اوپر ''**علیحدہ**'' کا لفظ لکھا تھا تا کہ ان کا الگ ہونا معلوم ہو جائے لیکن اشاعت کے دوران کچھ اشعار جو کہ ام زرع اور گیارہ عورتوں کے بارے میں تھے، وہ غلطی سے ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے قصیدے کے ساتھ یعنی بے ترتیب شائع ہو گئے۔لیکن بعد میں جب اس کتاب کے مرتب مولانا محبوب علی صاحب کو معلوم ہوا تو نہ صرف انہوں نے اس کو درست شائع کروایا بلکہ احتیاطاً توبہ بھی کی۔

لیکن دیوبندی وہابی مولویوں نے اپنے دیوبندی اکابرین کی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے اور اہل سنت کو بدنام کرنے کے لئے اس موقع کو غنیمت جانا۔حالانکہ اشاعت کی ایسی غلطیاں کوئی

انوکھی یا ناممکن بات نہیں بلکہ اس طرح کی بے شمار غلطیاں خود علماء دیوبند کی کتب میں موجود ہیں جن کا وہ خود اقرار کرتے ہیں۔ لیجیے ذرا ملاحظہ کیجیے۔

{دیوبندی شیخ الہند کی کتاب میں مرتب وکاتب کی بدترین غلطی}

دیوبندی شیخ الہند محمود الحسن نے اپنی کتاب ''ایضاح الادلہ'' میں لکھا کہ

''یہی وجہ ہے کہ ارشاد ہوا'' فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول والی اولی الامر منکم'' (ایضاح الادلہ صفحہ 103 مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)

اب ان الفاظ کے ساتھ قرآن پاک کی کوئی آیت موجود نہیں ہے۔تو اگر یہاں کاتب یا ناشر کی غلطی نہ مانی جائے تو پھر علماء دیوبند اپنے شیخ الہند کے لئے بھی ایک بھاری بھرکم فتوی تیار کریں اور ان کو محرف قرآن مان لیں۔

اب یہاں دیوبندی کہتے ہیں کہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان والوں نے اس کتاب کو بعد میں تصحیح کر کے شائع کیا اور اس کا مقدمہ سعید احمد پالن پوری دیوبندی نے لکھا، انہوں نے بھی اس آیت کے غلط شائع ہونے پر اپنے شیخ الہند کی صفائیاں دیتے ہوئے لکھا کہ

''یہ سہو کتابت ہے جو نہایت افسوسناک ہے''

(مقدمہ ایضاح الادلہ ص18)

اسی مقدمہ میں اگلے صفحہ پر دیوبندی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے ایک مکتوب کا اقتباس نقل کیا گیا ہے جس میں حسین احمد ٹانڈوی نے لکھا کہ

''ایضاح الادلہ کی طباعت اول اور ثانی میں تصحیح نہ کرنے کی وجہ سے

غیر مقلدوں کو اس ہرزہ سرائی کا موقع مل گیا''

(مقدمہ ایضاح الادلہ صفحہ 19 مطبوعہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

تو جس طرح دیوبندیوں کی تصحیح نہ کرنے کی وجہ سے غیر مقلدین اہلحدیثوں کو ہرزہ سرائی کا موقع ملا تو اسی طرح حدائق بخشش سوم مرتبہ مولانا محبوب علی رضوی میں کاتب وناشر کی اشاعتی غلطیوں کی وجہ سے دیوبندیوں وہابیوں کو ہرزہ سرائی کا موقع ملا۔

{دیوبندی شیخ الہند کی کتاب میں مرتب وکاتب کی غلطی}

اسی طرح دیوبندی مولوی حبیب اللہ ڈیروی نے بھی اپنی کتاب ''تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین'' ص 55 پر دیوبندی مولوی محمود الحسن کی نقل کردہ [مذکورہ بالا] اس غلط الفاظ کے ساتھ لکھی ہوئی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ

''غیر مقلدین حضرات نے جو ایک آیت جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی تھی اس کو اچھالا اور تحریف کا الزام لگا کر اپنے غصہ کی بھڑاس نکالی حالانکہ غیر مقلدین کے بزرگوں کی کتابوں میں کئی آیات غلط لکھی ہوئی موجود ہیں''

(تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین'' ص 55 مطبوعہ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان)

تو بالکل اسی طرح حدائق بخشش سوم مرتبہ مولانا محبوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ میں ناشر و کاتب سے یا اشاعتی غلطی ہوئی اور وہ متنازع اشعار بے ترتیب شائع ہو گئے تو غیر مقلدین حضرات کی طرح علماء دیوبند نے اس معاملے کو اچھالا اور گستاخی کا الزام لگا کر آج تک اپنے

مسلکی بغض وعناد کا غصہ نکال رہے ہیں۔ حالانکہ خود علماء دیوبند نے کہا کہ اس قسم کی ناشر و کاتب کی غلطیاں قرآن پاک و کتب احادیث تک میں ہوجاتی ہیں جیسا کہ دیوبندی مولوی عبدالعزیز نے لکھا کہ

''قرآن کریم غلط چھپ رہے ہیں بخاری میں بیسوں جگہ کاتبوں نے غلطیاں کیں......''

(البرھان الساطع صفحہ 40 مکتبہ حفیظیہ حمید مارکیٹ مین بازار گوجرانوالہ)

اسی طرح [بقول دیوبندی] جب کاتب کی غلطی یا دیوبندی مصنف کے ذھول کی وجہ سے ایک آیت دیوبندی شیخ الہند نے غلط لکھی تو غیر مقلدین کے یزدانی صاحب نے دیوبندی مکتب فکر کو تنقید کا نشانہ بنایا تو اسکا جواب دیتے ہوئے دیوبندی حافظ عبدالقدوس قارن مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

''یزدانی صاحب نے اپنے دیگر ہم مذہب خوف خدا سے عاری لوگوں کی طرح قرآن مجید میں تحریف کا عنوان قائم کرکے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ کی ایک کتاب ایضاح الادلہ **جس میں مصنف کے ذھول یا کتابت کی غلطی سے ایک آیت میں غلطی ہوگئی تھی** اس کو تحریف قرآن سے تعبیر کیا حالانکہ بعد کے ایڈیشنوں میں اس کی تصحیح کر لی گئی ہے ......مصنف سے ذھول ہوجانا یا **کتاب کی غلطی شائع ہوجانا تو عام ہے** اس کو تحریف سے تعبیر کرنا انتہائی تعصب کا مظاہرہ ہے۔ خود غیر مقلدین کی کتابوں میں بے شمار مقامات میں قرآن کریم کی آیات غلط لکھی گئی ہیں ......[تو ان پر بھی] تحریف کا فتوی صادر کریں''

(انکشاف حقیقت ص، ۵۴، ۵۵)

دیوبندی حافظ عبدالقدوس قارن مزید آگے لکھتے ہیں کہ

''غیر مقلدین حضرت شیخ الہندؒ کے خلاف تحریف قرآن کا بے کار غوغا کرکے دراصل اپنی خفت مٹانے اور اصل مسئلہ سے توجہ ہٹانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں ......اپنی خفت مٹانے کے لئے انہوں نے کتاب میں درج آیت کی غلطی پر غوغا شروع کر دیا......ہماری غیر مقلدین سے گزارش ہے کہ ''ایضاح الادلہ'' میں درج شدہ آیت کی غلطی کتابت کی تھی یا مصنف کا ذھول تھا جب اس کی اصلاح کر لی گئی ہے تو اب بے کار غوغا چھوڑ کر غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے......اعتراضات کا جواب دیں۔''

(انکشاف حقیقت ص ۵۵، ۵۶)

لہذا معلوم ہوا کہ کاتب و مصنف کی غلطی سے ایسا معاملہ پیش آجاتا ہے تو یہ معاملہ قابل اعتراض نہیں بلکہ بقول حافظ صاحب کے کتابت کی غلطی شائع ہوجانا عام ہے اور جب معلوم ہونے پر اصلاح کر لی جائے تو اس کے باوجود اس پر اعتراض کرنا خواہ مخواہ کا شور شرابا ہے۔لہذا ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جناب جب یہاں اپنے لئے یہ اصول قبول کرتے ہو تو پھر حدائق بخشش سوئم کے بارے میں جب مرتب نے نہ صرف اصلاح فرمائی بلکہ کمال احتیاط کا مظاہرہ کرتے ہوئے توبہ نامہ بھی جاری فرمایا تو اب اس پر اعتراض کرنا بے کار غوغا ہے۔

{نبی پاک ﷺ کی شان میں دیوبندیوں کی بدترین گستاخی}

اب اگر دیوبندی حضرات یہ کہیں کہ نہیں یہ کاتب و ناشر کی غلطی محض بہانہ ہے،ایسی غلطی ہرگز

نہیں ہوسکتی تو پھر مذکورہ بالا تمام دیوبندی اکابرین پر اہلحدیثوں کے فتوے درست تسلیم کرنا پڑیں گے اور انہیں محرف قرآن ماننا پڑے گا، یہی نہیں بلکہ علماء دیوبند کے بہت ہی مشہور مناظر امین صفدر اوکاڑوی کی کتاب ملاحظہ کیجیے۔ دیوبندی مولوی اوکاڑوی کہتا ہے کہ

''آپ ﷺ نے فرمایا کہ کتا سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (مسلم ص ۱۹۷ ج ۱) لیکن آپ ﷺ نماز پڑھاتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی، اور ساتھ گدھی بھی تھی، دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی''

(غیر مقلدین کی غیر مستند نماز ص ۳۸ نمبر ۱۹۶: محمد امین صفدر۔ مکتبہ بخاری: پشاور)

استغفر اللہ العظیم! دیکھو دیوبندی مولوی جو کہ عام مولوی بھی نہیں بلکہ دیوبندیوں کا مناظر ہے وہ کہتا ہے کہ نبی پاک ﷺ نماز پڑھتے رہے اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ساتھ ساتھ گدھی اور کتیا کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!!

اب اگر دیوبندی حضرات یہ کہیں کہ یہ ناشر کی غلطی ہے یا ناشر نے وضاحت کر دی ہے لہذا اس پر اعتراض درست نہیں تو پھر حدائق بخشش سوم کے بارے میں بھی یہی اصول قبول کر کے اپنی بکواسات بند کریں کیونکہ حدائق بخشش سوم کے مرتب مولانا محبوب علی رضوی صاحب نے اصلاح اور وضاحت بھی کر دی تھی اور احتیاطاً اپنے تسامح پر توبہ بھی شائع کر دی تھی۔

اس تمام گفتگو کے بعد اب ہم اہل ایمان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ خدارا! انصاف سے فیصلہ کیجیے کہ وہابیوں دیوبندیوں کی کتب میں ناشر و کاتب سے غلطیاں ہوں تو خود علماء

وہابیہ یہ کہیں کہ ان کتب کے مصنفین و مرتبین پر کسی قسم کا الزام و گناہ نہیں لیکن جب کسی سنی عالم کی کتاب میں ناشر و کاتب سے یا اشاعتی غلطی ہو جائے تو یہی لوگ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں، جو اپنے علماء وہابیہ کے حق میں گستاخی و کفر نہیں وہی ہم سنیوں کے حق میں گستاخی و کفر قرار دیتے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کوئی مسلمان ایسی ناانصافی نہیں کرسکتا۔

{......حدائق بخشش سوم کا نسخہ نامکمل، ادھورا و ناقص تھا......}

پھر حدائق بخشش سوم کے بارے میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ باقاعدہ کوئی مکمل مسودہ نہیں تھا بلکہ مختلف مقامات سے جو کچھ ملتا گیا اس کو جمع کرتے گئے

''چند شعر کسی کو یاد تھے چند کسی کو۔ جو جو ملتے گئے بے ترتیب مجموعے میں درج ہوتے گئے۔ پھر یہ مجموعہ بھی غائب ہو گیا''

(فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ ص ۳۳)

مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''مرتب نے یہ تفصیل نہیں بتائی کہ ان مختلف مقامات سے انھیں یہ کلام کن افراد کے ذریعے اور کس کیفیت اور کس حال میں ملا۔ (تحقیقات ص ۱۰۷)

لہذا یہ مجموعہ مجہول الحال افراد کے ذریعے پہنچا، اور جو نسخہ شائع کیا گیا اس میں بھی جگہ جگہ یہ ملتا ہے کہ بعض قصیدوں کے اشعار ہی نہیں ہیں، بعض کا مقطع نہیں ہے، بعض کا مطلع نہیں ہے، بعض نامکمل ہیں، بعض کے صرف چند اشعار لکھے ہیں باقی نہیں ہیں، بعض جگہ خالی چھوڑ دی گئی تھی۔ آیئے ذرا دیکھئے۔

ایک جگہ یہ لکھا ہے کہ ''مقطع دستیاب نہیں، دیگر ترجیع بند مگر ناتمام'' (حدائق بخشش سوم ص:۳۰) ایک جگہ یہ لکھا ہے کہ ''مقطع نہیں مل سکا'' (ص:۳۱) ''مقطع دستیاب نہ ہوا'' (ص:۳۲) ''قصیدۂ مبارکہ غیر مکمل'' (ص:۳۳) اسی قصیدہ کے آخر میں ہے کہ ''اس کے بعد اشعار نہیں ہیں'' (ص:۳۳) ''اسکے آگے کے شعر دستیاب نہ ہوئے'' (ص:۳۴) ''مقطع دستیاب نہیں ہوا'' (ص ۳۵) ''مقطع دستیاب نہیں ہوا'' (ص ۳۶) ''مطلع نہیں ملا'' (ص: ۴۵) ''باقی دستیاب نہ ہوا'' (ص:۵۱) ''یہی چار اشعار دستیاب ہوئے'' (ص:۵۱) ''اصل میں اس شعر کے بعد آخر صفحہ تک کئی شعروں کی جگہ خالی ہے'' (ص:۵۶ حاشیہ) ''اصل میں یہ اشعار مستقل صفحہ کے متن میں صدر میں قریب پون صفحہ خالی چھوڑ کر شروع ہوئے ہیں'' (ص:۵۶ حاشیہ) ''اصل متن میں اس کے بعد آخر صفحہ تک کئی شعر کی جگہ خالی ہے'' (ص:۶۱ حاشیہ) ''ناتمام دستیاب ہوئی'' (ص:۶۵) ''غیر مکمل دستیاب ہوئی'' (ص:۶۵) ''اور اشعار دستیاب نہ ہوئے'' (حدائق بخشش سوم ص:۶۹)

تو اس سے بھی بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ خود مرتب کے پاس بھی مکمل اصلی مسودہ نہیں تھا، لہذا قطعی و حتمی طور پر اس نسخے کو اول سے آخر تک لفظ بالفظ معتبر و مستند نہیں کہا جا سکتا، یہی وجہ ہے کہ بعض سنی علماء نے اس نسخے پر مکمل اعتبار نہیں کیا۔

{......دیوبندی اصول سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض نہیں ہو سکتا......}

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ حدائق بخشش حصہ سوئم سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت مولانا محبوب علی خان رضوی صاحب نے مرتب کیا۔ اور جناب نے جو حامد علی بریلوی صاحب کا حوالہ دیا اس میں یہ بھی اقرار ہے کہ تیسرا حصہ مولوی محبوب

علی خان کا مرتب شدہ ہے۔ اسی طرح پروفیسر صاحب نے بھی اس تیسرے حصہ کا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد شائع ہونا تسلیم کیا ہے۔ اس کے علاوہ خود دیوبندیوں کو بھی تسلیم ہے کہ اس تیسرے حصہ کے مرتب مولوی محبوب علی خان ہیں۔

ملاحظہ ہوں دیوبندیوں کی کتابیں:

(1) ''بریلوی فتنے کا نیا روپ صفحہ ۲۱۳'' (2) بریلوی مذہب اور اسلام ص ۲۸۶ (3) فرقہ بریلویت پاک و ہند کا جائزہ ص ۴۲۹ (4) مطالعہ بریلویت ج ۲ ص ۳۳۶ (5) مسلک اعلیٰ حضرت ص ۲۸۔ ان تمام دیوبندی کتب میں یہ اقرار ہے کہ حدائق بخشش حصہ سوئم کے مرتب حضرت مولانا محبوب علی خان رضوی ہیں۔

اب علماءِ دیوبند کے صوفی عبدالحمید سواتی صاحب کا ایک اصول ملاحظہ کیجیے، لکھتے ہیں

''مولانا عبیداللہ سندھی کی طرف منسوب اکثر تحریریں وہ ہیں جو انکے تلامذہ نے جمع کی ہیں۔ مولانا کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی تحریرات اور بعض کتب دقیق و عمیق اور فکر انگیز ہیں اور وہ مستند بھی ہیں۔ لیکن املائی تحریروں پر پورا اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اور بعض باتیں غلط بھی ہیں جن کو ہم املا کرنے والوں کی غلطی پر محمول کرتے ہیں مولانا کی طرف ان کی نسبت درست نہ ہوگی''

(عبیداللہ سندھی کے علوم و افکار ص ۷۸)

تو الحمدللہ عزوجل! اس اصول سے دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی کا حدائق بخشش حصہ سوئم کو لیکر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید کرنا باطل ٹھہرا کیونکہ اولاً تو یہ اشعار ہی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نہیں ہیں، پھر اگر بالفرض ہوں بھی تو یہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا کے بارے میں ہرگز ہرگز نہیں بلکہ عروسان حجاز وام زرع کے بارے میں ہیں اور پھر جو نسخہ مولانا محبوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کرنے کے لئے دیا تھا اس پر بھی نشاندہی کر دی تھی کہ یہ اشعار ''علیحدہ'' ہیں، پھر کاتب یا ناشر کی اشاعتی غلطی موجود ہے جس کی وجہ سے اشعار مکس ہو گئے۔اور پھر مرتب نے اس کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ احتیاطاً توبہ بھی کی اور صحیح ترتیب سے اشعار شائع بھی کروائے۔لہذا بقول دیوبندی سواتی صاحب کے

'مولانا (احمد رضا خان) کی طرف ان کی نسبت درست نہ ہوگی'

{......دیوبندی کے منہ پر انبیٹھوی کا تھپڑ......}

علماء دیوبند کی معتبر شخصیت مولوی خلیل انبیٹھوی نے براھین قاطعہ میں غلطیوں کے بارے میں لکھا کہ

''الغرض حسن علی نام کا کوئی مدرس نہیں اور جس حسن علی کے دستخط ہیں خواہ مخواہ اس پر مطاعن لفظی کرنی بھی دوراز دیانت ہے کیونکہ مطبع کی غلطی کا احتمال قوی ہے چنانچہ اس فتوے میں بہت الفاظ غلط موجود ہیں سو حسن ظن کرنا اور کاتب کی یا صاحب مطبع کی غلطی پر حمل کرنا مناسب تھا مگر یہ تو جب ہوتا کہ مولف کو حسن ظن پر عمل کرنا مدنظر اور اندیشہ آخرت ہوتا ......مشکوٰۃ اور قرآن شریف دہلی کے مطبع کے مثلاً مولف کو دیکھ کر جو اس میں غلطی کاتب ملاحظہ کرے گا تو مبادا حق تعالیٰ اور جناب فخر عالم پر مواخذہ نہ کرنے لگے کیونکہ مولف کی عادت تو یہی ٹھہری کہ اصل مولف کو الزام لگانا

ہے کاتب کی خطا پر حمل کرنا ہی نہیں ''استغفر اللہ، استغفر اللہ''

(براھین قاطعہ صفحہ 31 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

معلوم ہوا کہ انبیٹھوی دیوبندی کے نزدیک ایسی اغلاط میں کاتب و مطبع کی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے اور مولف [ومرتب] سے حسن ظن نہ رکھنا آخرت سے غفلت اور دیانت کے خلاف ہے۔لہذا اب ہم کہتے ہیں کہ حدائق بخشش سوم کے مرتب اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز ہرگز نہیں لہذا ان پر تو اعتراض کرنا ہی بالکل فضول ہے، باقی رہے اس کے مرتب محبوب علی رضوی صاحب تو ان سے بھی غلطی تصحیح میں ہوئی، اشاعت سے قبل پروف ریڈنگ نہ کر سکے اور کاتب و ناشر نے بے ترتیب اشعار شائع کر دیئے لہذا اب خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کے مطابق مرتب یعنی محبوب علی خان رضوی بھی مجرم نہیں۔

تو الحمد للہ عزوجل! دیوبندیوں کی گھر کی اس گواہی سے حدائق بخشش سوم پر جو اعتراضات والزامات ہیں وہ سب کے سب ختم ہو گئے، ہاں اب دیوبندی ضد وہٹ دھرمی کریں تو اس کا علاج کسی کے پاس نہیں۔

{......حدائق بخشش حصہ سوم مکمل لفظ بالفظ اعلی حضرت کا نہیں......}

دیوبندی مولوی خائن نے ''المیز ان امام احمد رضا، حیات مولانا احمد رضا خان اور عرفان رضا در مدح مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے حوالے درج کئے، اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حدائق بخشش سوم سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے۔ملخصاً (ص:23،24)

{...الجواب..}

اولاً تو عرض ہے کہ اگر یہ حصہ سوم سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ثابت بھی ہو جائے تب

بھی جو الزام دیوبندی حضرات لگانا چاہتے ہیں وہ ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتا، جیسا کہ میں پہلے ان متنازعہ اشعار کے بارے میں تفصیل عرض کر چکا۔

دوم: پھر اگر یہ حصہ سوم سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ثابت بھی ہو جائے تب بھی دیوبندی سواتی صاحب کے اصول کے مطابق سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ان کے ہر ہر لفظ کی نسبت درست نہ ہوگی“

سوم: پھر اس نسخہ کے بارے میں اس کے مرتب حضرت مولانا محبوب علی خان رضوی صاحب کی وضاحت موجود ہے جو کہ پیچھے بیان ہو چکی جس کی وجہ سے اس کا الزام سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر ہرگز ہرگز عائد نہیں ہوسکتا۔

چھارم: اصول دیوبند کے مطابق اگر بعض علماء نے اس نسخہ کی نسبت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کی بھی ہے تو بعض جدید علماء اہل سنت نے اس کو غیر معتبر تسلیم کیا ہے ۔لہذا یہ معتبر نہ ٹھہرا بلکہ اختلافی ٹھہرا، جو کہ اصول کے مطابق پیش ہی نہیں کیا جاسکتا۔

پنجم: پھر جن علماء نے اس تیسرے حصے کو تسلیم بھی کیا، تو انہوں نے بھی ان اشعار کی نسبت کو حضرت سیدتنا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف ہرگز تسلیم نہیں کیا۔ اگر دیوبندیوں وہابیوں میں دم خم ہے تو اس اصل مدعا کو ثابت کریں ورنہ ان کو ان سب باتوں کا رائی کے برابر بھی فائدہ نہیں۔

اسی طرح دیوبندی مولوی خائن نے صفحہ 24 پر عبد الستار ہمدانی صاحب کی ایک عبارت ”ہمارے علماء شعر کو بھی فقہ کے پیمانے پر ناپتے ہیں جب کہ شاعری میں بہت ساری رعایتیں اور سہولتیں ہیں الخ“ اس کو دیوبند مولوی خائن نے غلط انداز میں پیش کیا۔ کاش کے

دیوبندی مولوی خائن اپنے گھر کی کتاب سیف یمانی کا یہ حوالہ دیکھ لیتا کہ

”ہر وہ شخص جس کو کسی زبان کے ادب سے تھوڑی سی بھی دلچسپی ہوگی وہ بخوبی جانتا ہوگا کہ شعراء اپنے کلام میں کس قدر بعید استعارات اور کنایات سے کام لیتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات سطحی نظر میں ان کا کلام خالص کفر ہوتا ہے لیکن اگر بنظر دقیق دیکھا جائے تو اُسی میں حقیقت کا زبردست سبق ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ علماء کرام شعراء کے کلام پر فتویٰ کفر دیتے ہوئے نسبتاً زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں اور اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو یقین ہے کہ تکفیر کی یہ آگ......اس کی چنگاریاں بہت سے اسلامی خرمنوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیں گی“ (سیف یمانی ۶۰، ۶۱: دیوبندی)

{......اشعار کے بارے میں اختلاف......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن کہتا ہے کہ پوری کتاب ان کی ہو اور چند مخصوص اشعار کسی اور کے ہیں آخر اس پر کیا دلیل ہے اور اس کا ثبوت کیا ہے؟ الخ (دیوبندی: 25)

{...الجواب...}

تو جناب دیوبندی مولوی خائن! ذرا اپنے دیوبندی سواتی کا حوالہ پڑھ لیتے جو کہ پہلے میں پیش کر چکا ہوں اور وہاں بھی یہی بکواس کرو کہ پوری کتاب تو عبید اللہ سندھی دیوبندی کی ہو لیکن چند مخصوص عبارات اس کی نہ ہو!! تو جناب دیوبندی خائن! آپ کے اس اعتراض کا جواب خود دیوبندی سواتی کے قلم سے ہو گیا۔

پھر دیوبندی مولوی خائن نے ایک ادھورا حوالہ پیش کر کے عوام الناس کو دھوکا دینے کی کوشش کی اور یہ عبارت لکھی کہ ''پرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط سے نقل کیے''
لیکن اس سے آگے کے الفاظ دیوبندی مولوی خائن نے پیش نہیں کیے، لیجیے ذرا مکمل عبارت ملاحظہ کیجیے۔

''پُرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کئے، لیکن اُمّ زرع والا قصیدہ چونکہ پورا دستیاب نہ ہوا تھا، ان سات شعروں کے تین حصہ کر کے ہر حصہ پر لفظ ''**علیحدہ**'' جلی قلم سے لکھ دیا تھا کہ ہر حصہ کا مضمون علیحدہ تھا......اتفاق سے کاتب اور مالک پریس دونوں بدمذہب تھے، ان لوگوں سے قصداً یا سہواً یہ تقدیم وتاخیر اور تبدل وتغیر ظہور میں آئی۔ (ماہنامہ سُنی لکھنؤ، ص ۱۷، فتاویٰ مظہری، مطبوعہ ج ۲، ص ۳۹۳)

تو قارئین کرام! دیکھئے کہ مرتب خود کہہ رہا ہے کہ نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کئے لیکن ام زرع والا قصیدہ چونکہ پورا دستیاب نہ ہوا تھا، اس سات شعروں کے تین حصہ کر کے ہر حصہ پر لفظ ''علیحدہ'' جلی قلم سے لکھ دیا۔

تو اس سے بات بالکل واضح ہوگئی کہ اصل نسخہ میں یہ قصیدہ ام زرع کے بارے میں تھا اور مرتب نے اس کو علیحدہ بھی کیا تھا۔ لہذا ان الفاظ کے بعد دیوبندیوں کے سب اعتراضات ہی باطل ٹھہرے۔

اسی طرح دیوبندی مولوی خائن نے دوسرا حوالہ کہ ''مجھے اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کا کچھ

کلام جواب تک چھپا نہیں ہے......'' پیش کیا، تو اس کی وضاحت بھی اوپر ہو چکی کہ اس میں انہوں نے اس کو ام زرع والے قصیدے کے طور پر علیحدہ لکھا تھا۔ لہذا یہ حوالہ بھی دیوبندیوں کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکا۔

تیسرا حوالہ دیوبندی مولوی خائن نے فیصلہ مقدسہ ص ۳۵ کا پیش کر کے اپنی دجالیت کا ثبوت پیش کیا، حالانکہ اس میں تو حضرت مولانا مصطفی رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تو یہ بتا رہے ہیں کہ ان اشعار کا سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تعلق ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم و ادب و تقدس وحمیت وغیرت کے منافی ہے۔ پھر جب خود مرتب نے وضاحت کر دی کہ اس نے علیحدہ لکھا ہے تو اس پر یہ الزام بھی باقی نہ رہا۔

{......دیوبندی خائن کے منہ پر دیوبندیوں کے زوردار طمانچے......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن تاویل نمبر ۳ کے تحت کہتا ہے کہ سنیوں کے پاس یہ سب سے آسان نسخہ ہے کہ......کہہ دو کہ کاتب وہابی تھا کاتب بدمذہب تھا اس نے یہ حرکت کی......الخ (ص:26)

{...الجواب..}

دیوبندی مولوی خائن! یہ آسان نسخہ نہیں بلکہ متعدد بار ایسا ہوا ہے جو کہ تحقیقات کے بعد واضح ہو چکا۔ لہذا جو چیز جیسی ہوگی تو اس کو تسلیم تو کرنا پڑے گا۔ خود دیوبندیوں نے لکھا کہ ''کتاب کی غلطی شائع ہو جانا تو عام ہے'' (انکشاف حقیقت ص، ۵۴، ۵۵) لہذا دیوبندی

خائن! دیکھو خود تمہارے گھر والے کہتے ہیں کہ کتابوں میں ایسی غلطیاں ہو جانا عام ہے لیکن تم ہو کہ ضد و ہٹ دھرمی یا محض مسلک پرستی سے باز نہیں آ رہے ہے۔

پھر آؤ ذرا اپنے دیوبندیوں کے آسان نسخے بھی ملاحظہ کرو، تمہاری درجنوں کتابوں کے بارے میں خود دیوبندی مولویوں نے بقول تمہارے اسی آسان نسخے پر عمل کیا اور کہا کہ کاتب کی غلطی ہے۔

(1)......دیوبندی اوکاڑوی کی غلطی پر دیوبندیوں نے ''مقدمہ ایضاح الادلہ ص18'' پر کہا

''یہ سہو کتابت ہے جو نہایت افسوسناک ہے''

(2)......اسی طرح ''دفاعِ اوکاڑوی بجواب تعاقب اوکاڑوی، صفحہ ۲۳'' پر دیوبندیوں نے کہا کہ

''مجموعہ رسائل میں کچھ کاتب کی غلطیاں تھیں''

(3)......اسی طرح اسی ''دفاعِ اوکاڑوی بجواب تعاقب اوکاڑوی، ص ۲۳'' پر دیوبندیوں نے کہا کہ

''کاتب نے درمیان سے کچھ عبارت غلطی سے چھوڑ دی''

(4)......اسی طرح ایک آیت کو غلط لکھنے ''(تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین'' ص55'' پر دیوبندیوں نے کہا کہ

''ایک آیت جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی تھی''

تو جناب دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی! جس آسان نسخہ کا طعنہ تم سنیوں کو دے رہے تھے اسی پر تمہارے دیوبندی علماء عمل پیرا ہیں۔

اب یا تو تم بھی اس آسان نسخے کو تسلیم کرو یا پھر تمہارے اصول سے مذکورہ بالا تمام دیوبندیوں کی تاویلات (بقول تمہارے آسان نسخہ) باطل ٹھہریں اور ان سب باتوں کا الزام تمہارے دیوبندی مصنفین پر عائد ہوا، وہ محرف قرآن بھی ٹھہرے، گستاخ بھی ٹھہرے۔

{......دیوبندی خائن کے منہ پر دیوبندیوں کے زوردار طمانچے......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن تاویل نمبر ۳ کے تحت کہتا ہے کہ آخر وہ کاتب کہاں ہے؟ اس کے خلاف کیا تادیبی کاروائی کی گئی؟؟

{...الجواب...}

واہ دیوبندی مولوی خائن! من گھڑت باتیں بنا کر اپنی دیوبندی عوام کو خوب الو بناؤ لیکن جناب والا یہی سوال تم اپنے دیوبندیوں سے بھی کرو کہ آخر دیوبندیوں کی کتابوں میں [بقول دیوبندی] ناشر و کاتب سے غلطیاں ہوئی ہیں، ان پر آخر دیوبندیوں نے کیا تادیبی کاروائی کی؟

☆......دیوبندی کتاب ''مقدمہ ایضاح الادلہ'' کی غلطی پر دیوبندیوں نے کیا کاروائی کی؟

☆......دیوبندی کتاب ''تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین'' کی غلطی پر دیوبندیوں نے کیا کاروائی کی؟

☆......دیوبندی کتاب ''غیر مقلدین کی غیر مستند نماز'' کی غلطی پر دیوبندیوں نے کیا کاروائی کی؟

اسی طرح دیوبندیوں کے درجنوں حوالے موجود ہیں تو دیوبندی مولوی خائن بتائے کہ آخر

دیوبندیوں نے اپنی ان کتابوں میں [بقول دیوبندی] ناشر و کاتب سے غلطیوں پر کون سی FIR کٹوائی؟ کہاں مقدمہ چلا؟ کوئی سزا دلوائی؟ اگر دیوبندی مولوی کے پاس ان سب باتوں کے جوابات نہ ہوں تو پھر خود ہی ان دیوبندیوں کے بارے میں فتویٰ جاری کردیں کہ ان کی وضاحتیں قابل قبول ہیں کہ نہیں؟ بلکہ مولوی خائن کی تاویل کے مطابق تو ان دیوبندیوں کا بھی کام تمام ہوا۔

{......مفتی مظہر کے نام سے دیوبندی مولوی خائن کا دھوکا......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن تاویل نمبر ۳ کے تحت کہتا ہے کہ مفتی مظہر اللہ دہلوی اس کو کاتب کی غلطی بھی تسلیم نہیں کرتے۔ ملخصاً (دیوبندی: ص26)

{...الجواب...}

وہابی اور جھوٹ و جہالت سب ایک ہی چیز ہے۔ یہاں مفتی اعظم مفتی مظہر دہلوی صاحب تو یہ بتارہے ہیں کہ

''میرے نزدیک زید (مرتب) بھی اس ناپاک الزام سے بری ہے اور کاتب بھی''

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ایک احتمال پیش کیا کہ ممکن ہے کاتب و ناشر سے ترتیب میں غلطی ہوگئی اور اس نے قصداً ایسا نہ کیا ہوا اور دلیل یہ قائم کی کہ

''اگر معاذ اللہ کاتب کا یہ قصد ہوتا تو اس کے ہاتھ میں قلم تھی اور موقعہ بھی تھا کہ اس کے ہاتھ کا روکنے والا بھی کوئی نہ تھا تو وہ کیوں کسر چھوڑتا غرض میرے نزدیک زید بھی اس ناپاک الزام سے بری ہے اور کاتب بھی۔ (فتاوی مظہریہ ۴۰۳)

یعنی اگر کاتب و ناشر قصداً ایسا کرتا تو کتاب کے دیگر مقامات پر بھی کرسکتا تھا، لہٰذا بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے قصداً ایسا نہ کیا بلکہ اس سے بھی اشاعت وترتیب میں خطا ہوئی ہے لہٰذا اس احتمال کی بناء پر انہوں نے یہ رائے قائم کی۔

اب بالفرض مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے سے کوئی اختلاف بھی کرتا ہے تو اس سے کب لازم آتا ہے کہ یہ اشعار، اور ان کی ایسی ترتیب امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہی کے ہیں؟ یا مرتب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں شائع کروائے؟ لہٰذا اس حوالے سے بھی دیوبندیوں کا دعویٰ ثابت نہیں ہوا۔

{......''تین چار ایڈیشن میں غلطی'' کا دیوبندی گھر سے جواب......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے تاویل نمبر ۳ کے تحت یہ بھی کہا کہ ''حدائق بخشش سوم کے تین چار ایڈیشن نکل چکے ہیں، آپ کوئی ایک ایسا ایڈیشن بتاؤ جس میں کاتب کی غلطی کو درست کردیا گیا ہو''......ملخصاً (دیوبندی: ص26)

{...الجواب...}

اولاً تو تین چار ایڈیشن والی بات خود ساختہ ہے بلکہ خود دیوبندیوں کے گرو خالد محمود نے بھی یہ لکھا ہے کہ

''یہاں تک کہ اس پر تیس سال گزر گئے اور کتاب کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوگیا''

(مطالعہ بریلویت ص ۷ ۳۳)

یعنی دوسرا ایڈیشن تیس [30] سال بعد شائع ہوا، اور وہ بھی ناشر نے بغیر بتائے خود ہی شائع کر دیا جیسا کہ حضرت علامہ مولانا محبوب رضوی صاحب کہتے ہیں کہ

''بہت روز کے بعد جب میں اس کتاب کی غلطیوں پر واقف ہوا تو خیال ہوا کہ طباعت دوم میں اس کی اصلاح ہو جائے گی، لیکن حافظ ولی خاں نے بغیر مجھے اطلاع دیئے پھر چھپوا دیا۔

(ماہنامہ سُنّی، لکھنؤ، ص ۱۷، مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی، فتاویٰ مظہری ج ۲ ص ۳۹۳)

تو یہ ایڈیشن ان کو بتائے بغیر شائع ہوا، اس لئے اس میں اصلاح نہ ہو سکی تھی، لہذا اس کا الزام بھی مرتب پر عائد نہیں کیا جا سکتا، لیکن اس اشاعتی غلطی پر بھی دیوبندیوں کو ہرزہ سرائی کا موقع مل گیا۔ حالانکہ علماء دیوبند کے اپنے اصول سے یہاں اعتراض نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی نے لکھا کہ

''ایضاح الادلہ کی طباعت اول اور ثانی میں تصحیح نہ کرنے کی وجہ سے غیر مقلدوں کو اس ہرزہ سرائی کا موقع مل گیا'' (مقدمہ ایضاح الادلہ صفحہ 19 مطبوعہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

تو جس طرح دیوبندیوں کی تصحیح نہ کرنے کی وجہ سے غیر مقلدوں کو ہرزہ سرائی کا موقع ملا تو اسی طرح حدائق بخشش سوم کے مرتب مولانا محبوب علی رضوی کو اس میں ایسی غلطیوں کی تصحیح میں تاخیر پر دیوبندیوں وہابیوں کو ہرزہ سرائی کا موقع ملا۔ لیکن حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی جو کہ علماء دیوبند کے اکابرین میں سے ہیں ان کے مذکورہ بالا حوالے سے یہ کوئی قابل گرفت بات نہیں ہے۔ لہذا دیوبندی خائن یا تو اپنے اکابر کا اصول تسلیم کر کے فضول اعتراض کرنا بند کرے یا پھر یہ تسلیم کرے کہ ''ایضاح الادلہ'' والے دیوبندی بھی مجرم ہیں اور اہلحدیث غیر

مقلدین کے اعتراضات دیوبندیوں پر درست ہیں۔

{......دیوبندی علماء نے تصحیح کی طرف توجہ نہیں دی......}

پھر اگر دیوبندی مولوی خائن کے مطابق تصحیح میں تاخیر کا معاملہ اگر قابل گرفت ہے تو جناب ذرا اپنے دیوبندی مولویوں پر بھی یہی فتویٰ لگائیں۔ کیونکہ دیوبندیوں کی کتاب ''ایضاح الادلۃ'' میں جب غلطی ہوئی تو اسی ایضاح الادلۃ کے مقدمے میں لکھا ہے کہ

''یہ [دیوبندیوں کی] افسوسناک غلطی ہے اور اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ دیوبند سے حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب کی تصحیح کے ساتھ اور مراد آباد سے فخر المحدثین حضرت مولانا فخر الدین صاحب کے حواشی کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوئی لیکن آیت کی تصحیح کی طرف توجہ نہیں دی گئی بلکہ حضرت الاستاذ مولانا فخر الدین صاحب قدس سرہ نے ترجمہ بھی جوں کا توں کر دیا'' (ایضاح الادلہ صفحہ 19 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

لہذا اب ذرا یہاں کچھ زبان کو جنبش دیں کہ خود دیوبندی حضرات اپنے علماء کے اس عمل پر افسوس کا اظہار کر رہے ہیں، کہ انہوں نے تصحیح و حواشی کے ساتھ یہ کتاب شائع کی لیکن اس آیت کی تصحیح کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ ترجمہ بھی جوں کا توں کر دیا۔ لیکن آج تک اس معاملے کو کسی دیوبندی نے نہیں اٹھایا اور نہ گستاخی قرار دیا گیا۔ آخر کیوں؟ دیوبندی مولوی خائن میں اگر غیرت و جرات ہے تو پہلے اپنے دیوبندی علماء پر فتویٰ جاری کرے لیکن

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے   یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

باقی دیوبندی مولوی خائن نے صفحہ 27 پپ پر بغیر کسی حوالے کے یہ کہا کہ "ام المومنین کے بارے میں وہ اجماعی اور جماعتی سطح کا عقیدہ ہے" (ص:27) تو دیوبندی مولوی خائن کے اس جھوٹ پر میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت!!!

{......دیوبندی مولوی خائن کی ماں، بہن، بیوی، بیٹی! بدزبانی......}

دیوبندی مولوی خائن نے صفحہ 27 پر یہ کہا کہ اگر آج یہی اشعار کوئی مولوی احمد رضا خان کی بیٹی یا بیوی کے بارے میں شائع کر دے تو کیا بریلوی تینتیس برس تک خاموش اور بے حس رہیں گے، مگر افسوس ام المومنین کی گستاخی پر خاموشی ملخصاً (دیوبندی:ص 27)

{...الجواب...}

قارئین کرام! میں حدائق بخشش سوم کے بارے میں مکمل صورت حال پیش کر چکا اور پھر دیوبندیوں کی تمام تاویلات کے جواب خود علماء دیوبند کی کتابوں سے بھی پیش کر چکا ہوں ۔ جب یہ اشعار سیدتنا ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہیں ہی نہیں تو پھر دیوبندی مولوی خائن کی ایسی مثال پیش کرنا ہی فضول ہے ۔ باقی مجرمانہ کاروائی تو اشرفعلی تھانوی اور اس کے پیروکاروں نے من گھڑت خواب بیان کر کے کی ہے کہ اشرفعلی تھانوی کی بیوی کے بارے میں کہا کہ یہ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں ۔

"وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں ۔...... اتنے میں کسی نے کہا یہ تو حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں ۔ (حکیم الامت صفحہ ۹۹ م مصنفہ عبد الماجد دریا آبادی)

دیوبندی اشرفعلی تھانوی نے خود لکھا کہ

"ایک ذاکر صالح (وہابی) کو مکشوف ہوا کہ احقر (تھانوی) کے گھر میں حضرت عائشہ آنے والی ہیں" (رسالہ الامداد، ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

الافاضات الیومیہ میں ۳ رمضان ۱۳۵۰ھ کو لکھوایا کہ

"اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں ۔" (الافاضات الیومیہ جلد 1 ص ۹۹ ملفوظ ۱۱۲)

یہ خواب ہی من گھڑت ہیں تو اب اگر کل کوئی کہے کہ

"میں نے اشرفعلی تھانوی کی بیوی کو خواب میں دیکھا یا خلیل احمد دیوبندی کی بیوی، بیٹی یا ماں بہن کو خواب میں دیکھا، یا رشید احمد گنگوہی کی ماں یا بیوی کو خواب میں دیکھا، یا قاسم نانوتوی دیوبندی کی ماں یا بیوی کو خواب میں دیکھا وہ میرے گھر آنے والی ہیں تو کیا دیوبندی اس کو برداشت کریں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ایسے من گھڑت خواب تمام کائنات کے سردار ﷺ کی زوجہ محترمہ کے بارے میں بیان کرنا کیا ان کی توہین و گستاخی نہیں؟ دیوبندیوں میں غیرت تو ہے نہیں اس لئے ہم غیرت سے مرجانے کا طعنہ بھی انہیں نہیں دے سکتے لیکن اتنا ضرور کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کی اماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں ایسے گستاخانہ من گھڑت خواب گڑھ کر تم دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہو گے ۔

{......معمولی غلطی سے مراد کیا ہے؟ دیوبندی جہالت......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے کہا ہے کہ سنیوں کے مفتی مظہر کے نزدیک یہ توہین معمولی غلطی ہے ۔ جو شرعاً قابل گرفت بھی نہیں...... (دیوبندی:ص 28)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن نے اپنے بڑوں کی طرح یہاں بھی خیانت ودجل کی عادت خبیثہ پر عمل کیا، دیوبندیوں کی کتاب ''دھماکہ'' اوراسی طرح دیوبندیوں کے گروخالد محمود نے بھی یہی لکھا ہے کہ ''بریلویوں کے ہاں یہ معمولی غلطی ہے'' (مطالعہ بریلویت ص۳۳۶)

لیکن میرے معزز قارئین کرام! دیوبندیوں نے مفتی مظہراللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کوسیاق وسباق سے ہٹا کر پیش کیا کیونکہ معمولی غلطی کا فتویٰ کاتب واشاعت کے بارے میں ہے یعنی یہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کسی گستاخی یا بکواس کومعمولی غلطی نہیں کہا جارہا بلکہ اشاعتی غلطی کومعمولی غلطی کہا گیا۔لیکن دیوبندی سارے کذاب ومفتری اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بتا کرعوام الناس کوسنیوں سے بدظن کرتے ہیں۔

دیوبندیوں کچھ تو خدا کا خوف کرو! آخرمر کے اللہ عزوجل کوکیا منہ دکھاؤ گے۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ ‏ ‏ ‏ دھوکا دیتے ہیں یہ بازی گرکھلا

{ساجدخان دیوبندی کادوسراصریح جھوٹ اوردھوکا}

دیوبندی خائن (ساجدخان) نے اپنی ایک ویڈیومیں یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ

''یہ اشعار جب جواب کیلئے اس مفتی [مظہر] کے پاس گئے......تو یہ مولوی احمد رضا خان کا چیلہ ،اس کا مرید لکھتا ہے اس کے مسلک کا مفتی لکھتا ہے فرض کیجیے کہ وہ معاف نہ فرمائیں گی یعنی تم فرض کرلو کہ اماں عائشہ کی شان میں احمد رضا خان نے یہ بکواس کی ہے اور اماں عائشہ اس بکواس پر معاف

بھی نہ کریں تب بھی مسلمانوں کواس سے کیا علاقہ یہ معاملہ ایک خطا کار بچے کا اوراس کی مشفقہ ماں کا ہے۔(ساجدخان)

ساجدخان دیوبندی نے یہاں بھی جھوٹ ،فریب کاری اور بدترین خیانت سے کام لیا۔ہم پہلے بتا چکے کہ یہاں اشعار کی بات سرے سے ہے ہی نہیں بلکہ سائل نے جو یہ پوچھا تھا کہ اشاعتی خطا پر مولانا محبوب علی خان نے جوتوبہ کرلی ہے

''اس توبہ اوراعلان کے بعد مسلمانان اہل سنت کوان کا توبہ نامہ قبول کرلینا اوران پرطعن وتشنیع سے پرہیز کرنا چاہیے یانہیں اوران کی اقتداء میں سنی مسلمانوں کی نمازشرعاً جائز ہے یانہیں فقط بینواوتوجروا۔

تومفتی شاہ محمد مظہراللہ رحمۃ اللہ علیہ یہاں اس اشاعتی غلطی ہی کے بارے میں یہ فرمارہے ہیں کہ

'''اس معمولی غلطی کو جوشرعاً قابل گرفت بھی نہیں ،ان کی ذات کریمہ معاف نہ فرمائے گی اورفرض کیجیے کہ وہ معاف نہ فرمائیں گی تب بھی مسلمانوں کواس سے کیا علاقہ کہ یہ معاملہ ایک خطا کاربچہ کا اوراس کی مشفقہ ماں کا ہے''

(فتاویٰ مظہریہ ۳۸۸)

میں پہلے علماء دیوبند کی کتابوں سے بھی یہ ثابت کرچکا ہوں کہ کتابوں میں ایسی اشاعتی غلطی شرعاً ہرگز قابل گرفت نہیں ہوتی ،اوریہی بات مفتی مظہر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی تھی کہ یہ اشاعتی غلطی معمولی غلطی ہے جوشرعاً قابل گرفت بھی نہیں ۔توخدارا انصاف کیجیے یہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کسی قسم کی گستاخی یا بکواس کومعمولی غلطی نہیں کہا جارہا بلکہ اشاعتی غلطی کومعمولی غلطی کہا گیا۔لیکن خائن دیوبندی ساجدخان نے اپنے

بڑے خائن وکذاب ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے طریقہ خبیثہ پر عمل کرتے ہوئے ایسی بکواس کی ۔کیونکہ اس نے بھی مطالعہ بریلویت میں یہی کارنامہ سرانجام دیکر اپنی دنیا وآخرت برباد کی ہے۔

{......دیوبندی مولوی خائن کا دجل عظیم......}

دیوبندی مولوی خائن نے آخر میں یہ کہا کہ یہ اشعار نہ صرف مولانا احمد رضا کے اپنے ہیں بلکہ تمام رضاخانیوں کا عقیدہ ام المومنین کے بارے میں یہی ہے(دیوبندی:ص28)

{...الجواب...}

☆......دیوبندی مولوی خائن کا یہ کہنا کہ یہ اشعار مولانا احمد رضا کے ہیں،اس کا تفصیلی جواب میں سابقہ صفحات میں دے چکا۔پھر دیوبندی مولوی کا یہ کہنا کہ تمام سنیوں کا عقیدہ ام المومنین کے بارے میں یہی ہے تو اسکے جواب میں یہی کہتا ہوں کہ ’’هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔یہ بڑا بہتان ہے‘‘اور’’لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔جھوٹوں پر اللہ کی لعنت‘‘

اللہ عزوجل بیڑا غرق کرے دیوبندی مولوی خائن جیسے دجالوں اور فتنہ باز نام نہاد مولویوں کا جو خواہ مخواہ زبردستی مسلمانوں پر ایسے الزامات لگا کر انہیں کافر ومشرک ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ مسلمانوں کے گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

{......دیوبندیوں کو خود توبہ کی توفیق نہیں......}

دیوبندی مولوی خائن نے چند ادھوری عبارات کو پیش کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ سنی مسلمان دیوبندیوں کے خوف سے تاویلات کرتے ہیں اور دیوبندیوں کے خوف اور مولوی محبوب علی

رضوی کی امامت بچانے کے لئے سارا ملبہ نامعلوم کاتب کے سر ڈال کر مولوی صاحب کی طرف سے طوعاً وکرھاً توبہ شائع کرائی گئی‘‘ملخصاً(دیوبندی:ص28)

{...الجواب...}

اولاً تو دیوبندی مولوی خائن کے اس اصول سے تو دیوبندیوں کے بارے میں بھی یہی کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں غلطیوں کو محض اپنے مخالفین کے خوف،طعن وتشنیع کی وجہ سے طوعاً وکرھاً تبدیل کیا،لہذ دیوبندی مولوی خائن کے مطابق اس کے وہ تمام دیوبندی علماء واکابرین جن کے حوالے میں پہلے پیش کر چکا اور ان تمام الزامات سے بریٔ الذمہ نہیں بلکہ اعلیٰ درجے کے مجرم بلکہ گستاخ ہیں۔تو اب دیوبندی نام نہاد مناظر امین صفدر گستاخ ٹھہرا کیونکہ اس نے یہ لکھا ہے کہ

’’آپ ﷺ نماز پڑھاتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی،اور ساتھ گدھی بھی تھی،دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی‘‘(غیر مقلدین کی غیر مستند نماز)اسی طرح پہلے دیوبندی شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی کی کتاب’’ایضاح الادلہ‘‘میں خود ساختہ آیت کا حوالہ گزرا،اور باقی تفصیل بھی پہلے بیان ہوچکی تو اب دیوبندی حضرات اس کو ناشر کی غلطی کہیں تو یہاں بھی دیوبندی مولوی خائن کے اصول سے یہ کہا جائے گا کہ ان دیوبندیوں نے اپنے مخالفین کے طعن وتشنیع کے خوف سے سارا ملبہ ناشر پر ڈال دیا۔انہوں نے اپنی کتابوں میں غلطیوں کو محض اپنے مخالفین کے خوف،طعن وتشنیع کی وجہ سے طوعاً وکرہاً تبدیل کیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ علماء وہابیہ سالوں اپنے اکابرین کی گستاخیوں کا دفاع کرتے رہے،اور توبہ کا نام تک بھی زبان کی نوک تک نہ لائے،اس لئے ان میں ہمت ہی نہ تھی کہ وہ مولانا

محبوب علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کا مطالبہ کرتے ۔تاریخ گواہ ہے کہ علماء وہابیہ نے محبوب علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کا مطالبہ ہرگز نہیں کیا اور ایسا مطالبہ گستاخ وہابی کس منہ سے کرتے کہ اصل میں تو ان کے اکابرین کی کتب گستاخیوں سے بھری پڑی ہیں بندہ ناچیز کی تحقیق کے مطابق کسی ایک وہابی دیوبندی نے محبوب علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نہیں کہا کہ تم رجوع کرو،توبہ واستغفار کرو۔اگر کسی وہابی دیوبندی کے پاس اپنے کسی مولوی کا اس قسم کا کوئی حوالہ ہے تو پیش کرے۔

اور پھر یہ تاثر دینا کہ انہوں نے وہابیہ کے ہنگاموں کی وجہ سے توبہ کی تھی تاکہ امامت سے نہ نکالیں جائیں تو میں کہتا ہوں کہ ان کی توبہ تو اُس وقت بھی علماء وہابیہ نے قبول نہیں کی تھی،اور آج تک قبول نہیں کر رہے ہے،لہذا اگر اسی وجہ سے توبہ کرتے کہ وہابیوں کا خوف تھا تو پھر ان کی توبہ کو نا قابلِ قبول قرار دینے سے ان کی امامت پر لازمی کچھ فرق آتا،بلکہ یقینا ان کی امامت کا حق ان سے چھین جانا چاہیے تھا لیکن وہابیہ کی حجت بازیاں تو ان کی توبہ کے بعد بھی برابر رہیں ۔لیکن امامت کی سعادت انہی کو حاصل رہی۔

پھر عجیب بات ہے ایک طرف علماء وہابیہ کہتے ہیں کہ یہ متنازع اشعار اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں لہذا احمد رضا خان گستاخ ہے [معاذ اللہ عزوجل] تو جب یہ اشعار امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے تھے تو پھر محبوب علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو امامت سے ہٹانے کا مطالبہ کیوں کرتے رہے؟ اس اصولِ وہابیہ کے مطابق تو ذمہ دار اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ تھے تو امامت سے ہٹنے کا مطالبہ محبوب رضوی صاحب سے کیوں؟''توبہ قبول نہیں'' کے بجائے یہ کیوں نہیں کہا تھا کہ اشعار اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں لہذا محبوب رضوی کی توبہ

سے معاملہ حل نہیں ہوسکتا۔

معزز قارئین کرام! وہابیہ بھی عجیب جانور ہے کہ چھلانگیں ہی مارتا رہتا ہے،کبھی یہاں کبھی وہاں کسی ایک جگہ رکتا ہی نہیں۔ایک بات وہابی خود ہی کرتے ہیں پھر اسی کے منکر ہو جاتے ہیں اور اس کو تسلیم کر لیتے ہیں،تو دوسری جگہ کوئی اور بات کر دیتے ہیں۔ان بیچاروں کو سمجھ ہی نہیں کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں،کیا کر رہے ہیں،دعوی کیا کر رہے ہیں،اور دلیل کیا دے رہے ہیں،بات کسی کی ہے اور فتوی کس پر لگا رہے ہیں۔تضادات کے مجمع کا نام وہابیت رکھا جائے تو بجا ہوگا۔

{......لفظ''اُن''پر دیوبندی جہالت کا منہ توڑ جواب......}

اعتراض......: دیوبندی خائن نے یہ کہا ہے کہ یہ اشعار گیارہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں نہیں ہو سکتے کیونکہ ان اشعار میں''ان'' کا لفظ ہے جو تعظیم کے لئے ہے۔

جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ اشعار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے متعلق ہیں''
ملخصاً(دیوبندی:ص29)

{...الجواب...}

اگر وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک یہ لفظ''ان''،تعظیم کیلئے ہے تو دیوبندی وہابی یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ اس میں شاعر نے جس کے بارے میں یہ شعر لکھا ہے شاعر اُس کی تعظیم کر رہا ہے ۔لہذا دیوبندی اصول سے تو شاعر باادب ٹھہرا،تو پھر شور شرابا کیوں کر رہے ہو؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں   ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

باقی اس پر بحث ہو چکی کہ یہ اشعار ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہرگز نہیں ہیں۔

سعیدی... اب جواب کی طرف آیئے دیوبندی مولوی خائن سے میں کہتا ہوں کہ آخر کون سی مستند و معتبر کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ لفظ ''اُن'' صرف تعظیم ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ یا ہر جگہ لفظ ''ان'' تعظیم ہی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟ کم از کم دیوبندی مولوی کوئی حوالہ تو پیش کرتا لیکن دیوبندی مولوی کے پاس کوئی ثبوت ہی نہیں ہے، بس زبردستی کی ہانک رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دیوبندی مولوی اپنے اس دعوے پر ان شاء اللہ عزوجل کوئی حوالہ پیش نہیں کرسکتا کیونکہ یہ اس کا من گھڑت اصول ہے، جس کی کچھ اہمیت نہیں۔

تنگ و چست ان کا لباس اور جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت کہ ہوئے
جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

اب آیئے لغت کی مشہور کتاب فیروز اللغات ملاحظہ کیجیے جس میں اس لفظ ''اُن'' کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ

''**اُن**'' [ہ۔ض] اُس کی جمع۔ اشارہ ضمیر کا، اشارہ بعید، ضمیر جمع غائب، اُن کی سی کہنا۔ (محاورہ)۔ اُن کی طرف داری کرنا۔

(فیروز اللغات اردو: ص ۱۲۴)

الحمد للہ عزوجل! دیوبندیوں کی جہالت واضح ہوگئی کیونکہ یہ لفظ ''اُس'' کی جمع ہے۔ لہٰذا

دیوبندیوں کا زبردستی اس لفظ کو تعظیم ہی کے ساتھ مقید کر کے پھر اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذات مراد لے کر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنا صرف اور صرف مسلک پرستی، شر پسندی اور جہالت و حماقت و خباثت ہے۔

{......لفظ ''قبا'' پر دیوبندی اعتراض کا منہ توڑ جواب......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے یہ کہا ہے کہ ان اشعار کے آخر میں ''قبا'' کا لفظ ہے جو واحد ہے، اگر ان گیارہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں یہ کلام ہوتا تو آخر میں ''قبائیں'' جمع کا صیغہ ہوتا، تو یہ الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ شعر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے متعلق ہیں۔ ملخصاً (دیوبندی: ص 29)

{...الجواب...}

یہ اعتراض بھی دیوبندی جہالت اور فریب ہے کیونکہ ان اشعار میں کوئی ایک لفظ بھی اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہاں مراد گیارہ مشرکہ عورتیں ہیں، اور نہ ہی ہمارے سنی اکابرین و علماء دین نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہاں مراد گیارہ مشرکہ عورتیں ہیں۔ بلکہ یہاں وہ عورت مراد ہے جس کا ذکر روایت میں موجود ہے۔ جس کے بارے میں محدثین کے حوالے پہلے بیان ہو چکے

سعیدی...... امام نووی نے شرح مسلم میں اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں اس کے بارے میں فرمایا کہ ''**قیام نهديها بحيث يرفعان الرداء عن اعلى جسدها**'' اُس کے کھڑے پستانوں نے بالائی بدن سے چادر اٹھا رکھی ہے۔

سَعِیْد......رافعی نے ”درة الضرع لحدیث ام زرع“میں شرح کرتے ہوئے لکھا ”وصف بالضمور، وعظم الکفل “ پیٹ تنگ (کمر پتلی)اور چوتڑ بڑے۔

سَعِیْد......مشارق الانوار علی صحاح الاٰثار میں قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ”لرفعة ردفھا ونھدیھا فیه واندماج خصرھا عبلة الاسافل “چوتڑ اور دونوں پستان اُبھرے ہوئے اور پیٹ تنگ (کمر پتلی) اور نچلے چوتڑ موٹے ہیں۔

چادر کا کردار صفر ہے،جسم بھرا ہوا اور کپڑے تنگ یعنی پستان کھڑے ہوئے ، چوتڑ بھاری ، پیٹ اندر کو اور کمر پتلی اور اس پر لباس چست، جو سوکن کے دل پر گراں گزرتی ہے۔

اسی روایت میں جس عورت کا یہ حلیہ بیان کیا گیا،شاعر نے ان کا ذکر اپنے اشعار میں اس طرح کیا

تو یہاں ذکر ہی ایک عورت کی حالت کے بارے میں تھا اس لئے لفظ ”قبا“ لکھا گیا۔لہذا دیوبندیوں وہابیوں کی یہاں ”قبا“ اور ”قبائیں“ واحد یا جمع کی سب گفتگو ہی فضول و بے مقصد اور خواہ مخواہ زبردستی ہے۔

{......”ردیف ایک“ پر دیوبندی تاویل کا منہ توڑ جواب......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے یہ کہا ہے کہ اس پورے قصیدے کی ”ردیف ایک“ ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ تمام اشعار ایک ہی قصیدے کے ہیں۔

”ملخصاً (دیوبندی:ص 29)

{...الجواب...}

یہ اعتراض دیوبندی مولوی کی جہالت کا شاخسانہ ہے،اس اجہل الناس کو اتنا بھی علم نہیں کہ یہ تشبیب کے اشعار ہیں جن کا مدح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔دیکھو قصیدہ شاعری کی ایک صنف ہے جو غزل سے مشابہ ہے۔اس کے بالعموم پانچ اجزاء ہوتے ہیں۔

[۱] **تمہید یا تشبیب**: رنگین کلام سے ابتداء کر کے سامعین کی توجہ مرتکز کی جاتی ہے۔

[۲] **گریز**: یہاں بات کا رخ اصل مقصد کی طرف پھیرا جاتا ہے۔

[۳] **مدح**: اس حصے میں اوصافِ ممدوح کا بڑی فراخ دلی سے بیان ہوتا ہے۔

[۴] **مدعا یا طلب**: یہاں پہنچ کر ممدوح سے اپنی التجا کی جاتی ہے۔

[۵] **دعا**: شاعر یہاں ممدوح کے لئے دعا کرتا ہے اور مقطع لا کر قصیدہ ختم کر دیتا ہے۔(اگر شاعر ابتدا ہی میں اپنے ممدوح کی مدح شروع کر دے تو قصیدہ کو خطابیہ ورنہ تمہیدیہ کہا جاتا ہے)

{......تشبیبِ قصیدہ اور شباب کی منظر نگاری......}

قصیدہ (بانت سعاد) مشہور نعتیہ قصیدہ ہے،حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑھا اور انعام پایا،اُسکی تشبیب میں یہ شعر بھی ملتا ہے:

هیفاء مقبلة عجزاء مدبرة لا یشتکیٰ قصر منھا و لا طول

(یعنی جب سعاد کو آگے سے دیکھا جائے تو وہ پتلی کمر والی ہے اور جب اُسے پیچھے سے دیکھا جائے تو بھاری چوتڑوں والی ہے، اُس کی کوتاہی قد یا بلندی قامت کا شکوہ ہو ہی نہیں سکتا)۔ (الروض الانف ۴:۲۸۱۔ سیرت ابن ہشام ۲:۵۰۲)

بہر حال یہ ثابت ہوا کہ یہ تشبیب کے اشعار ہیں، جن کا مدح سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر حیرت کی بات ہے کہ آج کے دیوبندی ملا محض ایسی کمزور و بے بنیاد باتوں کو دلیل بنا کر فتوے لگا رہے ہیں جبکہ ان کے دیوبندی اکابرین کا یہ موقف ہے کہ

"ہر وہ شخص جس کو کسی زبان کے ادب سے تھوڑی سی بھی دلچسپی ہوگی وہ بخوبی جانتا ہوگا کہ شعراء اپنے کلام میں کس قدر بعید استعارات اور کنایات سے کام لیتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات سطحی نظر میں ان کا کلام خالص کفر ہوتا ہے لیکن اگر بنظر دقیق دیکھا جائے تو اُسی میں حقیقت کا زبردست سبق ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ علماء کرام شعرا کے کلام پر فتویٰ کفر دیتے ہوئے نسبتاً زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں اور اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو یقین ہے کہ تکفیر کی یہ آگ......اس کی چنگاریاں بہت سے اسلامی خرمنوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگی" (سیف یمانی ۶۰، ۶۱)

لہذا دیوبندی مولوی خائن جیسے حضرات اگر ہم سنیوں کی نہیں مانتے تو کم از کم اپنے دیوبندی اکابرین کی تو مانیں، یا پھر (بقول خائن) ان کی قبروں پر جا کر جوتیاں ماریں اور ان کا انکار کریں۔ لیکن عجیب لوگ ہیں کہ دیوبندیت کا نام بھی لیتے ہیں اور دیوبندی اکابرین کی بات

بھی نہیں مانتے۔ اسی لئے تو خود انہی کا دیوبندی مماتی فرقہ ان دیوبندی حیاتیوں کو اکابر دیوبند کا باغی کہتا ہے۔

{......دیوبندیوں کا بدترین دجل وفریب اور اس کا رد......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے یہ بھی کہا ہے ان اشعار کے متصل بعد ہی یہ اشعار ہیں "تن اقدس پر لباس آیۂ تطہیر کا ہو سورۂ نور ہو سر پر گھر آمان معجز!۔ یا حمیراء کا تنِ اقدس پر گلگوں جوڑا" تو کیا بازاری عورتیں تن اقدس والی ہوتی ہیں؟ کیا آیت تطہیر ان مشرکہ عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ کیا سورۂ نور کی آیتِ برأت کا مصداق یہی عورتیں تھیں؟ کیا "یا حمیراء" کہہ کر ان مشرکہ عورتوں کو پکارا جاتا ہے؟۔ ملخصاً (دیوبندی: ص29)

{...الجواب...}

یہ اعتراض بھی دیوبندی مولوی خائن کا بدترین دجل وفریب ہے کیونکہ میں اس بات پر تفصیلی گفتگو پیچھے کر چکا ہوں کہ یہاں کاتب، ناشر یا اشاعتی غلطی سے یہ سارے اشعار بے ترتیب اور دوسرے قصیدے کے ساتھ یکجا شائع ہو گئے تھے، حالانکہ وہ متنازع اشعار علیحدہ تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قصیدہ الگ تھا۔ جیسا کہ اس کتاب کے مرتب نے بھی بیان کیا اور لفظ "علیحدہ" بھی واضح لکھا ہوا تھا لہذا اشاعت کی ایسی غلطی کو دلیل بنانا جہلاء کا کام ہو سکتا ہے کسی اہل علم و اہل انصاف کا یہ کام نہیں۔ میں پہلے بھی دیوبندیوں کے گھر سے ایسے حوالے پیش کر چکا ہوں جن میں بقول علماء دیوبند کے اشاعتی غلطیاں ہوئی ہیں۔ بلکہ خود علماء دیوبند نے کہا کہ اس قسم کی اشاعتی غلطیاں قرآن پاک و کتب احادیث تک میں ہو جاتی ہیں جیسا کہ

دیوبندی مولوی عبدالعزیز نے لکھا کہ ''قرآن کریم غلط چھپ رہے ہیں بخاری میں بیسوں جگہ کاتبوں نے غلطیاں کیں ......''(البرھان الساطع صفحہ 40 مکتبہ حفیظیہ حمید مارکیٹ مین بازار گوجرانوالہ)

حتی کہ خود دیوبندیوں کی کتابوں میں ایسی غلطیاں ہیں دیوبندی مولوی حبیب اللہ ڈیروی نے لکھا کہ

''غیر مقلدین حضرات نے ایک آیت جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی تھی اس کو اچھالا اور تحریف کا الزام لگا کر اپنے غصہ کی بھڑاس نکالی''(تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین''ص55)

اور دیگر حوالے میں پہلے پیش کر چکا ہوں تو معلوم ہوا کہ اشاعت کے دوران نہ صرف یہ کہ عام عبارات کا بے محل شائع ہو جانا ممکن ہے بلکہ خود دیوبندیوں کو تسلیم ہے کہ قرآن پاک، کتب احادیث میں بھی ایسی اشاعتی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔اور ایسی غلطیوں کو اچھالنا محض اپنے اکابرین وہابیہ کی گستاخانہ عبارات کو چھپا کر اپنے غصے کی بھڑاس نکالنا ہے۔

{......ام زرع سے تشبیہ اور دیوبندیوں کی جہالت......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے یہ لکھا ہے کہ اگر ان اشعار کو ام زرع کے متعلق تسلیم کیا جائے ''تو بھی نہ صرف حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی شدید گستاخی ہے بلکہ حضور ﷺ کی بھی شدید گستاخی ہے کہ مسلم میں حضور ﷺ کا یہ قول موجود ہے ''**کنت لک کابی زرع لام زرع**''میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے لئے۔یہاں نبی

کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ام زرع سے تشبیہ دی،جس عورت کو ام المومنین سے تشبیہ دی جا رہی ہو کیا اس خاتون کے بارے میں اس قسم کی فحش گوئی کرنا درست ہے؟۔ ملخصا(دیوبندی:ص29،30)

دیوبندی مولوی خائن کی طرح اس کے گرو خالد محمود دیوبندی نے بھی ''مطالعہ بریلویت:ص ۳۴۰''میں اور ایک دیوبندی نے اپنی کتاب ''دھاکہ:ص ۶۲''میں بھی یہی اعتراض کیا ہے۔

{...الجواب...}

سعیدی...اولاً تو وہابیوں کی جہالت ہے کہ وہ تشبیہ ہی کو نہ سمجھ سکے کیونکہ روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ تم [عائشہ] میرے لئے ایسی ہو جیسے [ام زرع] ابوزرع کے لئے تھی۔بلکہ روایت کہ الفاظ جو خود علماء وہابیہ دیابنہ نے لکھے وہ یہ ہیں کہ

''**کنت لک کابی زرع لام زرع**''میں [نبی کریم ﷺ] تیرے [یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا] لئے اس طرح ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے لئے تھے(دھاکہ ۶۱،مطالعہ بریلویت ۳۴۰)

لہذا اولاً تو علماء وہابیہ نے تشبیہ کو سمجھنے ہی میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور وہ بات کو سمجھ ہی نہیں سکے،لہذا دیوبندی مولوی اپنی جہالت کا علاج کسی سے کروائیں لیکن یہ وہابیہ کا لاعلاج مرض ہے جسکا علاج ناممکن ہے۔

سعیدی... پھر دیوبندی پہلے وہ نصوص پیش کریں جن سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ ''ام المومنین کا ام

زرع کے ساتھ تشبیہ'' دینے کی وجہ سے وہ قابل تعظیم ہے؟ یا اس تشبیہ کے بعد نبی پاک ﷺ نے کہیں فرمایا ہو کہ ''ام زرع'' اب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرح قابل تعظیم ہے۔لیکن قیامت تک کوئی وہابی دیوبندی ایسا ثبوت پیش نہیں کر سکتا۔

☆... پھر مخالفین کی یہ جہالت ہے کہ وہ تشبیہ کو من کل وجوہ مان لیتے ہیں حالانکہ مشبہ اور مشبہ بہ کو برابر سمجھنا کمال درجہ کی بے وقوفی ہے۔حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ کو برابر سمجھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔(تحفہ اثناء عشریہ صفحہ ۲۱۳)

دیوبندی جہلا کو شاید یہ بات معلوم نہیں کہ یہ حضور ﷺ کا کمال تواضع ہے کہ آپ حسن معاشرت میں اپنی ذات اقدس کو ابو زرع کی طرح فرما رہے ہیں یہاں تشبیہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے اخلاق میں ہے،جیسا کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' میں اس روایت کو ''باب ۱۱۲، اہل وعیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا'' کے تحت درج کیا،اسی طرح ''فیض الباری شرح صحیح بخاری'' میں بھی اس روایت کو ''**باب حسن المعاشرہ مع الاھل**'' میں درج کیا گیا۔جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہاں اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھے برتاؤ ہی پر بات ہے۔لہذا وہابیہ کا استدلال ہی باطل ٹھہرا۔

☆......پھر میں پوچھتا ہوں کہ اگر علماء دیوبند کے نزدیک ''ام زرع'' سے تشبیہ دینے کی وجہ سے ''ام زرع'' حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرح واجب التعظیم ٹھہری تو دیوبندی بتائیں کہ جو ''ام زرع'' کو مشرک کہے اس پر کیا فتویٰ عائد ہوگا؟ پھر یہ بھی بتائیں کہ علماء دیوبند کے نزدیک وہ مشرکہ عورت تھی کہ نہیں؟ اور مشرکین کے بارے میں جو

احکامات قرآن وسنت میں درج ہیں وہ اس پر لاگو ہوں گے کہ نہیں؟

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

☆''اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ '' کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول''(پارہ 10 توبہ 3)

تو قرآن کا فیصلہ تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ مشرکوں سے بیزار ہیں تو اب اس آیت کے تحت ''ام زرع'' بھی شامل ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو کس نص سے؟

☆ پھر قرآن تو مشرکین کو بدترین مخلوق کہتا ہے ''اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اُولٰٓىٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ'' بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنّم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں''(پارہ 30 البینۃ:6)

تو اب علماء دیوبند بتائیں کہ اس آیت کے تحت ''ام زرع'' پر کیا حکم عائد ہوگا؟ کیا وہ واجب التعظیم ٹھہرے گی؟ یا بدترین مخلوق میں شامل ہے؟

اسی طرح مشرکین کے بارے میں قرآن کا فیصلہ ہے کہ ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ '' اے ایمان والو مشرک نرے ناپاک ہیں (پارہ 10 توبہ 28)

یعنی مشرکین ''ناپاک'' ہیں اور انہی مشرکین کے بارے میں قرآنی حکم یہ ہے کہ

''وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ '' اور مشرکوں سے منہ پھیر لو (پارہ 7 الانعام 106)

تو قرآن کے مطابق مشرکین ناپاک ہیں، بدترین مخلوق ہیں، ان سے منہ پھیر لینا چاہیے تو علماء دیوبند بتائیں کہ ''ام زرع'' مشرک تھی کہ نہیں؟ یقیناً تھی تو اب ان کو دیوبندی اصول سے

واجب التعظیم مانا جائے گا یا قرآن کی ان نصوص کے مطابق ناپاک، بدترین مخلوق اور ان سے منہ پھیرا جائے گا۔ میرے معزز قارئین! وہابیوں دیوبندیوں کی عجیب بات ہے کہ جن مشرکین کے بارے میں قرآن مقدس میں اتنی وعیدیں آئی ہیں وہ مشرکہ عورت وہابیوں کے نزدیک قابل تعظیم ہے۔

یہ ہے دیوبندیوں کا دھرم! کہ محض سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بغض وعناد میں قرآن کے فیصلوں کو بھی رد کر کے مشرکین کو قابل تعظیم قرار دے رہے ہیں، بلکہ ایسی مشرکہ عورت کا حلیہ بیان کرنے کو بھی گستاخی قرار دے رہے ہیں۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ**

☆......پھر ایک محترم ذات یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی بی بی حضرت زلیخا کے بارے میں صاحب یوسف وزلیخا نے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں ''دوپستان ہر یکے چوں قبہ نور:

حبابے ساختہ ازعین کانور......دونار تازہ تر رستہ زیک شاخ کف امید شان ناسودہ

گستاخ......سرنیش کوہ اما سیم سادہ : چوکوہ کز کمر زیر او فتادہ'' تو اس کے بارے میں دیوبندی مولوی کیا فتویٰ لگائیں گے؟ کیا ایسے اشعار لکھنے والا گستاخ ہے؟ کیا ان کو واجب الاحترام نہ سمجھنے والا گستاخ ہوگا کہ نہیں؟ اگر ہاں تو حکم لگا کر دکھاؤ؟

لیکن یاد رکھو کہ خود تمہارے اشرفعلی تھانوی

دیوبندی نے حضرت تمہاری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی یوسف علیہ السلام [ایک نبی] کی بیوی کے وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی بارے میں ایسے اشعار

[دو پستان ہر یکے چوں قبہ نور حبا

بے ساختہ ازعین کانور] کی وضاحت میں لکھا کہ

''ایسی مدح گو خلاف احترام ہے مگر ایسی حالت کے اعتبار سے ہے کہ اس وقت وہ واجب الاحترام نہ تھیں یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آنے کے بلکہ اسلام لانے کے بھی قبل'' (امداد الفتاویٰ ۷۸)

لہذا اصول تھانوی کے مطابق جب کسی نبی علیہ السلام کی بیوی بھی حالت کفر میں ہو تو واجب الاحترام نہیں ہوتی تو پھر ام زرع جس سے محض تشبیہ [بقول وہابیہ] دی گئی وہ حالت کفر میں کس طرح واجب الاحترام ٹھہری؟ اور اس کے بارے میں ایسے اشعار لکھنے والا کس طرح گستاخ ہوسکتا ہے؟

{دیوبندی مولوی کے اصول سے قرآن وحدیث میں گستاخیاں}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے یہ لکھا ہے کہ ''اس سے بڑھ کر اس صورت میں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدید گستاخی ہے یعنی ام زرع کا جو واقعہ حدیث میں آیا ہے......گویا یہ سب الفاظ کہ......اسکے سینے......اس کے ابھار......اس کے پاجامے......معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! نقل کفر کفر نہ باشد، محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کر رہے ہیں......استغفر اللہ......اس تاویل کی صورت میں معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی بدترین گستاخی کی گئی''۔ ملخصاً (دیوبندی: ص30)

{...الجواب...}

اولاً تو میں پہلے بیان کر چکا کہ یہ حدیث ''صحیح بخاری، صحیح مسلم،، فیض الباری،، تفہیم البخاری، شمائل ترمذی وغیرہ کتب احادیث میں موجود ہے، اور اس روایت کی شروحات جو محدثین کرام نے پیش کی ہیں، امام نووی نے شرح مسلم میں اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں

اس کے بارے میں فرمایا کہ ''قیام نهدیها بحیث یرفعان الرداء عن اعلی جسدها'' اُس کے کھڑے پستانوں نے بالائی بدن سے چادر اٹھا رکھی ہے۔رافعی نے ''درۃ الضرع لحدیث ام زرع'' میں شرح کرتے ہوئے لکھا'' وصف بالضمور، وعظم الکفل'' پیٹ تنگ (کمر پتلی) اور چوتڑ بڑے۔مشارق الانوار علی صحاح الآثار میں قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ''لرفعة ردفها و نهدیها فیه و اندماج خصرها عبلة الاسافل'' چوتڑ اور دونوں پستان اُبھرے ہوئے اور پیٹ تنگ (کمر پتلی) اور نچلے چوتڑ موٹے ہیں۔تو اب دیوبندی مولوی خائن بتائے کہ یہ سب محدثین گستاخ ہیں؟

آپ لکھتے تو ہیں مگر جانچا کیجیے
کس قدر بے ربط جملے ہیں تیری تحریر میں

سعید......پھر خود دیوبندی مولوی زکریا نے شمائل ترمذی مع اردو تشریح خصائل نبوی میں اسی روایت میں یہ لکھا کہ

''ابوزرع گھر سے نکلا راستہ میں ایک عورت پڑی ہوئی ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے جیسے دو بچے اناروں سے کھیل رہے تھے (چیتے کے ساتھ تشبیہ کھیل کود میں ہے اور اناروں سے یا تو حقیقتاً انار مراد ہیں کہ ان کو لُڑھکا کر کھیل رہے تھے **یا دو اناروں سے اس عورت کے دونوں پستان مراد ہیں**)''۔[بریکٹ کے اندر خط کشیدہ الفاظ زکریا دیوبندی ہی کے ہیں] (شمائل ترمذی مع اردو تشریح خصائل نبوی صفحہ ۱۹۲ مولوی زکریا)

تو دیوبندی وہابی مولوی اب فتویٰ لگائیں کہ یہ الفاظ ''اناروں سے اس عورت کے دونوں پستان مراد ہیں'' کیا یہ بیان کرنا اور ان الفاظ کو روایت تسلیم کرنا گستاخی ہو

گا؟ یہ روایت بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرما رہی ہیں تو کیا ان الفاظ کو آپ کے الفاظ تسلیم کرنا گستاخی ہوگا؟ پھر اپنے مولوی زکریا پر بھی ایک عدد گستاخی کا فتویٰ جاری کریں کیونکہ وہ اس روایت کے الفاظ میں یہ شرح کر رہا ہے۔

☆......اسی طرح قصیدہ (بانت سعاد) مشہور نعتیہ کلام ہے، حضرت کعب بن زہیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑھا اور انعام پایا، اُسکی تشبیب میں یہ شعر بھی ملتا ہے

هیفاء مقبلة عجزاء مدبرة لا یشتکیٰ قصر منها و لا طول

(یعنی جب سعاد کو آگے سے دیکھا جائے تو وہ پتلی کمر والی ہے اور جب اُسے پیچھے سے دیکھا جائے تو بھاری چوتڑوں والی ہے، اُس کی کوتاہی قد یا بلندی قامت کا شکوہ ہو ہی نہیں سکتا)۔ (الروض الانف ۲۸۱:۴۔سیرت ابن ہشام ۵۰۲:۲۔البدایہ والنہایہ ۴۲۴:۴)

لہذا اب مخالفین حضرات کو یہاں بھی گستاخی کا فتویٰ لگانا چاہیے اور یہ کہنا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے الفاظ ''آگے سے دیکھا جائے تو پتلی کمر والی''...... ''پیچھے سے دیکھا جائے تو بھاری چوتڑوں والی''...... سنے اور سن کر انعام بھی دیا۔پھر مصنف الروض الانف، سیرت ابن ہشام، البدایہ والنہایہ کو بھی گستاخ قرار دینا چاہیے جو یہ سب کچھ نقل کر رہے

ہیں۔

☆......یہی نہیں بلکہ دیوبندی مولوی کے مطابق تو قرآن میں بھی گستاخی ہے کیونکہ قرآن پاک میں یہ آیت موجود ہے کہ

''**وَّ کَوَاعِبَ اَتْرَابًا**'' اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی'' (پارہ30 النبا آیت 33)

اور علماء دیوبند کے عبدالعظیم ترمذی صاحب نے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''**البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ**'' کا اردو ترجمہ کیا۔ جس کا نام ''آخرت کے عجیب و غریب حالات'' رکھا اس میں حوروں کے بارے میں ہے کہ

''حضرت ابن عباس، اللہ تعالی کے قول ......''اترابا'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان (حوروں) کے پستان ابھرے ہوئے ہوں گے۔ **اخرجہ ابن ابی حاتم و البیھقی**

(آخرت کے عجیب وغریب حالات صفحہ ۲۴۵ بیت العلوم انارکلی لاہور)

لیجیے جناب دیوبندی اصول سے تو قرآن میں بھی ایسے الفاظ موجود ہیں جن کی وجہ سے گستاخی کا فتوی عائد ہوتا ہے گویا دیوبندی مولوی کے مطابق [معاذ اللہ] اللہ عزوجل کا فرمان، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، امام بیہقی اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہما اور پھر اپنے مولوی عبدالعظیم ترمذی سب ہی گستاخ ہیں۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ**

لہذا دیوبندی وہابی حضرات کوئی اصول و اعتراض قائم کرنے سے قبل کم از کم یہ دیکھ لیا کریں کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟

{......تفرقہ باز سنی نہیں وہابی دیوبندی ہیں......}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے پھر یہ کھینچا تانی کی اور یہ الزام لگایا کہ مولانا احمد رضا خان صاحب تقیہ باز تھا، وہ سنی نہیں بلکہ شیعہ تھا لیکن تقیہ اختیار کیا ہوا تھا، تقیہ اختیار کرتے ہوئے شیعہ کے خلاف کتابیں بھی لکھیں۔ مفہوم (دیوبندی: 30,31 پ)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی کے اس بیہودہ بہتان کے منہ توڑ جواب میں متعدد حوالے اس کتاب میں پیش ہو چکے ہیں، جن میں خود دیوبندیوں نے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردشیعیت پر خدمات کا اعتراف کیا ہے اور خود خالد محمود نے شیعہ پر تنقید کو شیعہ نہ ہونے کی دلیل کے طور پہ نقل کیا ہے، جیسا کہ ماقبل میں اس کی وضاحت ہو چکی۔ سردست اس بات کی وضاحت مقصود ہے کہ کون اپنا گند چھپانے کے لئے بدمذہبوں کے رد کی آڑ لیتا ہے۔ تو جناب دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ

''اگر بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی تجویز کیا جائے تو بھی آپ کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا'' مفہوماً (تحذیر الناس)

یہ یاد رہے کہ خود دیوبندیوں کے نزدیک اگر کوئی نبی حضور ﷺ کے بعد آجائے تو آپ کی ختم نبوت زمانی و رتبی دونوں میں فرق آجائے گا۔ ملخصاً (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، آئینہ قادیانیت، تحفہ قادیانیت)

اب اس عبارت کی بنیاد پر مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو دیوبندیوں اپنے بانی کے گند کو چھپانے کے لئے مرزائیوں کی مخالفت کی۔اپنے اس دعویٰ پر ہم دیوبندیوں کے چوٹی کے عالم مولوی منظور نعمانی دیوبندی کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں جس کو پڑھ کر ہر منصف مزاج آدمی نتیجہ اخذ کرسکتا ہے۔منظور سنبھلی لکھتا ہے کہ

> ''اور دوسرے علماء دیوبند کی وہ علمی اور عملی مساعی، جو قادیانی جماعت کے مقابلہ میں اسی مسئلہ ختم نبوت کے متعلق اب تک کتابوں اور مناظروں کی شکل میں ظہور پذیر ہوچکی ہیں اور جن سے تمام اسلامی دنیا واقف ہے۔ختم نبوت کے لئے بانی دارالعلوم دیوبند اور جماعت علمائے دیوبند کی پوزیشن واضح کرنے کے لئے انصاف والی دنیا کے نزدیک کافی سے زائد ہے''ملخصاً (فتوحات نعمانیہ ۳۳۰:دیوبندی)

میں اس پر کوئی تبصرہ کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔انصاف پسند حضرات خود ہی اس عبارت کا مطلب سمجھ سکتے ہیں۔

اسی طرح شیعہ کافر کا نعرہ بھی اپنے اکابرین کے گھٹیا عقیدے کو چھپانے کے لئے لگایا گیا جیسا کہ ہم اوپر حوالہ جات عرض کرچکے کہ ان کے نزدیک شیعہ کافر نہیں۔جبکہ حقیقت میں یہ لوگ شیعوں کے ساتھ دعوتیں اڑاتے ہیں۔(ماہنامہ حق چار یار لاہور ماہ اگست ۱۹۹۵ء ص ۲۲)

رہ گئے غیر مقلدین اہلحدیث حضرات تو خود علماء دیوبند کا فتویٰ ہے کہ دیوبندی اور غیر مقلدین ''عقائد میں یہ دونوں متحد ہیں'' (فتاوی رشیدیہ حصہ ۲ ص ۱۰) لہذا دیوبندیت باطل فرقوں کا نچوڑ ہے۔اور پھر خود مولوی خضر حیات دیوبندی نے لکھا کہ اوکاڑوی کمپنی (دیوبندی) یہ تقیہ

کرتے ہیں (اکابر کا باغی کون صفحہ ۱۳)

{...فتنہ وتفرقے کی جڑ"وھابیت"...}

اعتراض...: دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ ''احمد رضا بریلوی نے......اہل السنت و الجماعت میں تفریق (پیدا کی)......قاری احمد علی پیلی بھیتی لکھتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں (کی وجہ)......دو مکتبہ فکر قائم ہوگئے بریلوی اور دیوبندی یا وہابی''ملخصاً......(ص:31)

{...الجواب...}

قاری احمد علی کی یہ بات خلاف واقع ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل سنی اور وہابی دو مکاتب فکر وجود میں آچکے تھے، ان سے پہلے ہی داعیان اسلام دو گروہ میں بٹ چکے تھے۔ایک اہل حق اہل سنت اور دوسرا گستاخ فرقہ وہابیہ۔اور اس کام کا سہرا بھی وہابی مذہب کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور ہندوستان میں وہابیت کی بنیاد رکھنے والے مولوی اسماعیل کو جاتا ہے۔جس پر میں آگے حوالے پیش کرتا ہوں۔

{......مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والا ''فرقہ وہابیہ''......}

اہل علم حضرات یہ جانتے ہیں اور دیوبندی علماء و اکابرین بھی یہ مانتے ہیں کہ فرقہ وہابیہ کی وجہ سے مسلمانوں میں فتنوں اور فسادات نے جنم لیا۔مسلمانوں کو سنی اور وہابی دو گروہ میں تقسیم کرنے کا یہ فعل بد ''وہابی فرقے'' کی وجہ سے ہوا۔خود علماء دیوبند کی سب سے معتبر ترین کتاب ''المہند'' میں بھی وہابی فرقے کی تفرقہ بازیوں کا ذکر موجود ہے حتی کہ خود دیوبندیوں نے اسی کتاب میں اقرار کیا کہ وہابیوں نے حرمین شریفین کے صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو شہید

کیا،سنی علماء کو شہید کیا۔

''انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا''

(المہند صفحہ ۴۲۔خلیل احمد دیوبندی)

تفصیلی عبارت اعتراض نمبر 11 کے جواب کے تحت دیکھی جا سکتی ہے۔تو مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر ان کو گروہوں میں تقسیم کرنے والے ''وہابی'' ہیں۔اور یہ ''سنی'' اور ''وہابی'' تفریق سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی قبل ہو چکی تھی۔

{ہندوستان میں فتنہ وفساد اور تفرقہ باز ''اسماعیل دہلوی''}

اسی طرح اب جس کے دل میں آئے پائے اس سے روشنی ہندوستان میں ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا سنیت کے مقابلے میں وہابیت کی بنیاد رکھ کر مسلمانوں کو لڑانے والا اور دو گروہ میں تقسیم کرنے والا بھی وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی ہے۔اس نے کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے نام سے لکھی جس میں سنی مسلمانوں کو کافر و مشرک کہا گیا ہے،دیوبندی مولوی سید احمد رضا بجنوری نے لکھا کہ

......:''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہند و پاک جن کی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے اور تقریباً نوے فی صد حنفی المسلک ہیں،دو گروہ میں بٹ گئے ہیں،ایسے اختلافات کی نظیر

دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی،ایک امام اور ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں ہے۔(انوار الباری ج۱۱ص ۱۰۷)

اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھی ہی اس لئے تھی تاکہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر فرقوں میں تقسیم کیا جائے۔اس بات کا اقرار خود اسماعیل دہلوی نے کیا اور دیوبندیوں کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ

......:اسماعیل دہلوی نے کہا کہ'' مجھے اندیشہ ہے کہ اس [تقویۃ الایمان] کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی......گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴)

اور مصنف محاسن موضح قرآن نے بھی اقرار کیا کہ اسماعیل دہلوی کے ہی دور میں دو گروہ معرض وجود میں آ گئے تھے جن کا سبب اسماعیل دہلوی کی تحریک تھی

(محاسن موضح قرآن ص ۷۰)

ایسے ہی قاضی شمس الدین درویش تقویۃ الایمان کے متعلق لکھتا ہے:

''انگریزوں نے مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا کرنے کے لئے کسی کم علم دیہاتی مولوی سے گنواری اردو میں یہ کتاب لکھوائی'' (غلغلہ ص ۱۸،ادارہ سعدیہ مجددیہ۔لاہور)

{......امام احمد رضا کی پیدائش سے بھی پہلے وہابی فتنہ......}

......:اسماعیل دہلوی کے نئے ''وہابی'' مسلک کا رد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے خوب کیا،حضرت مولانا منور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اسماعیل دہلوی کے ہم عصر و ہم درس تھے انہوں نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ''متعدد کتابیں لکھیں،

اور ۱۲۴۸ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد میں کیا۔تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا۔پھر حرمین سے فتویٰ منگایا۔......جامع مسجد کا شہرہ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منورالدین اور تمام علمائے دہلی ''ملخصاً

(آزادی کی کہانی آزادی کی زبانی از عبدالرزاق ملیح آبادی ص36)

غور کیجیے یہ مناظرے ،فتوے ،اختلافات اس وقت شروع ہوئے تھے جب سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی تو خود سوچئے کہ اختلاف کی جڑ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں یا کہ فسادات اور تفرقہ بازی کی جڑ امام الوہابیہ محمد بن عبدالوب نجدی اور اسماعیل دہلوی ہے؟

{شیعہ کی طرح دیوبندی واعظین وخطباء کے من گھڑت قصے}

اعتراض ...... دیوبندی مولوی خائن نے اپنی کتاب کے صفحہ 32 تا36 تک ''میزان الکتب'' وغیرہ سے چند ایسے حوالے پیش کیے جن میں بعض حضرات کے بے اصل واقعات کا ذکر ہے۔کسی نے شہادت امام حسین اور کربلا کے حوالے سے بے اصل واقعات بیان کئے اور کسی نے شیعہ طرز پر قصے کہانیاں بیان کی ہیں ،ملخصاً۔(یہی اعتراض شیعیت کا

ترجمان کون کے عنوان سے نورسنت کے شمارہ ے میں بھی ابوایوب کے نام سے چھپ چکا ہے)۔(دیوبندی خائن :ص32 تا36)

{...الجواب...}

اگر بعض واعظین نے اس سلسلہ میں غیر محتاط رویہ اختیار کرتے ہوئے کچھ ایسے واقعات بیان کئے ہیں تو یہ اہل حق اہل سنت و جماعت کا موقف نہیں نہ ہی ہمارے لئے حجت ہے ،دیوبندی مولوی خائن نے اپنے ایک چیلے مولوی عمیر قاسمی کی کتاب پر تقریظ بھی لکھی ہے اسی کتاب میں دیوبندی قاسمی کہتا ہے کہ

> ''نورسنت کے شمارہ میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ادارہ کا ہر مضمون نگار کی رائے سے بالکلیہ اتفاق ضروری نہیں ہے۔لہذا حافظ اسلم نے اپنی طرف سے اگر کوئی بات لکھی تو وہ ہمارا متفقہ اور اجتماعی عقیدہ تو نہیں ہو گیا اور نہ ہمارے لئے حجت ہوگا''
>
> (دیوبندی:۱۵۸،۱۵۹)

جناب !اگر تمہارے دیوبندی مولوی جن کے مضامین تم اپنے رسالوں میں شائع بھی کرتے ہوا گر وہ کچھ غلط کہہ دیں تو وہ تمہارے لئے حجت نہیں تو پھر اگر کوئی اہل سنت کا اسٹیج استعمال کرتے ہوئے کچھ غلط کہہ دے تو وہ قابل اعتراض کیوں ہے؟

پھر یہ بھی یادرہے کہ خود علماء دیوبند نے یہ بھی لکھا ہے کہ

''ہر عالم کی بات کو جوں کا توں قبول نہیں کیا جاتا'' (تسکین الاتقیاء)

لہذا اگر بعض واعظین بے اصل واقعات یا شیعہ طرز پر عمل پیرا ہیں تو وہ بھی ہمارے لئے قطعاً حجت نہیں ہے۔ آپ کے دیوبندی فرقے کے ایک نہایت ہی معتبر جید عالم مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی خود واضح طور پر لکھتے ہیں کہ

''کسی مذہب کا ماخذ اکابر کا کلام ہوتا ہے چھوٹوں کا کلام ماخذ نہیں بن سکتا''

(کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ'' صفحہ ۱۶۱)

لہذا دیوبندی مولوی خائن کے اس اصول سے اکابر کی بجائے اصاغر کے حوالے پیش کرنا ہی دیوبندی مولوی خائن کی بے بسی اور لاچارگی کو ظاہر کر رہی ہے۔ باقی رہ گئی واقعات نقل کرنے کی بات تو خطا کسی محقق سے بھی ہوسکتی ہے بلکہ تمہارے مولوی اشرفعلی تھانوی نے تو یہاں تک لکھ مارا ہے:۔

'' یہ واقع میں تحقیق کی غلطی ہے جو علم وفضل ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہوسکتی ہے'' (البوادر والنوادر ص ۱۹۷)

لہذا اگر کوئی واعظ یا مصنف ایسی غلطیوں کا شکار ہے تو اس کا اہل سنت سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر اس سے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش بھی دیوبندی مولوی خائن کا پاگل پن ہے۔ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تو خود اس قسم کے واقعات کی سختی کے ساتھ مذمت کی ہے اور جس کتاب (الممیز ان الکتب) کے حوالے مولوی خائن نے دیئے ہیں اسی کتاب میں یہ موجود ہے کہ

''اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں یقینا اتنے خرافات ماہ محرم اور واقعہ کربلا کے لئے ایجاد نہ ہوئے تھے۔ جتنے اس زمانے میں ایجاد ہو چکے ہیں۔ تو اعلی حضرت نے بھی اپنے زمانے کے واعظین اور مقررین کو جنہوں نے واقعہ کربلا کو رنگیلا پنی سے بیان کرنے کا طریقہ اپنایا اور کتابیں لکھیں ان کے ان افعال پر آپ نے اللہ تعالی کے عذاب کے مراتب ان کیلئے نقل کئے'' (الممیز ان الکتب ص ۶۷۴)

نوٹ: یہ بھی یادرہے کہ اس کتاب پر دیوبندی مولویوں کی بھی تقاریظ ہیں اور انکے اصول کے مطابق کتاب کے مندرجات کی ذمہ داری تقریظ لکھنے والے پر بھی آتی ہے۔ (ہدیہ بریلویت)

{......دیوبندیوں کے اسٹیج سے شیعیت کی صدائیں......}

اب آیئے دیوبندی مولوی خائن اگر تمہارا اصول درست ہے تو ذرا اپنے دیوبندی علماء واعظین، خطباء کی شیعیت نوازی دیکھو اور پھر اس بناء پر یہ کہو کہ دیوبندی مذہب اصلی شیعہ مذہب ہی ہے اور تمام دیوبندی اکابرین ان واعظین وخطباء کی وجہ سے شیعہ ثابت ہو گئے

عید سعید......ایک دیوبندی مولوی اپنے دیوبندیوں کے بارے میں لکھتا ہے:۔

''آج سنی [دیوبندی] نوجوان شیعہ دنیا کے پھیلائے گئے پروپیگنڈے کا شکار ہیں۔ مزید ستم یہ کہ کچھ سنی نما [یعنی دیوبندی] شیعہ سینکڑوں کی تعداد میں جبہ و دستار پہنے منبر ومحراب کے وارث بن بیٹھے......مگر ہم نے کبھی یہ سوچنے کی بھی زحمت گوارا کی؟؟ کہ شیعیت کے جراثیم ہمارے [دیوبندیوں کے] منبر ومحراب میں...... مدارس وخانقاہوں میں...... ہماری

درسی کتب عصری نصاب میں داخل ہو چکے ہیں‘‘

(ماہنامہ نفاذ خلافت راشدہ نومبر ۲۰۱۳ ص ۳۱)

عید سعید...... یہی دیوبندی مولوی اپنے دیوبندیوں کے بارے میں لکھتا ہے:۔

’’آج ہمارا [یعنی دیوبندی] خطیب اور واعظ بھی آل رسول کا لفظ خاندان علی کے چار پانچ افراد کے لئے کرتا ہے‘‘(ایضا)

عید سعید...... یہی دیوبندی مزید لکھتا ہے:۔

’’آج ہمارا [دیوبندی] خطیب جمعۃ المبارک کے خطبہ میں آنحضرت کی چار بیٹیوں میں سے صرف ایک کا نام لے کر شیعہ مسلک پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے‘‘(ایضا)

اور ثبوت کے طور پر دیوبندی اپنے مولوی عبدالرؤف کی کتاب منتخب خطبات جمعہ وعیدین کو ملاحظہ کر سکتے ہیں جس میں اس نے یہ کام کیا ہے (ملاحظہ ہو منتخب خطبات جمعہ وعیدین ص ۱۰، ۲۱، ۲۶)

ع اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی

عید سعید...... دیوبندی مولوی خائن! اب بھی اگر طبعیت صاف نہ ہوئی ہو تو مزید سنو تمہارا دیوبندی مولوی لکھتا ہے:

’’آج ہمارا [دیوبندی] خطیب خطبہ جمعہ میں حضور ﷺ کے تمام نواسوں میں سے صرف دو کا نام لے کر خوش ہوتا ہے‘‘(ایضا)

اس کے لئے ملاحظہ ہو ’’خطبات جمعہ وعیدین، رسائل قاسمی

و نہ ادھر ادھر کی تو بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے راہزنوں سے غرض نہیں تری راہبری کا سوال ہے

صفحہ ۴۱۲‘‘

عید سعید...... آگے لکھتا ہے کہ

’’ہمارے نظریات وافکار میں شیعی جراثیم تقویت پا رہے ہیں‘‘(ایضا)

ع کس ادا سے کیا اقرار گناہ گاروں نے

اسی قسم کی تنقید ’’افکار شیعہ ص ۱۳۔۳۱، شیعیت تاریخ وافکار ص ۵۲۸۔۵۳۱‘‘ یہ بھی موجود ہے، ہم نے خوف طوالت کی باعث صرف اشارہ کرنے پہ اکتفاء کیا ہے، مزید تفصیل مذکورہ کتب میں دیکھ لی جائے۔

عید سعید...... دیوبندیوں کے مولانا سید لعل شاہ بخاری خطیب مدنی مسجد لائق علی چوک واہ کینٹ نے 700 سے زائد صفحات پر مشتمل ایک کتاب بنام ’’حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و استخلاف یزید‘‘ لکھی

اسی سے آج دنیا کی نگاہوں میں ہوئے رسوا
محبت میں جسے تا عمر اپنا راز داں سمجھے

اس کتاب کے صفحہ ۷۱۸ پر دیوبندیوں کے مولانا محمد عبدالرشید نعمانی استاذ درجہ تخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ۔ بنوری ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں کہ ’’مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری ایک محقق عالم ہیں، سنی حنفی [دیوبندی] ہیں، ان کی تصانیف قابلِ قدر ہیں جو ان کی بالغ نظری کی شہادت دیتی ہیں (استخلاف یزید صفحہ ۷۱۸، ۷۱۹) اسی کتاب کے صفحہ ۷۱۶ پر دیوبندیوں کے مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے اس کتاب اور اس کے مصنف کی تائید کی ہے۔

اب ذرا اس کتاب پر دیوبندی تبصرہ بھی ملاحظہ ہو

دیوبندیوں کے محدث کبیر استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر نے لکھا دیوبندی مولوی مصنف استخلاف یزید کے بارے میں خود کہا ہے کہ

''شیعیت کی آبیاری کر رہے ہیں اور دشمنان صحابہؓ کی پاسداری میں لگے ہوئے ہیں......ہمارے خیال میں استخلاف یزید ص ۵۳۴ پر مصنف نے جواب کسائی کی ہے......اس کا پس منظر یقیناً وہ خبث باطن ہے جو شیعہ حضرات کے دل و دماغ میں رچا ہوا ہے۔......خلاصہ کلام کتاب استخلاف یزید مجموعی طور پر شیعیت کی تائید اور بعض صحابہ کی تنقیص سے بھری ہوئی ہے۔(القَولُ السَّدِید فی جواب اِستخلاف یزِید صفحہ ۱۶ تا ۳۷، ناشر کتب خانہ مدنیہ لائق علی چوک واہ کینٹ)

... دیوبندیوں کے محقق العصر مفتی محمد فرید دارالافتاء دارالعلوم اکوڑہ خٹک نے فتویٰ دیا کہ

''یہ مؤلف شیعہ پرور ہے اس نے غیر مستند تاریخی روایات اور ضعیف روایات کی وجہ سے مسلمہ اصول عدالت صحابہؓ کو نظرانداز کیا ہے۔......پس بہرحال ایسا شخص [یعنی لال بخاری دیوبندی] نیم شیعہ یا شیعہ پرور شخص اہل سنت والجماعت کی امامت وخطابت کا اہل نہیں ہے۔

(فتاویٰ فریدیہ ج ۱ ص ۱۳۶)

... ایک اور صاحب رقم طراز ہیں:

''سپاہ صحابہ......نے انہیں (اہل تشیع) اپنا ہم مذہب مان لیا''

(شیعیت تاریخ وافکار ص ۶۷۲)

... ضیاء القاسمی کے بارے میں لکھتا ہے:

''مہدی کا ظہور و وجود خالص شیعی عقیدہ ہے جسے
چھپا رکھا تھا جسے مدتوں دل میں اے انور
ہزار افسوس وہ شرح و بیاں تک بات جا پہنچی
موصوف اپنے ایمان کا مرکز ومحور اور اپنے عقیدے کا حصہ بتا رہے ہیں''(شیعیت تاریخ وافکار صفحہ ۶۷۲)

... مزید لکھا کہ

''حضرت علی کو مشکل کشا کہنا بھی تصوف پر تشیعی اثرات کا نتیجہ ہے جس سے بعض علماء حق بھی شعوری یا لاشعوری طور پر متاثر ہو گئے ہیں''

(شیعیت تاریخ وافکار ص ۵۶۸)

وہ ہماری تحریر پڑھ کر پہلو بدل کے بولے
کوئی قلم چھینے اس سے یہ تو برباد کر چلا ہے

... اسی طرح ایک اور دیوبندی مولوی لکھتا ہے کہ:

'' شیعیت کا تیسرا پروپیگنڈا جس سے ہم متاثر نظر آتے ہیں وہ یہ کہ حضرت حسین کو امام کہا جاتا ہے''(ندائے منبر ومحراب ج ۲ صفحہ ۱۷۲)

تو دیوبندیوں شیعہ سے متاثر تو تم خود دیوبندی ہو، اپنے اصول کے مطابق اب اپنے دیوبندیوں کو شیعہ کہو۔

... اسی طرح عبدالجبار سلفی نے اپنے ایک دیوبندی کے بارے میں لکھا:

''وہ بدقسمتی سے شیعیت سے لوریاں لے رہا ہے''

(ماہنامہ حق چار یار دسمبر ۲۰۱۳ صفحہ ۲۶ بحوالہ کلمہ حق)

ایسے ہی لکھتے ہیں:

''مئولف سیاست معاویہ نے کسی شیعہ کی کوکھ سے جنم لیا ہے''

(دفاع حسین ص ۲۶۳)

... اسی طرح دیوبندی اللہ یارخان مولوی محمد حسین نیلوی کے بارے میں لکھتا ہے:

''یہ سب روافض کی خوشہ چینی کے کرشمے ہیں'' (سیف اویسیہ ص ۹۰)

... مزید کہا کہ

''نیلوی [دیوبندی] پارٹی مذہب شیعہ اختیار کر چکی ہے'' (سیف اویسیہ ص ۵۹)

تو مولوی خائن دیوبندی! اب تمہارے اصول وطرز سے یہ ثابت ہو چکا کہ شیعیت تمہاری رگ رگ میں بس چکی ہے لہذا اب سنیوں پر خواہ مخواہ من گھڑت اعتراضات کرنے کے بجائے پہلے اپنے گھر کی آگ کو بجھاؤ۔

... ایک دیوبندی مصنف طارق جمیل کے قول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''سیدنا علی کی طرف سے حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنے کی معذرت کا ذکر نہ کرنا اور اس میں سقیفہ بن عادہ میں مہاجرین وانصار نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ منتخب کیا۔ اس کا ذکر نہ کرنا اور حوالہ نہ دینا (طارق جمیل کی) شیعیت نوازی نہیں تو اور کیا ہے'' (کلمۃ الہادی باب نمبر ۱ ص ۷۷)

... اسی طرح ایک دیوبندی دوسرے دیوبندی مولوی کو کہتا ہے:

آپ کے رافضیانہ پن سے اکابرین امت میں سے کوئی محفوظ نہیں (الفتح المبین ص ۲۱۵)

... دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر کے بیٹے زاہدالراشدی کے خلاف دیوبندیوں نے ایک کتاب ''نوازشات'' کے نام سے دیوبندی مولوی عبدالرحیم چار یاری نے ترتیب دی ہے جس میں ''باب پنجم: علامہ زاہدالراشدی کی رافضیت نوازی'' ص 207 پر موجود ہے۔

... دیوبندی مولوی عبدالرحیم چار یاری نے ایک کتاب ''نوازشات'' لکھی، اس میں علماء دیوبند کے امام سرفراز صفدر کے بیٹے زاہدالراشدی گروپ کی رافضیت نوازی میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ انہوں نے ایک ایسا مضمون شائع کیا جس میں مصنف نے یہ لکھا ہے کہ

☆......(دیوبندی اور شیعہ) ''ایک گاڑی کے دو پہیے''

☆......(دیوبندی اور شیعہ) ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم قرار دیا''

☆......شیعہ اور سنی (دیوبندی) 97 فیصد عقائد میں باہم متفق ہیں''

☆......اسی مضمون میں شیعہ سنی (دیوبندی) اختلافات کو مسلمانوں کے اختلاف ہی قرار دیا گیا ہے۔

الغرض دیوبندی امام سرفراز صفدر کے بیٹے ''زاہد الراشدی'' کے بارے میں ایک پورا

باب ''باب پنجم: علامہ راشدی کی رافضیت نوازی'' موجود ہے۔
یہ تو صرف چند حوالہ جات ہیں جس سے دیوبندیت کی شیعیت انہی کے اصول سے ثابت ہوتی ہے مزید حوالے جات پیش کیے جاسکتے ہیں لیکن انہی حوالوں سے دیوبندیوں کو اپنی اوقات نظر آ گئی ہوگی۔

{......دیوبندی اپنے اصول سے شیعہ ''حوالہ نمبر 1''......}

سعیدی... اب اشرفعلی تھانوی صاحب کی بھی سنو لکھتے ہیں:

''وہابی عجیب فرقہ ہے ان میں اکثر گستاخ بے باک دلیر ہوتے ہیں ......شیعوں کی طرح ایسوں کا تبرائی مذہب ہے''

(افاضات الیومیہ ج٦ ب ۴۲۹)

وہابی گستاخ بھی ہے اور ان کا تبرائی مذہب بھی ہے لیکن وہابی ہے کون؟ خود دیوبندی کہتے ہیں کہ ہم وہابی ہیں مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ ''ہم بڑے سخت وہابی ہیں''

(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۰) مولوی زکریا کہتا ہے کہ ''میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں'' (سوانح مولانا محمد یوسف ص

۱۹۲) دیوبندی مساجد و مدارس والے وہابی ہیں تھانوی کہتا ہے کہ ''بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں'' (اشرف السوانح ۱ / ۴۸) دیوبندی اور وہابی ''عقائد میں سب متحد ہیں'' (فتاوی رشیدیہ ج ا ص ۱۱۹)

لہذا دیوبندی حضرات وہابی ہیں اور وہابی گستاخ و شیعوں کی طرح تبرائی مذہب ہے۔

{......دیوبندی اپنے اصول سے شیعہ ''حوالہ نمبر 2''......}

ہم نے اوپر حوالہ جات دیئے کہ دیوبندی علم غیب مانتے ہیں جبکہ نور الحسن بخاری لکھتا ہے:

''یہ عقیدہ دراصل غالی رافضیوں کا ہے'' (توحید اور شرک کی حقیقت ص ۱۹۷)

لہذا دیوبندی اپنے اصول سے شیعہ ٹھہرے۔

{......دیوبندی اپنے اصول سے شیعہ ''حوالہ نمبر 3''......}

اسی طرح دیوبندیوں کو تسلیم ہے کہ

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا''

(امداد السلوک ص ۲۰۱، تواریخ حبیب الہ ص ۲۰۷، بکھرے موتی ج ۷ ص ۱۶۰، باغ جنت ص ۳۵۹)

جبکہ دوسری طرف دیوبندی امام سرفراز کہتا ہے کہ

''اصل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ ہونے کا مسئلہ شیعہ کا ہے'' (تنقید متین ص ۹۹)

لہذا دیوبندی اپنے اصولوں سے خود شیعہ ثابت ہوگئے۔

{امام حسین کو سید الشہداء کہنا نبی کی توہین}

ایک دیوبندی مولوی عبید اللہ انور کے حوالے سے لکھتا ہے کہ

''حضرت حسین کی اس عظیم نسبت اور شرف صحابیت سے انکار کی مجال نہیں لیکن انہیں سید الشہدا کہنا رسالت کی اس لئے توہین ہے کہ حضور انور نے اس کا مصداق حضرت حمزہ کو قرار دیا'' (ایضاً)

یعنی دیوبندی مولوی کے نزدیک حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ''سید الشہدا'' کہنا رسالت کی توہین ہے لیکن دوسری طرف خود دیوبندی علماء نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ''سیدالشہدا'' کہا ہے۔

چنانچہ ''دیوبندی فرقے'' کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ''شہادت حسین ص ۳۵'' پر ''سید الشہدا'' کہا ہے اور اسی طرح دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی نے ''امداد الفتاوی ج ۴ ص ۵۹۸'' میں بھی اس نسبت کو جائز ثابت کیا ہے۔

تو اب مذکورہ دیوبندی مولوی کے مطابق بانی دیوبندیت مولوی قاسم نانوتوی اور امام دیوبندیت اشرفعلی تھانوی دونوں ''رسالت کی توہین'' کے مرتکب ٹھہرے۔

{.....اوراق غم اور دیوبندی گوہ کھانی...}

اعتراض ......دیوبندی مولوی خائن نے ابو الحسنات قادری کی کتاب ''اوراق غم'' کے حوالے بھی پیش کئے (ص:36)

{...الجواب...}

اولاً تو عرض ہے کہ حضرت علامہ ابو الحسنات قادری صاحب اپنی کتاب اوراق غم کی خلاف شرع باتوں سے رجوع کر چکے، لہذا مرجوع حوالوں کو پیش کرنا خود دیوبندیوں کے اپنے

اصول کے مطابق گوہ کھانے کے برابر ہے (دیکھئے کتاب مناظرہ کوہاٹ)

دوسری بات ہم اوپر یہ بیان کر چکے کہ تمہارے امام اشرفعلی تھانوی کے نزدیک تحقیق کی غلطی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے بھی ممکن ہے لہذا اب یہاں کس منہ سے اعتراض کر رہے ہو؟ پھر ان اصاغر کی غلطی سے اکابر پر الزام عائد کرنا بدترین جہالت یا پاگل پن ہے، جس کی امید ہم وہابیوں ہی سے کر سکتے ہیں۔

دیوبندی مولوی خائن کے ص 37 پر کسی ڈاکٹر اوشا سانیال کے بھی حوالے دیکر سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر شیعیت کا الزام لگانے کی ناکام کوشش کی۔ تو اس پر میں اتنا ہی کہتا ہوں کہ کیا مذہب وہابیت دیوبندیت میں ہرا یرا غیرا کے حوالے معتبر اور قابل حجت ہوتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ایسے غیر معتبر بلکہ غیر عالم شخصیات کے حوالے دینا خود دیوبندیوں کی جہالت اور محض مسلک پرستی ہے۔

{.....دیوبندی شیعہ گھوڑا ’ذوالجناح‘‘...}

اعتراض ......دیوبندی مولوی خائن، اگر کسی سنی واعظ وخطیب نے اہل تشیع کے گھوڑے ذوالجناح کا ذکر کر دیا ہے (ص35)

{...الجواب...}

تو اس کی غلطی کے ذمے دار سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کس طرح ہوئے؟ یا اس کی وجہ سے اہل سنت و جماعت پر اعتراض کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ ہاں اگر تم (بزبان دیوبندی) حلالی ہو تو یہ ثابت کرو کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ کے گھوڑے کو جائز کہا ہے لیکن انشاء اللہ ایسا ایک حوالہ بھی تم پیش نہیں کر سکتے، باقی اگر کسی واعظ وخطیب کی

بات ہی کولیکر تم نے کیچڑ اچھالنا ہے تو پہلے اپنے دیوبندی گھر کی خبر لو تمہارے دیوبندی مولوی احمد علی لاہوری نے لکھا کہ

''ایک بدبخت کا تیر آپ کے گلے میں سے پار ہو گیا اور آپ گھوڑے سے گر گئے'' (شہادت حسین ص ۲۶۴)

اسی طرح اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ مولوی عنایت نے بھی آپ کے گھوڑے کا ذکر کیا'' (باغ جنت ص ۵۷۳)

لہذا اگر عام واعظین وخطباء کی بناء پر تم اعتراض کرتے ہو تو پھر اس سے بڑھ کر تم اپنے مولیوں کی بناء پر شیعہ ثابت ہوئے۔

گئے حجاب کے دن آؤ سامنے بیٹھو
نقاب رخ سے ہٹاؤ بہار آئی ہے

{.....دیوبندی شیعہ ''نوحہ وماتم''...}

اعتراض.....دیوبندی مولوی خائن کہتا ہے کہ مولوی افتخار الحسن نے کربلا کی دسویں رات کا واقعہ نقل کر کے نوحہ خوانی اور مرثیہ خوانی کے ذریعے خوب رلانے پٹانے کی کوشش کی۔حالانکہ ابوداؤد میں نوحہ کرنے والوں اور والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔ملخصاً (دیوبندی:ص ۳۳)

{...الجواب...}

میں کہتا ہوں کہ دیوبندی مولوی خائن اگر تم میں غیرت ہے تو بتاؤ کیا کسی عام مولوی یا کسی عام عالم کی غلط تحقیق کی ذمہ داری پوری جماعت پر عائد کرنا درست ہے؟ اگر درست نہیں ہے تو

پھر تمہارے سارے اعتراضات ہی باطل ہیں اور اگر درست ہے تو ذرا تحریری طور پر یہ فتویٰ شائع کرو، اور پھر دیکھو کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔

اب دیوبندی مولوی خائن ذرا اپنے دیوبندی امام قاسم نانوتوی، اشرفعلی تھانوی، قاری طیب، مفتی شفیع وغیرہ کی افادات پر مشتمل دیوبندی کتاب ''واقعہ شہادت، مقامِ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وکردار یزید'' کبھی کھول کر دیکھنا، اس میں خود تمہارے دیوبندی مفتیوں (مفتی ابوبکر جابر قاسمی، مفتی احمد اللہ نثار قاسمی) نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ وہ مرثیہ وتعزیہ کے خلاف تھے۔ چنانچہ دیوبندی مفتی کہتے ہیں کہ

''بریلوی مسلک کے مرجع وماویٰ شیخ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے محرم اور اس کی بدعات پر مختلف جگہوں پر بہت واضح اور دوٹوک انداز میں **اسلام کی سچی ترجمانی کی ہے** کہ (مولانا احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں کہ)''یہ اہل شیعہ کے منعقدہ مجلس مرثیہ خوانی میں اہل سنت وجماعت کا شریک ہونا حرام ہے......ایسی جگہ جانا حرام ہے [اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الہند دو بیان الشہادۃ] دوسری جگہ لکھا ہے کہ ''افعال مذکورہ محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت کرنا ناجائز ہے وہ مناہی ومنکرات سے پُر ہوتے ہیں [احکام شریعت]......تعزیہ داری اور اس کی زیارت کے سلسلے میں [امام احمد رضا خان] نے بالکل دوٹوک انداز میں فرمایا کہ ''تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض ورو گردانی کریں، اس کی طرف دیکھنا بھی نہ چاہیے [عرفان شریعت]

(واقعہ شہادت، مقام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وکردار یزید: ص ۱۷۴)

تو یہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی سچی ترجمانی کی ہے۔لیکن اب دیوبندی مولوی خائن! ذرا اپنے دیوبندی گھر کی حالت دیکھو۔

ﷺ......تمہارے اکابر مولوی محمود الحسن نے لکھا ہے کہ

جہاں خندۂ شادی وہاں ہے نوحۂ ماتم

(مرثیہ گنگوہی ص ۳)

یہ نوحہ ماتم شیعہ کرتے ہیں اور تم دیوبندیوں نے بھی اپنے مولوی کے مرنے پر نوحہ ماتم کیا۔

ﷺ......اسی طرح تمہارے دیوبندی مولوی شورش نے لکھا کہ

''شاہ جی [دیوبندی] کی وفات پر ملک بھر میں ماتم کیا گیا......وہاں دینی حلقوں نے ماتم کیا'' (سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص ۷۵)

ﷺ......اور امام حسین کی شہادت پر مرثیہ خوانی کی۔(باغ جنت ص ۵۷۸: دیوبندی)

ﷺ......قاضی مظہر حسین دیوبندی مفتی محمود سے مخاطب ہو کر لکھتا ہے کہ

''جب سنی شیعہ دونوں کی مستند احادیث سے مذکورہ افعال ماتم کا ممنوع ہونا ثابت ہے تو پھر آپ نے کس شرعی سند کی بناء پر مروجہ ماتم وتعزیہ وغیرہ کی اجازت دیدی ہے؟'' (احتجاجی مکتوب ص ۶)

تو شیعہ کو ماتم وتعزیہ کی اجازت دینے والے تو دیوبندی علماء ہیں لیکن بدنام ہم سنیوں کو کر رہے ہیں۔

{......دیوبندی مولوی کے اصول سے دیوبندی اکابر شیعہ......}

اب آیئے دیکھئے کہ دیوبندی مولوی خائن اپنی ہی تحریر سے اپنے دیوبندیوں کو شیعہ ثابت کر چکا، دیوبندی مولوی خائن کہتا ہے کہ

''نبی پاک ﷺ نے مرثیوں کے لکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔مگر یہ بات شیعہ حضرات کو قبول نہیں اور یہ بناسپتی سنی جو کہ شیعہ ہیں یہ نوحے اور مرثیوں پر کتابیں لکھ رہے ہیں'' (مسلک اعلیٰ حضرت ص ۳۳: دیوبندی)

مزید ایک دیوبندی مصنف کہتا ہے کہ

مرثیہ پڑھنا مجوسوں کا شعار ہے سدا سے یاد رکھ اے ہوشیار
نوحہ کر کے ہاتھ سینے پر نہ مار کافروں کا ہے طریق اے دین دار

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۳۹۶)

تو مولوی خائن ذرا اپنے گھر کی خبر لو کہ

ﷺ... تمہارے دیوبندی علماء نے مرثیے لکھے۔مثلاً ''مرثیہ گنگوہی'' اور ''مرثیہ حسین احمد مدنی''

ﷺ... اسی طرح شورش کاشمیری دیوبندی نے بھی ابوالکلام آزاد کی وفات پر مرثیہ لکھا

(خطبات ربیع الاول ج ۱ ص ۲۸۳)

لہٰذا جو کام نبی پاک ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ کام تمہارے دیوبندی اکابرین کرتے رہے اور شیعہ بنتے رہے۔بلکہ مجوسیوں کے شعار کو دیوبندی اختیار کر کے مجوسی ٹھہرے۔

نوٹ:۔''واقعہ کربلا'' کے حوالے سے دیوبندی حضرات جس قدر باہم دست وگریبان ہیں اور ایک دوسرے پہ فتوے لگانے میں مگن ہیں اس کی جھلک دیکھنے کے لئے ہمارے ناظرین

مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع کریں، جن میں دیوبندی حضرات ایک دوسرے کے متعلق رافضی اور ناصبی ہونے کا اقرار کرتے نظر آتے ہیں۔

۱۔خلافت معاویہ ویزید
۲۔شہید کربلا اور یزید
۳۔واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر
۴۔ایک ناقدانہ جائزہ
۵۔دفاع حسین
۶۔تحقیق مزید
۷۔محمود احمد عباسی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ
۸۔خلافت رشید ابن رشید
۹۔مظلوم کربلا
۱۰۔واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر
۱۱۔سیدنا علی وحسین
۱۲۔تبصرہ برشہید کربلا ویزید

ان کے علاوہ بے شمار کتب اس مسئلہ پہ موجود ہیں، جس کی تفصیل انشاء اللہ الگ سے کسی مضمون میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔

{......دیوبندی مولوی خائن کا دجل وفریب......}

اعتراض...: دیوبندی مولوی نے یہ تاثر دیا کہ جس طرح شیعہ کہتے ہیں کہ اللہ خلف وعید پر قادر نہیں ایسے ہی تمہارا عقیدہ ہے۔ملخصاً (ص ۳۸، ۴۱)

{...الجواب...}

اس کے جواب میں بھی صرف اتنا عرض ہے ''جھوٹوں پر اللہ کی لعنت'' اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان یہ ایک نزاعی مسئلہ ہے کیا جناب ماتریدیہ کو بھی شیعہ قرار دیں گے؟ ہمارے متعلق تو لکھا کہ ہم خلف وعید کے قائل نہیں۔لیکن یہ دیوبندی مولوی خائن کی بدترین جہالت ہے یا پھر دجل وفریب ہے کیونکہ خود دیوبندی حضرات نے ہمارے سنی اکابرین کے ایسے حوالہ جات نقل کئے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ خلف وعید کے قائل ہیں۔(ہدیہ بریلویت ص ۳۹۱) اب دیوبندی قوم خود فیصلہ کریں کہ سچا کون ہے؟ تمہارا یہ دیوبندی مولوی خائن یا پھر دیگر دیوبندی؟ ہمارے نزدیک تو دیوبندیت نام ہی کذب ودجل کا ہے۔

{......اللہ عزوجل کے بارے میں دیوبندیوں کا گستاخانہ عقیدہ......}

اعتراض...: دیوبندی مولوی خائن نے یہ لکھا کہ ''شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اللہ قبائح پر قادر ہے جبکہ شیعہ کی طرح تم (سنی) بھی اس کے منکر ہو'' ملخصاً (ص 38)

{...الجواب...}

یہ بھی دیوبندی مولوی خائن کی جہالت ہے، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت جب شیعوں نے پیش کی تو اس کا جواب دیتے ہوئے قاضی مظہر دیوبندی کہتا ہے کہ

''سائل نے تحفہ اثناعشریہ مترجم اردو سے یہ عبارت نقل کی ہے حالانکہ اس

میں کتابت کی غلطی پائی جاتی ہے لیکن سائل نے بلافہم اس کو سوال میں نقل کر دیا ہے اگر وہ اتنی فہم رکھتے تو اردو کی اس عبارت کی تصحیح کر لیتے اب بھی ان پر لازم ہے کہ وہ صحیح عبارت پیش کریں۔(سنی مذہب حق ہے ص ۳۴)

اس عبارت کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اللہ تعالی برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ یہ عقیدہ ہے کہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے''

(سنی مذہب حق ہے ص ۳۵)

یہی مطلب دیوبندی مولوی خائن کی پیش کردہ عبارت کا ہے۔اس میں بھی موجود ہے کہ

''باری تعالیٰ سے اہل سنت کے نزدیک اللہ کا ظلم ممکن نہیں''

(تحفہ اثناعشریہ ص ۳۰،دیوبندی:ص 38)

لہذا جب ظلم ممکن نہیں تو محال ہوا اور محال اللہ کی قدرت کے تحت نہیں۔(یکروزہ فارسی)

اور یہی بات مولانا عبدالحئی لکھتے ہیں:۔

''کسی چیز کے قدرت میں داخل ہونے کی علت اس کا ممکن ہونا ہے پس شریک الباری کہ محال ہے تحت قدرت نہ ہوگا''(فتاوی عبدالحئی ج ا ص ۲۱)

اور ہم بھی اسی کے مدعی ہیں جبکہ دیوبندی حضرات کے نزدیک اللہ ظلم پر قادر ہے جیسا کہ دیوبندیوں کی کتاب ''مطالعہ بریلویت ج ۸ ص ۲۵'' پر تفصیل دیکھی جا سکتی ہے۔تو ان کی پیش کردہ عبارت ان کے خلاف ہوئی ہمارے نہیں۔

اور جہاں تک بات امکان کذب کی ہے تو شبیر احمد عثمانی دیوبندی لکھتا ہے کہ

''خدا تعالی خالق کذب ہو تو ضرور لیکن قولا وعملا کاذب ہونا محال ہے''

(الاسلام ص ۳۳)

اشرفعلی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے کہ

''حق تعالیٰ کو خالق کل شیء کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنازیر کہنا بے ادبی ہے۔چونکہ مسئلہ متنازع فیہا ایسی قبیل سے ہے اس لئے بعد واجب سمجھنے اعتقاد عموم قدرت **لکل شئی ممکن و اعتقاد تنزہ عن کل نقیضہ** کے خصوص کے ساتھ انہیں کلام کرنے کو مستحسن نہیں سمجھتا''

(بوادر النوادر ص ۲۰۹)

خالد محمود دیوبندی لکھتا ہے کہ

''ہمارے علماء امکان کذب کے لفظ کو ابہام سوء ادب کی وجہ سے بے ضرورت اطلاق کرنے کو منع فرماتے ہیں''(مطالعہ بریلویت ج ا ص ۳۳۴)

مصنف الشہاب الثاقب لکھتے ہیں:

''یہ اعتقاد رکھے کہ ممکن ہے کہ خداوند کریم جھوٹ بول دے تو وہ بھی کافر وزندیق ملعون ہے''

(الشہاب الثاقب ص ۲۲۶)

مگر دیوبندی عقیدہ ہے:۔''اسی کو امکان کذب کہتے ہیں کہ کذب ممکن تو ہے''

(تذکرۃ الخلیل ص ۱۴۰)

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو شمشیر ہے مومن

اس طرح حامد میاں لکھتے ہیں:

''اس مسئلہ کو توڑ مروڑ کر اور غلط تفسیر کر کے علماء دیوبند کی طرف منسوب کر دیا گیا اور امکان کذب کا عنوان دے دیا گیا'' (سلسلہ علماء دیوبند ص ۴۰)

ایسے ہی قاری عبدالرشید لکھتے ہیں:

''مسئلہ امکان قدرت کو 'امکان کذب' کے خوفناک اور بھیانک عنوان''

(ترجمہ قرآن کا تقابلی جائزہ ص ۱۰۹)

سعید احمد قادری نے اسے کفریہ عقیدہ تعبیر کیا (اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان ص ۷) اور الیاس گھمن نے بھی اسے گستاخانہ عقائد میں شمار کیا (فرقہ بریلویت کا پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ ص ۳۹۵) دیوبندی حضرات کی طرف سے ایک کتاب بعنوان ''غیر مقلدین پہ عرب و عجم کے فتوے'' شائع کی گئی ہے جس میں ''جامع الشواہد'' نامی کتاب کا عکس دیا گیا جس میں امکان کذب کا رد موجود ہے (جامع الشواہد ص ۱۴) جبکہ اس پہ رشید احمد گنگوہی اور دیگر دیوبندی حضرات کے اپنے دستخط بھی موجود ہیں (جامع الشواہد ص ۳۶) اسی طرح منیر احمد منور کی کتاب ''شرعی فیصلے'' میں بھی جامع الشواہد'' کا عکس موجود ہے۔

{......''خلف وعید'' قبیح نہیں بلکہ ''کذب باری'' ماننا قبیح ہے......}

اعتراض...: دیوبندی مولوی خائن ''فتاوی رضویہ'' کی ایک ادھوری عبارت نقل کر کے کہتا ہے کہ ''یہ الزام تراشیاں کس بنیاد پر؟ صرف اس لئے کہ تم نے اللہ کو خلف وعید پر قادر مان لیا ہے جو قبیح ہے تو جب اللہ اس قبیح پر قادر ہے تو ان قبائح پر بھی قادر

ہوگا'' ملخصا (ص ۴۰)

{...الجواب...}

جناب دیوبندی مولوی خائن! تم کو کس نے کہہ دیا کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کی بنیاد خلف وعید کا عقیدہ ہے؟ جناب خائن صاحب! سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تو آپ دیوبندیوں کے اس عقیدے کی قلعی کھولی ہے کہ

مقدور العبد مقدور باری تعالیٰ ہے (تذکرۃ الخلیل ۱۴۱)

اور اگر اللہ قادر نہیں ہوگا تو بندے کی قدرت بڑھ جائے گی (یکروزہ)

اس پر سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ دیوبندیو! بندہ تو بھولتا بھی ہے، کھاتا بھی ہے، سوتا بھی ہے، فاعل بھی بنتا ہے، مفعول بھی بنتا ہے تو پھر تمہارے [یعنی دیوبندیوں کے] نزدیک تو اللہ ان سب پر قادر ہوگا جبکہ اللہ تعالی کی ذات کے لئے قبائح محال ہے اور محال اللہ کی قدرت کے تحت نہیں (یکروزہ)

پھر دیوبندی مولوی خائن نے ایک اور جھوٹ یہ بولا کہ خلف وعید قبیح ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خلف وعید کرم ہے قبیح نہیں۔ حکیم محمد حسین القریشی لکھتے ہیں:

''مولانا صاحب نے خلف وعید ممکن لکھا ہے۔ جسکے معنی یہ ہیں کہ وعید وہ ہوتی ہے جو گناہ کی سزا مقرر ہو۔ اور وعدہ وہ ہوتا ہے جو نیکی کی جزا کا وعدہ ہو۔ مگر معترض نے وعدہ و وعید دونوں کو ایک ہی بنا دیا۔ ردالمحتار والے صاحب نے خلف وعید کے معنی جود و کرم کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصا بل جودا و کرما یعنی اشاعرہ

(محققین) خلف وعید کے جواز کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ نقص نہیں ہے۔ بلکہ جود وکرم ہے"
(اثبات التوحید ص ۴۵)

اور رہ گئی بات جنتیوں کو دوزخ بھیجنے تو وہ بھی ظلم نہیں بلکہ اللہ کا عدل ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ملاحظہ ہو (تقدیس الوکیل، تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۳۰۴)

لہذا دیوبندی مولوی خائن کذب باری تعالیٰ کا جو تمہارا گستاخانہ عقیدہ ہے اس کو "خلف وعید" بتا کر اپنے گستاخانہ عقیدہ کو چھپانے کی کوشش مت کرو۔

{اعلی حضرت کے گندے الفاظ نہیں بلکہ دیوبندی اکابر کے گستاخانہ الفاظ}

اعتراض......: دیوبندی مولوی خائن نے یہ کہا کہ اعلی حضرت نے اللہ تعالیٰ کے لئے بڑے گندے الفاظ استعمال کیئے ہیں۔ ملخصاً (ص ۴۳)

{...الجواب...}

یہ دیوبندی مولوی خائن کا دجل وفریب ہے کیونکہ یہ باتیں تو تمہارے دیوبندی عقیدے سے لازم آتی ہیں اور تمہارے دیوبندی اکابر کے گستاخانہ عقیدہ سے جو قباحتیں لازم آتی ہیں ان کو سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ اگر مقدور العبد کو مقدور باری مانا جائے تو بہت خرابیاں لازم آتی ہیں جنکو خود تم نے بھی برائیاں تسلیم کیا ہے۔

باقی رہ گئی بات سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سخت الفاظ کی تو تمہارے اپنے مولوی زکریا نے اپنی کتاب "فضائل اعمال" میں یہ روایت لکھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک گستاخ کو جواب دیتے ہوئے کہا تھا

"تو اپنے معبودلات کی پیشاب گاہ کو چاٹ" (فضائل اعمال ص ۱۷۷)

اب بولیں کہ کیا یہ سب سخت مزاجی ہے؟ قرآن پاک پارہ 6 المائدۃ آیت 54 میں ایمان والوں کی یہ صفت بیان کی کہ وہ مسلمان پر نرم اور کفار (گستاخوں، بدمذہبوں) پر سخت ہوتے ہیں۔ الحمدللہ امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کیلئے سراپا لطف وکرم اور بے دینوں و بدمذہبوں کیلئے شمشیر بے نیام تھے۔ بقول علامہ اقبال

باقی ان کو بدزبان بھی وہی کہیں گے جن کی گستاخیوں پر اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے گرفت فرمائی۔ خود قرآن پاک پارہ 9 الانفال 22 میں حق کے منکروں کو "شر الدواب" بدتر جانور کہا گیا۔ پارہ 29 القلم آیت 13 میں تو گستاخِ رسول کو "زنیم" (اصل میں خطاء) کہا گیا۔ جھوٹوں پر "لعنت" کی گئی ہے۔ اور احادیث میں "بدعتیوں کو جہنم کے کتے کہا گیا" (کنز العمال) اسی کنز العمال میں اہل بدعت کو شر الخلق کہا گیا۔ تو معاذ اللہ! یہاں بھی ہذیان کرو کہ یہ بدمذاجی ہے۔

دیوبندیوں کے استاد مولوی محمد بخش رامپوری حج پر گئے لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت ہمارے لئے دعا کی تھی "مولانا نے فرمایا کہ ہاں گالیاں بھی دی تھیں اور بددعاء بھی کی تھی"
(تذکرۃ الرشید: جلد دوم ص ۳۴۹)

اب معترض مذکورہ سے گزارش ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی معاذ اللہ یہ الفاظ لکھے کہ آپ نے ایسے الفاظ اس بازار میں کھڑے ہو کر فرمائے تھے۔ شرم تو نہیں آتی اس قسم کی گھٹیا گفتگو کرتے ہوئے۔ اگر اب بھی کوئی شرم باقی ہے اور خدا کا خوف

ہے تو توبہ کرو۔ پھر مزید سنو تمہارا مولوی ایک شیعہ کو جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:۔

''میں ایسے احمق خدا کو نہیں مانتا'' (ارواح ثلاثہ ص ۲۲)

اس کے بارے میں بھی وہی اس قسم کی بکواس کرو کہ یہ بات کنجریوں کی گود میں بیٹھ کر کہی ہے اس نے۔ اور باقی کنجریوں سے کس کا تعلق ہے اور کس کے منہ پر وہ پیشاب کرنا بھی گوارا نہیں کرتیں اس کے لئے ارواح ثلاثہ اور تزکرۃ الرشید کے حوالہ جات کافی ہیں۔

نوٹ: دیوبندی حضرات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سخت الفاظ کو آپ کے کردار و اخلاق پر محمول کرتے ہیں (دست و گریبان ج ۳ صفحہ ۲۶) اگر یہ اصول رکھا جائے تو یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا بکواس کریں گے؟ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ تحمل مزاج تھے مگر جو سخت الفاظ استعمال کئے وہ گستاخ کے خلاف تھے لہذا گستاخوں کے خلاف سخت الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں کیا رب العزت نے قرآن میں ولید بن مغیرہ کے لئے زنیم کا لفظ استعمال نہیں کیا؟ تو پتہ چلا کہ گستاخوں سے سخت الفاظ سے گفتگو کی جا سکتی ہے۔

اور گستاخ رسول کے متعلق خود دیوبندی حضرات لکھتے ہیں:

یقیناً حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع والیقین کافر اکفر، بے ایمان دجال، مردود و ملعون، ملحد، جہنمی، ضال، مضل، اخبث الخلائق بدتر از شیطان لعین ہے......ایسا مردود خنزیر اور مخلوق کی ہر ناپاک اور نجس سے نجس

دوسروں کے عیب بے شک ڈھونڈھتا ہے رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی سیہ کاری بھی دیکھ

چیز سے زیادہ مردود ہے......(تحفہ بریلویت ص ۹)

تو دیوبندی حضرات اپنے گریبان میں جھانکیں!

اعتراض...: دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ: اگر مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جس کام پر بندہ قادر ہے اس کام پر اللہ بھی قادر ہے اور اس وجہ سے احمد رضا نے یہ الزام تراشیاں کی ہیں تو جواباً سر دست اتنا عرض ہے کہ یہ عقیدہ احمد رضا کا بھی ہے۔ ملخصاً (ص ۴۱)

{...الجواب...}

دیوبندی مولوی نے کذب و بیونت کی انتہا کر دی اور اس قدر حوالہ جات میں خیانت سے کام لیا کہ ان کے رئیس المحرفین کی روح بھی کانپ گئی ہوگی۔ بہر حال ان کے پیش کردہ حوالے کے بارے میں عرض ہے کہ اگر جناب پوری عبارت نقل کرنے کی زحمت گوارا کر لیتے تو معاملہ صاف ہو جاتا۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''یہ قضیہ بے شک حق ہے کہ جس پر انسان قادر ہے اس سب اور اس کے علاوہ نامتناہی اشیا پر مولیٰ قادر ہے وہ بقدرت ظاہریہ عطائیہ اور حق بقدرت حقیقیہ ذاتیہ مگر اس حق کو یہ ناحق کوش کس باطل محض کی طرف لے گیا انسان کا کسی فعل کو کرنا کسب کہلاتا ہے انسان کی قدرت ظاہریہ صرف اس قدر ہے قدرت حقیقیہ خلق و ایجاد میں اس کا کوئی حصہ نہیں وہ خاص مولیٰ کی قدرت ہے تو اس کلمہ حق کا حاصل یہ تھا کہ انسان جس کے کسب پر قادر ہے اللہ اس کے خلق و ایجاد پر قادر ہے وہ کسب نہ ہوگا مگر بقدرت خدا مگر اس دل کے

اندھے نے یہ بنالیا کہ انسان جس چیز کے کسب پر قادر ہے رحمٰن بھی خود اپنے لئے اس کے کسب پر قادر ہے''(فتاوی رضویہ ج ۱۵ ص ۴۵۸)

تو دیکھئے یہاں بات کیا تھی اور دیوبندی خائن نے اس کو کس انداز میں پیش کیا۔ان لوگوں کو اتنا بھی خیال نہیں کے مرنے کے بعد کیا جواب دیں گے۔

اعتراض...: یہ کہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ سبحان السبوح کا کوئی جواب نہیں لکھا گیا جبکہ مولوی عبدالواحد نے اس کو جواب دیا ہے۔مفہوم (۴۱،۴۲)

{...الجواب...}

پہلی بات تو یہ کہ منظور نعمانی دیوبندی نے کہا کہ ''مختلف لوگوں کی معلومات اور اطلاعات کسی شخص کے بارے میں مختلف ہوسکتی ہیں،اُس کی وجہ سے راویوں کا مختلف ہوجانا قدرتی بات ہے،اور ایسا اختلاف باپ بیٹوں اور استادوں،شاگردوں میں بھی ہوسکتا ہے''(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق صفحہ ۲۷،۲۸)لہذا اگر ان کو اس کتاب کا علم نہیں تھا تو اس میں کونسی ڈھٹائی والی بات ہے؟

اگلی بات دیوبندی مولوی نے یہ کتاب مولوی عبدالواحد کے نام منسوب کی جبکہ مولوی مشتاق دیوبندی اور مولوی گھمن دیوبندی نے اس کتاب کی نسبت منظور نعمانی کی طرف کی ۔ لہذا اس سے تمہارا جھوٹ ثابت ہوا کہ یہ کتاب مولوی عبدالواحد کی ہے اور اگر یہ کتاب منظور نعمانی کی ہے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مولوی منظور نے ۱۳۲۱ھ میں یہ کتاب لکھی ہو۔ کیونکہ وہ پیدا ہی ۱۳۲۲ھ میں ہوا ہے۔(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق ص

۱۷)

رہ گئی بات الجہد المقل کی تو جناب ''سبحان السبوح'' ان سب دیوبندی گستاخانہ کتابوں کا ہی جواب ہے۔

الحمدللہ عزوجل! دیوبندی نام نہاد مناظر و محقق مولوی خائن کی کتاب کا جواب مکمل ہوا۔

وماعلینا الاالبلاغ المبین

نوٹ...: دیوبندی مولوی کی کتاب کے آخر میں 52اعتراضات والزامات پیش کیے گئے ہیں۔ان کے جوابات ہماری اس کتاب کے آخر میں موجود ہیں۔

{...باب دوم...}

اس باب میں علماء دیوبند کے اپنے اصول،قواعد کے مطابق الزاماً

"دیوبندی فرقے" کی شیعوں، قادیانیوں، عیسائیوں، مشرکین عرب، وغیرہ کے ساتھ عقائد ونظریات، احکام ومسائل میں مماثلث ویکسانیت" پر چند حوالے پیش ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

معزز قارئین کرام! اب آپ کی خدمت میں دیوبندی اصولوں کے پیش نظر رکھ کر وہ حوالے پیش کرتے ہیں جن میں دیوبندی اور شیعہ بلکہ دیوبندیوں کی کفار ومشرکین کے ساتھ مماثلت ویکسانیت ثابت ہوتی ہے۔ اب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر شیعیت کا الزام و بہتان باندھنے والے دیوبندی ذرا ہمت کریں، اور آنے والے صفحات کو پڑھ کر دیوبندی فرقے کو بھی شیعہ، قادیانی، یہودی، عیسائی قرار دیں، اور دیوبندیت کو جوتے کی نوک پر رکھیں۔ اور اگر یہ نہ کرسکیں تو کم از کم اپنے من گھڑت اصولوں کو ترک کردیں کیونکہ ایسے

اصولوں سے نہ صرف یہ کہ دیوبندی جہلا مزید خود ذلیل ورسواء ہورہے ہیں بلکہ دیوبندی فرقہ کو بھی مزید ذلیل ورسواء اور تباہ وبرباد کررہے ہیں۔

دیوبندی اور شیعہ کے عقائد واحکام میں یکسانیت ومماثلت

اب میں دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی کے اصول کے تحت یہ کہتا ہوں کہ جو عقائد ونظریات دیوبندیوں کے ہیں وہی عقائد ونظریات شیعہ، قادیانی، عیسائی اور مشرکین کے ہیں۔ خود دیوبندی فرقے کے بانی مولوی قاسم نانوتوی خوارج وروافض کے بارے میں کہتے ہیں

[خوارج وروافض] "توحید ورسالت کے منکر نہیں، قرآن وحدیث کے مکذب نہیں، دل اور زبان سے کلمہ شہادت پڑھتے ہیں، صوم وصلوۃ اور حج وزکوۃ کو فریضہ اسلام سمجھ کر بجالاتے ہیں، اس اعتبار سے مومن معلوم ہوتے ہیں"

(عقائد اسلام حصہ اول: ۲۵۶: ادریس کاندھلوی)

یہی بانی دیوبندی مذہب مولوی قاسم نانوتوی ایک اور جگہ کہتے ہیں کہ

"بلحاظ آں کہ کلمہ شہادت برزبان ودر جنانست، وصوم وصلوۃ وحج وزکوۃ وغیرہا اعمال اسلامیاں کہ اعمال دین اسلام باشد" یعنی نماز، روزہ، حج وزکوۃ وغیرہ اسلامی اعمال کے ساتھ شیعہ بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کرتے ہیں، دل سے بھی مانتے ہیں اور زبان سے اس کا اقرار بھی کرتے ہیں یہ پہلو تو شیعوں کا اسلامی ہے" (سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۶۳، تذکرہ وسوانح الامام الکبیر: ص ۳۴۵۔ عبدالقیوم حقانی)

سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا کہ

''شیعہ کے ساتھ بعض مسائل (وعقائد) میں اشتراک ...... اگر شیعہ نماز و روزہ اور حج وغیرہ احکام کے قائل ہیں تو کیا ہم اہل السنت و الجماعت (دیوبندی) ان احکام کا انکار کردیں''

(تسکین الصدور: ۲۴۲، سرفراز دیوبندی)

یعنی شیعہ بھی ان احکام کے قائل ہیں اور دیوبندی بھی قائل ہیں۔تو علماء دیوبند کے گھر کی اس شہادت اور دیوبندیوں بالخصوص دیوبندی مولوی خائن کے اصولوں سے یہ ثابت ہوا کہ

1......شیعہ اللہ عزوجل کو مانتے ہیں......اور دیوبندی بھی اللہ عزوجل کو مانتے ہیں۔

2......شیعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں......اور دیوبندی بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں۔

3......شیعہ قرآن کو مانتے ہیں......اور دیوبندی بھی قرآن کو مانتے ہیں۔

4......شیعہ کلمہ شہادت پڑھتے ہیں......دیوبندی بھی کلمہ شہادت پڑھتے ہیں۔

5......شیعہ روزے رکھتے ہیں......اور دیوبندی بھی روزے رکھتے ہیں۔

6......شیعہ نماز پڑھتے ہیں......اور دیوبندی بھی نماز پڑھتے ہیں۔

7......شیعہ حج کرتے ہیں......اور دیوبندی بھی حج کرتے ہیں۔

8......شیعہ زکوۃ کو فریضہ اسلام سمجھتا ہے......اور دیوبندی بھی زکوۃ کو فریضہ اسلام سمجھتے ہیں۔

دیوبندی اور مشرکین عرب کے عقائد واحکام میں یکسانیت ومماثلت

علماء دیوبند کی کتابوں میں مشرکین عرب کے بارے میں درج ذیل عقائد واحکام کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ان کے قائل تھے، دیوبندی مولوی سید نورالحسن شاہ بخاری کی کتاب ''توحید اور شرک کی حقیقت: صفحہ 53 تا 59'' اور دیوبندی امام سرفراز خان صفدر کی کتاب ''گلدستہ توحید: باب ہشتم ص 77 تا 83 پر تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔تو اب دیوبندیوں بالخصوص مولوی خائن! کے اصولوں سے علماء دیوبند کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ

9......مشرکین عرب عمرہ کرتے تھے......دیوبندی بھی عمرہ کرتے ہیں۔

10......مشرکین عرب بیت اللہ کی تعظیم کرتے تھے......دیوبندی تعظیم کرتے ہیں۔

11......مشرکین طواف کرتے تھے......دیوبندی بھی طواف کرتے ہیں۔

12......مشرکین تلبیہ کہتے تھے......دیوبندی بھی تلبیہ کہتے ہیں۔

13......مشرکین خدا کی منت ونذر مانتے تھے......دیوبندی بھی مانتے ہیں۔

14......مشرکین کے نام ''عبداللہ'' تھے......دیوبندیوں کے نام بھی عبداللہ ہوتے ہیں۔

15......مشرکین تحریر کا آغاز اسم الٰہی سے کرتے......دیوبندی بھی ایسا کرتے ہیں۔

16......مشرکین اللہ کی قسمیں اٹھاتے تھے......دیوبندی بھی اللہ کی قسمیں اٹھاتے ہیں۔

17......مشرکین نکاح کرتے تھے......دیوبندی بھی نکاح کرتے ہیں۔

18......مشرکین ختنہ کرتے تھے......دیوبندی بھی ختنہ کرتے ہیں۔

19......مشرکین غسل جنابت کرتے تھے......دیوبندی بھی کرتے ہیں۔

20......مشرکین بھی استغفار کرتے تھے......دیوبندی بھی استغفار کرتے ہیں۔

21......مشرکین بچوں کا عقیقہ کرتے تھے......دیوبندی بھی کرتے ہیں۔

22......مشرکین اعتکاف بیٹھے تھے......دیوبندی بھی اعتکاف بیٹھتے ہیں۔

23......مشرکین مردوں کو قبر میں دفن کرتے تھے......دیوبندی بھی کرتے ہیں۔

24......مشرکین سر کے بالوں میں مانگ نکالا کرتے تھے......دیوبندی بھی نکالتے ہیں۔

25......مشرکین زیر ناف بال دور کرتے تھے......دیوبندی بھی کرتے ہیں۔

دیوبندی اور مرزائیوں کے عقائد واحکام میں یکسانیت ومماثلت

اسی طرح ایک غیر مقلد مولوی اسماعیل سلفی کے جواب میں محمود عالم دیوبندی لکھتا ہے

''ورنہ کوئی کل کو کہے گا کہ عیسائی بھی خدا تعالی کے قائل ہیں اسماعیل [اہلحدیث] بھی...... پھر کوئی اور اٹھے گا اور کہے گا مرزائی بھی محمد [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کو رسول تو مانتے ہیں اگرچہ آخری نہیں اور اسماعیل سلفی بھی رسول کو مانتا ہے اور عنوان قائم کرے گا" اسماعیل سلفی کی مرزائیوں سے ہمنوائی''

(تسکین الاتقیاص ۲۲۸: دیوبندی)

26......عیسائی اللہ عزوجل کے قائل ہیں......اور دیوبندی بھی

27......مرزائی بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول مانتے ہیں......اور دیوبندی بھی

تو اب علماء دیوبند کی اپنی ان عبارات اور دیوبندی اصولوں کے مطابق دیوبندیوں کو یہ ماننا پڑے گا کہ ان کے دیوبندی فرقے کے جو عقائد ونظریات اور احکامات ہیں، انہی کے دیوبندی اصولوں کے مطابق وہی عقائد ونظریات اور احکامات شیعوں کے بھی ہیں

، مرزائیوں وقادیانیوں کے بھی ہیں، عیسائیوں کے بھی ہیں حتی کہ مشرکین مکہ کے بھی تھے، تو انہی کے اصول سے نہ صرف دیوبندی فرقہ کی ان کے ساتھ مماثلت و یکسانیت ثابت ہوئی بلکہ فرقہ دیوبندیت کا فرقہ باطلہ ہونا بھی ثابت ہوگیا۔

{......وہابی اصول سے ہندو اور وہابی دھرم......}

یہاں پر اُن جاہل وہابیوں کو بھی اپنی جہالت پر نظر کرنی چاہیے جو اکثر بیہودہ اصول وجاہلانہ باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہندو مندر جاتے ہیں اور سنی مزار پر، ہندو بھی منت مانتے ہیں اور سنی بھی، ہندو بھی مندر پر پھول ڈالتے ہیں اور سنی مزارات پر، ہندو ہند کو مقدس مقام سمجھتے ہیں اور سنی مزارات کو......'' وغیرہ

تو ایسے جاہل قسم کے لوگوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر اس قسم کی باتوں کی وجہ سے تم سنیوں پر طعن وتشنیع کرو گے تو اپنے انہی اصولوں سے تم خود یہودیوں، عیسائیوں، قادیانیوں، مرزائیوں، شیعوں کے ہم عقیدہ قرار پاؤ گے۔ جیسا کہ اوپر 27 باتیں خود وہابیوں دیوبندیوں کے اصول کے مطابق انہی کی کتابوں سے پیش کی گئی ہیں۔

پھر انہی جہلاء کی زبان میں الزامی طور پر ہم یہ کہتے ہیں کہ

ہندو ''گنگا جل'' کو متبرک مانتے ہیں......اور تم وہابی ''زم زم'' کو۔

ہندو ''اپواس'' رکھتے ہیں......اور تم وہابی ''روزہ'' رکھتے ہو۔

ہندو بھی ''شادی'' کرتے ہیں......اور تم وہابی بھی ''شادیاں'' کرتے ہو۔

ہندو شادی کے لئے ''پنڈت'' کو بلواتے ہیں......اور تم وہابی اپنے 'مولوی' کو بلواتے ہو۔

ہندو بھی اپنے مردوں کو ''سفید لباس'' پہناتے ہیں......اور تم وہابی ''سفید کفن'' پہناتے ہو،
ہندو اپنے مردوں کی چارپائی کو کندھوں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں......اور تم وہابی بھی
ہندو سورگ و نرگ کے قائل ہیں......اور تم وہابی جنت وجہنم کے قائل ہو۔

اس طرح کی درجنوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں، لہذا دیوبندیوں وہابیوں کو اپنے جاہلانہ استدلالات اور من گھڑت اصولوں پر غور کرنا چاہیے ورنہ اپنے ہی اصولوں و استدلالات سے نہ صرف ہندو، بلکہ کافر و مشرک تک ثابت ہو گے۔

بہر حال آیئے اب آگے چلتے ہیں

28{......شیعہ و دیوبندی عقیدہ و نظریہ ''اللہ کو پہلے سے علم نہیں''......}

شیعوں کا عقیدہ ''اللہ تعالی جزئیات کو ان کے وجود سے پہلے نہیں جانتا''

(ماہنامہ نفاذ خلافت راشدہ نومبر ۲۰۱۳ ص ۲۹، مقالات حبیب ج ا ص ۳۴۵)

شیعہ کی طرح دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ

''اللہ کو پہلے سے کوئی علم نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے''۔(بلغۃ الحیر ان ص ۱۵۸-۱۵۷: مولوی حسین علی)

بلکہ علماء دیوبند کے امام نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیب (کا علم) دریافت کرتا ہے چنانچہ علماء دیوبند وہابیہ کے امام اسماعیل دہلوی کہتا ہے کہ

''اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہیے کر لیجیئے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے'' (تقویۃ الایمان ص ۲۸)

یعنی اللہ کو ہر وقت علم غیب نہیں ہوتا بلکہ وہ دریافت کرتا ہے ''دریافت کرنا'' کا مطلب کتب

لغت میں یہ لکھا ہے کہ

''کھوج لگانا، پتہ لگانا، ڈھونڈنا، تفتیش یا پوچھ گچھ کر کے معلوم کرنا''

(جہانگیر اردو لغت: ص ۷۴۹)

تو دہلوی کی عبارت کا مطلب صاف واضح ہے کہ معاذ اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کو پہلے سے علم نہیں ہوتا بلکہ وہ اس غیب کے علم کو کسی اور سے پتہ کرتا ہے، کھوج لگاتا ہے، ڈھونڈتا ہے، پوچھ گچھ کر کے معلوم کرتا ہے۔ معاذ اللہ عزوجل

یہ بھی یاد رہے کہ دیوبندی امام سرفراز صفدر اس تفسیر کو معتبر مانتے ہیں، کہتے ہیں کہ

''اس دور میں ہمارے استاد و مرشد رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علی صاحب پیش پیش ہیں کے کلام کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی گئی حضرت مرحوم اپنی املائی تفسیر بلغۃ الحیر ان میں فرماتے ہیں'' (المسلک المنصور صفحہ ۷۳) یہی مولوی سرفراز لکھتا ہے ''بلغۃ الحیر ان مولانا حسین علی کی املائی تفسیر ہے......'' (الشہاب المبین ص ۱۱۶) مولوی محمود عالم صفدر دیوبندی نے اس کو معتبر مان کر اس کا دفاع کیا ہے (فتوحات صفدر ج ا ص ۵۷۸) مولوی امین صفدر دیوبندی نے بھی اس کا دفاع کیا ہے (خطبات امین ص ۴۷۴) مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے بھی اس کتاب کو معتبر مان کر نہ صرف استدلال کیا ہے بلکہ اس کتاب کے حوالے سے اس نے اپنا مسلک بیان کیا ہے۔ (فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ ص ۳۴۲) اسی طرح ایک اور دیوبندی مولوی نے بھی اس کتاب کو معتبر مان کر اس کا دفاع کیا ہے (حقیقی دستاویز ص ۳۵۸) مولوی مشتاق دیوبندی نے بھی اس کتاب کو دیوبندیوں کی تصنیفی خدمات میں شمار کیا ہے (علمائے اہل سنت کی تصنیفی خدمات کی ایک جھلک ص ۹۱)

مولوی زاھد الحسینی دیوبندی نے بھی اس کتاب کو حسین علی کی تصنیف مانا ہے (رحمت کائنات ص ۱۹۹) یادرہے یہ کتاب ''رحمت کائنات'' علماء دیوبند کے مطابق مقبول بارگاہ نبوی ہے اور دیوبندی اصول کے مطابق اس کتاب کی مخالفت رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہے۔اسی طرح عطاء الرحمٰن رحمانی نے بھی اس کتاب کو حسین علی کی تصانیف میں شمار کیا ہے (ماہنامہ الرشید مئی ۱۹۸۳ ص ۲۵) لہذا کوئی دیوبندی اس تفسیر کا انکار نہیں کرسکتا۔پھر یہ تفسیر خود دیوبندی مولوی کی مصدقہ ہیں ''اور بذات خود ان پر نظر فرمائی ہے'' (بلغۃ الحیران صفحہ ۴، حضرت مولانا غلام اللہ خان ص ۶۷) کچھ دیوبندی یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ دیوبندی مولوی کا اپنا عقیدہ نہیں بلکہ انہوں نے معتزلہ کا عقیدہ بیان کیا ہے۔(خطبات امین ص ۴۷۴) لیکن یہ تاویل بھی مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہے کیونکہ اس عبارت کے آگے ہے کہ ''یہ آیات قرآنیہ اور حدیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں'' (بلغۃ الحیران ص ۱۵۸) جب اس مذہب کو غلام اللہ دیوبندی نے قرآن وحدیث کے مطابق مان لیا تو پھر انکار کی کیا گنجائش رہ گئی۔اور مزے کی بات یہ کہ خود دیوبندی اشرفعلی تھانوی نے بھی اس عقیدے کو مصنف کا عقیدہ قراردے کر رد کیا اور لکھا کہ میں اس کتاب کو اپنی ملک میں نہیں رکھنا چاہتا [مفہوم] (امدادالفتاوی ج۶ ص ۱۲۲) اسی طرح مہدی حسن دیوبندی نے اسی عبارت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ''اللہ تعالی کے علم پر بھی ضرب کاری ہے۔جس سے جہل خداوندی کا لزوم ظاہر ہے اور ایسے امور کے اعتقاد پر لزوم کفر کھلا ہوا ہے'' (ضرب شمشیر برفتنہ پنج پیر ص ۷۴)

پھر یہ فاضل دیوبند تھا، دیوبندی حضرات کی کتاب میں موجود ہے ''شیخ

الاتقیاء اسوۃ العلماء حضرت مولانا غریب اللہ دامت برکاتھم (فاضل دارالعلوم دیوبند)'' (اظہار الحق للتمسکین بالحق ص ۱۷)

ترکش کا آخری تیر چلاتے ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے انہوں نے ان آیات کا صرف انطباق مانا ہے اس کو درست نہیں کہا۔لیکن دیوبندیوں کی یہ تاویل بھی سود مند نہیں کیونکہ آگے وہ خود لکھتے ہیں'''' جو آیات واحادیث معتزلہ کے خلاف ہیں ان کا معنی صحیح کرتے ہیں'' (بلغۃ الحیران ص ۱۵۸) یہ عبارت بالکل اس بات کو عیاں کر رہی ہے حسین علی صاحب اہلسنت کے موقف سے بالکل مطمئن نہیں اور معتزلہ کا مذہب ان کے نزدیک قوی ہے۔تو یہ بات واضح ہوگئی کہ جو عقیدہ شیعوں کا ہے وہی عقیدہ علماء دیوبند کا بھی ہے، دیوبندی شیعہ کے ہم عقیدہ ٹھہرے۔

29 {......شیعہ ودیوبندی عقیدہ ونظریہ ''کلام اللہ میں الحاق''......}

اسی طرح سرفراز صفدر لکھتا ہے ''شیعوں کی تکفیر کی پہلی وجہ یہ کہ وہ حضرات قرآن کی تحریف کے قائل ہیں'' (ارشاد الشیعہ ص ۳۱) دیوبندی مولوی خائن نے بھی اپنی کتاب ''مسلک اعلی حضرت'' کے صفحہ ۱۸ پر شیعہ کا یہی عقیدہ بیان کیا۔یعنی شیعہ حضرات کا کفر یہ ہے کہ وہ قرآن کی تحریف کے قائل ہیں۔شیعہ کی طرح اسی عقیدہ پر اکابر دیوبند بھی ایمان رکھتے ہیں چنانچہ دیوبندی شیخ الہند لکھتا ہے کہ

''بلکہ کلام اللہ وحدیث میں بعض آیات و جملے فرقہ ضالہ نے الحاق کئے ، چنانچہ سب پر ظاہر ہے'' (ایضاح الادلہ صفحہ ۳۵۷)

اوراسی طرح مولوی انور کاشمیری دیوبندی لکھتا ہے:

"میں کہتا ہوں اس بنا پر لازم آئے گا کہ قرآن بھی محرف ہو اس لئے کہ تحریف معنوی تو قرآن میں بھی بہت ہے اور جو چیز میرے نزدیک محقق ہے وہ یہ ہے کہ اس میں تحریف لفظی بھی ہے" (فیض الباری ج ۳ ص ۳۹۸)

تاویل: دیوبندی کہتے ہیں کہ فیه کی ضمیر واحد غائب کا مرجع کتب سماویہ ہے نہ کہ قرآن (تجلیات انور)

ازالہ......: پہلی بات اس سلسلہ میں عرض ہے کہ قلت کے بعد سارا کلام قرآن کو محرف ثابت کرتا ہے جس میں دو بار فیه آیا ہے جس میں پہلے فیه کا ترجمہ مولوی صاحب نے ہمارے مطابق کیا مگر دوسرے فیه کا مرجع کتب سماویہ کو قرار دیا۔ اب سوال یہ کہ جب پہلے فیه کا مرجع قرآن ہے تو دوسرے کا مرجع کتب سماویہ کیسے؟ پھر خود اقرار ہے کہ فیه ضمیر واحد ہے اس کا قریبی مرجع قرآن ہے جو واحد ہے اب قریبی واحد کے مرجع کو چھوڑ کر دور کے جمع کو مرجع بنانا کس اصول سے ہے؟ پھر دوسرے فیه سے قرآن کو خارج قرار دینے کا مطلب یہی ہے کہ ان کے نزدیک قرآن آسمانی کتاب نہیں؟ پھر رہ گئی منھم کی بات تو اس کا مرجع افراد ہیں نہ کہ کتب سماویہ۔ کیونکہ عمداً اور مغالطے کے الفاظ کا فاعل افراد ہیں نہ کہ کتب۔ اگر منھم کا مرجع کتب سماویہ کو مانا جائے تو انور شاہ دیوبندی کہہ رہا ہے کہ انہوں نے یا جان بوجھ کر کی یا مغالطے سے۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ انور شاہ دیوبندی کو شک ہے اور وہ قرآن کی اس بات کو مشکوک کر رہا ہے، کہہ رہا ہے کہ یہود و نصاری نے جان بوجھ کر تحریف کی۔ تو عمداً جرم والے کے جرم کو ہلکا کرنا اور قرآن کے دعویٰ کی تغلیط کرنا یہ تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟

نوٹ: فیض الباری کو مولوی عبدالرحیم نے دیوبندیوں کی علمی خدمات میں شمار کیا ہے (فتاوی

رحیمیہ ج ۲ ص ۲۲) مولوی مشتاق نے بھی اس کو دیوبندی تصنیف مانا ہے (علمائے اہل سنت کی تصنیفی خدمات ص ۹۳۔۹۴) نور محمد مظاہری نے بھی اسے دیوبندیوں کی خدمات میں شمار کیا ہے

(رضا خانیوں کی کفر سازیاں ص ۶۳)

30 {......شیعہ و دیوبندی عقیدہ و نظریہ "معصوم"......}

دیوبندیوں نے تسلیم کیا کہ شیعوں کے عقیدے "ان کا (امام) بھی نبیوں کی طرح معصوم ہوتے ہیں" (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۱۶) دیوبندی مولوی نے اس نظریہ کو حضور ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت اور اسلام کی ابدیت کے خلاف ایک کھلی سازش قرار دیا ہے۔ (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۱۷)

شیعہ کی طرح دیوبندی بھی اپنے مولویوں اور ولیوں کے لئے عصمت تسلیم کرتے ہیں۔ دیوبندی امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

"یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی اور حکمت اور وجاہت اور عصمت کو غیر انبیاء کے واسطے ثابت کرنا خلاف سنت اور اختراع بدعت کی جنس سے ہے......اور یہ مت سمجھنا کہ اس کمال والے لوگ اس جہاں سے منقطع ہو چکے ہیں۔ (صراط مستقیم باب اول ص 77) یہی اسماعیل دہلوی غیر انبیاء (یعنی اولیاء) کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "پس وہ ضرور انبیاء کی اس محافظت جیسی نگہبانی کے ساتھ کامیاب ہوتا ہے جس کو عصمت کہا جاتا ہے" (صراط مستقیم باب اول 76)

اسی لئے دیوبندی امیر شریعت نے اپنے مولوی انور کاشمیری کو معصوم قرار دیتے ہوئے کہا کہ

"صحابہ کا معصوم کارواں چلا جارہا تھا۔ یہ حضرات (کاشمیری) ان میں سے پیچھے رہ گئے" (نقش دوام ص ۱۲۵)

تو دیوبندی اپنے اصول سے ختم نبوت کے باغی اور اسلام کے خلاف کھلی سازش کرنے والے شیعہ ہیں۔

معزز قارئین کرام! ایک طرف تو (دیوبندی اصول کے مطابق خود) علماء دیوبند کا عقیدہ شیعوں کی طرح ہے کہ وہ مولویوں اور ولیوں کیلئے عصمت تسلیم کرتے ہیں لیکن دوسری طرف انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے بارے میں انہی دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیا کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا معاصی سے معصوم ہونا ضروری نہیں۔

"پھر دروغ بھی کئی طرح ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں"

(تصفیۃ العقائد ص ۲۲)

تو بزبان دیوبندی یہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو دیوبندیوں نے اپنے بزرگوں کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھا دیا۔ معاذ اللہ عزوجل

31{......شیعہ و دیوبندی عقیدہ و نظریہ "کذب باری تعالیٰ"}

دیوبندی مولوی نے شیعہ کے عقیدۂ بدا کو کذب باری تعالیٰ سے تعبیر کیا ہے اور اللہ کی گستاخی قرار دیا ہے (تاریخی دستاویز صفحہ ۱۳۲) جبکہ دیوبندی بھی اس کے قائل ہیں۔

یہی عقیدہ دیوبندیوں کا بھی ہے چنانچہ دیوبندیوں کا مولوی خالد محمود لکھتا ہے:۔

"قبائح دو طرح کے ہوتے ہیں ایک جو عقلا برے ہیں جھوٹ (خلاف صدق) سفہ (بمعنی خلاف حکمت) ظلم (بخلاف عدل) اور بخل (بخلاف کرم) اور ایک وہ جو بے حیائی کو شامل اور مستلزم ذات وصفات ہوں۔ پہلے چار تحت قدرت ہیں۔" (مطالعہ بریلویت ج۸ ص ۲۵)

اسی طرح دیوبندی امام رشید احمد لکھتا ہے "دخول کذب [جھوٹ] تحت قدرت باری تعالی ہے" (فتاوی رشیدیہ ج۱ ص ۲۰) ایسے ہی ایک اور دیوبندی مولوی نے بھی اللہ تعالی کو جھوٹ بولنے پر قادر مانا ہے۔ (حقیقی دستاویز ص ۲۸۴) دوسری بات دیوبندی کذب کو خلف وعید کی فرع قرار دیتے ہیں (براہین قاطعہ ص ۷) اور جو لوگ خلف وعید کے قائل ہیں وہ صرف امکان نہیں بلکہ وقوع مانتے ہیں۔ تو پتہ چلا دیوبندی حضرات کے نزدیک اللہ کا کذب واقع ہو جائے گا۔

32{......شیعہ و دیوبندی عقیدہ "انبیاء کا کذب"......}

دیوبندیوں نے شیعوں کا عقیدہ بیان کیا کہ "امامیہ کہتے ہیں کہ انبیاء کے لیئے کذب جائز ہے" (مقالات حبیب ج۱ ص ۳۴۸) یہی عقیدہ دیوبندیوں کا بھی ہے۔ چنانچہ دیوبندیوں کا امام قاسم نانوتوی لکھتا ہے:۔ "دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے...... ہر قسم سے انبیا کا معصوم ہونا ضروری نہیں" (تصفیۃ العقائد ص ۲۳)

{...دیوبندی تاویل کا ازالہ...}

اس عبارت کو صحیح ثابت کرنے لئے دیوبندی حضرات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے استدلال کی کوشش کرتے ہیں جبکہ ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ نہیں بولا تھا بلکہ دیوبندیوں نے خودلکھا کہ وہ توریہ تھا (حقیقی دستاویز ص ۱۲۳) اور توریہ حقیقت میں سچ ہوتا ہے (دفاع ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۵۷) جبکہ دیوبندی امام نانوتوی نے __دروغ صریح__ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جبکہ توریہ دروغ صریح کی قسم نہیں بلکہ تعریضات کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ مفہوما (دفاع ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۵۷) لہذا دیوبندی تاویل باطل ہے۔

33{......شیعہ و دیوبندی عقیدہ ''توہین صحابہ''}

شیعہ حضرات بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین سے بغض و عناد رکھتے ہیں اور یہی حال دیوبندیوں کا بھی ہے، چنانچہ دیوبندیوں کے ہی اصول کے مطابق ہم الزامی طور پر چند حوالے پیش کرتے ہیں جن سے خود انہی کے اپنے اصولوں سے ان دیوبندیوں کا شیعہ ہونا ثابت ہوا ہے۔

(۱)......علمائے دیوبند کے مشہور مناظر ماسٹر امین اکاڑوی کے بقول ایک اہل حدیث مولوی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ (رضی اللہ عنہ) ''رضی اللہ عنہ'' نہیں لکھا تو دیوبندی ماسٹر نے اس کے خلاف لکھا:۔ ''ہائے بغض صحابہ'' (تجلیات صفدر جلد ۲ ص ۴۴۹)

جب یہ بغض صحابہ ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ درود و سلام نہ لکھنا تو دیوبندی

اصول سے بغض رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرا اور حضرت علی کے ساتھ رضی اللہ عنہ نہ لکھنا بغض صحابہ۔ اور اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کو مختار نہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ۴۳) لہذا جب اصول دیوبند کے مطابق اہلحدیث کا بغض صحابہ کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے رضی اللہ عنہ نہیں لکھا تھا تو اسی اصول سے دیوبندیوں کا بغض صحابہ بھی ثابت ہوا۔

34{......شیعہ و دیوبندی عقیدہ ''توہین امیر معاویہ''......}

جس طرح شیعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کا الزام لگاتے ہیں اسی طرح یہی کام دیوبندی بھی کرتے ہیں۔ دیوبندی مولوی لکھتا ہے:۔

> ''قاضی وصی الدین جو شہر میں کئی حیثیتوں سے معزز شخص تھے ایک دن حضرت والا کو منشی صفدر کے پاس لے گئے اور کہا کہ آپ اپنے شبہات ان سے حل کرا لیجئے۔ انھوں نے کہا کہ میرے شبہات تاریخی واقعات میں ہیں انکو کون حل کرسکتا ہے پھر انہوں نے حدیث پڑھی من سب اصحابی سبنی و من سبنی سب اللہ اور یہ ثابت ہے کہ __حضرت معاویہ حضرت علی کی شان میں گستاخی کیا کرتے تھے__ حضرت والا نے فوری جواب دیا کہ __یہ تو غیر صحابی کے لئے ہے__...... __چاہے کوئی اور سزا مراد ہو پر یہ سزا ہرگز مراد نہ ہوگی__'' (اشرف السوانح ج ۱ ص ۴۷)

اسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیتے ہوئے ایک دیوبندی مولوی نے یہ

لکھا ہے کہ

''اہل السنت والجماعت کے عقیدہ کے تحت امیر معاویہؓ اس جنگ میں باغی تھے'' (استخلاف یزید ص ۵۲۶) اور اس عقیدہ کو قاضی مظہر دیوبندی نے شیعہ عقیدہ قرار دیا ہے (دفاع امیر معاویہ ص ۱۳۴) تو اصول دیوبند کے مطابق نتیجہ یہ نکلا کہ دیوبندی شیعہ کے عقائد و نظریات ایک جیسے ہیں۔

35 {......شیعہ دیوبندی عقیدہ ''صحابہ پر افضلیت''......}

دیوبندی حضرات اپنے مولویوں کو صحابی قرار دیتے ہیں چنانچہ ایک دیوبندی نے یہ لکھا ہے کہ ایک اعرابی نے دیوبندی مولوی کو دیکھ کر کہا **یا اھل مدینة مارائیتم اباھریرة، فھذا ابو ھریرة** (عشق رسول اور علمائے دیوبند صفحہ ۲۸۷)

اسی طرح عطاء اللہ بخاری دیوبندی نے انور شاہ کشمیری دیوبندی کو صحابہ کے قافلے میں سے پیچھے رہ جانے والا بتایا ہے۔ مفہوم (اکابر علمائے دیوبند صفحہ ۸۷)

اور تبلیغی جماعت کے کارکنوں کے بارے میں مولوی تھانوی کہتا ہے ''جس نے صحابہ کرام کو دیکھنا ہو وہ ان لوگوں کو دیکھ لے''۔ مفہوم (خدام الدین ۸ نومبر ۱۹۷۴ ص ۱۶)

دیوبندیوں کی امی بی کو مولوی الیاس دیوبندی کے ساتھ صحابہ کی چلتی پھرتی صورتیں نظر آتی تھیں۔ مفہوم (دینی دعوت ص ۴۲)

یہی اشرفعلی تھانوی دیوبندی اپنے مولویوں □ کے بارے میں کہتا ہے:۔[انکی] ''صحابہ کی سی شان تھی'' (قصص الاکابر ص ۶۴) اسی طرح دیوبندی امام محمود الحسن اپنے پیر کو صدیق و

فاروق قرار دیتا ہے: ''وہ تھے صدیق و فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے'' (مرثیہ ص ۱۲)

اس شعر پر تفصیلی گفتگو کے لئے میرا مضمون 'مرثیہ گنگوہی کی تائید کا تحقیقی جائزہ حصہ اول دوئم'' ملاحظہ ہو۔ تو قارئین کرام! یہ ساری گفتگو الزامی ہے، علماء دیوبند کی ان عبارات کے خلاصہ سے معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کے نزدیک ان کے دیوبندی بزرگ معاذ اللہ عزوجل صحابہ کی طرح ہیں۔

ایک دیوبندی مولوی صاحب کا فتویٰ ہے کہ

''ایک طرف تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حدیث پاک...... کے ذریعہ واضح الفاظ میں گروہ صحابہ کو سب سے بہتر اور افضل بتا رہے ہیں اور اس میں عوام صحابہ اور خواص صحابہ کی کوئی تخصیص بھی نہیں فرما رہے: لیکن دوسری طرف یہ گستاخ غیر مقلدین ہیں جنہیں بعد والوں کو صحابہ سے افضل قرار دینے میں کوئی باک نہیں ہو رہا'' (مقام صحابہ اور غیر مقلدین: ص ۳۷)

چنانچہ دیوبندیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے بعض دیوبندی وہابی بزرگوں کو صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین سے افضل قرار دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''بعض بزرگوں کو بعض صحابؓ پر بے شک افضلیت ثابت ہے''

(صراط مستقیم ص ۸۲ از اسماعیل دہلوی)

دیوبندیوں کے نزدیک ہم سنیوں کے اکابرین و اولیاء تو بزرگ نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے وہابیوں دیوبندیوں ہی کو بزرگ مانتے ہیں تو اس کا بھی نتیجہ یہی نکلا کہ ان کے نزدیک ان کے ''بعض دیوبندی وہابی بزرگوں کو بعض صحابہ پر بے شک افضلیت ثابت ہے'' معاذ اللہ عزوجل

{...دیوبندی تاویل...}

ممکن ہے کہ کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ یہ کتاب ''صراط مستقیم'' دہلوی کی کتاب نہیں۔ تو عرض ہے کہ بڑے بڑے علماء دیوبند نے صراط مستقیم کو اسماعیل دہلوی کی کتاب تسلیم کیا ہے جس کا ثبوت مفتی حنیف قریشی صاحب کے مناظرہ کی روئیداد کتاب ''گستاخ کون'' میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

36{......شیعہ و دیوبندی عقیدہ ''صحابہ سے عداوت''......}

ایک دیوبندی مولوی نے شیعہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ

''شیعوں کا دوسرا بڑا اصول صحابہ سے عداوت ہے......جو خود آنحضرت کے خلاف بغاوت ہے''(اختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۱۸)

صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین سے عداوت کی یہی فکر دیوبندی مذہب کے اکابرین میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ علماء دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے کہ

''جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا''(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۴۸)

ممکن ہے کہ کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ یہاں کاتب کی غلطی ہے تو یہ تاویل دیوبندی مولوی [ساجد] خائن کے نزدیک جب دوسرے کے لئے قبول نہیں بلکہ بچنے کا ''آسان نسخہ'' ہے (دیوبندی:26) تو پھر خود اپنے لئے کس منہ سے تسلیم کرتے ہیں؟ پھر مزید دوسری جگہ بھی اسی فتاویٰ رشیدیہ میں گنگوہی صاحب نے یہی فتویٰ دیا کہ

''روافض اور خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ شیخین و صحابہ کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کو کافر کہتے ہیں۔ پس جب بسبب تاویل باطل کے ان کے کفر سے بھی آئمہ نے تحاشی کی''(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۸۷:

(نوٹ: دیوبندی تاویل کتابت کی غلطی کا تفصیلی جواب ''ردسیف یمانی'' میں ملاحظہ کریں)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی امام گنگوہی کے نزدیک اگر کوئی بدبخت شخص صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کو کافر کہے تو علماء دیوبند کے امام گنگوہی کے نزدیک تکفیر کرنے والا شخص کافر تو دور کی بات ہے ان کے نزدیک اہل سنت والجماعت سے خارج بھی نہیں ہوگا، یہ بھی یاد رہے کہ دیوبندی حضرات خود کو اہل سنت والجماعت ظاہر کرتے ہیں تو مطلب یہ بنا کہ اگر کوئی شخص صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کو کافر کہے تو وہ دیوبندی ہی رہے گا دیوبندیت سے خارج نہیں ہوگا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کو کافر کہنے والا دنیا کا بدترین شخص تو علماء دیوبند کے نزدیک دیوبندی ہی رہا لیکن اس کے برعکس اگر کوئی شخص علماء دیوبند کے بزرگوں کو کافر کہہ دے تو اس کے بارے میں اسی فتاوی رشیدیہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

''ایسے شخص (یعنی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی) کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے شخص مقبول کہنا خود کافر ہونا ہے''(فتاوی رشیدیہ: ص ۲۱۹)

تو دیکھئے جو شخص صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کو کافر کہے [معاذ اللہ] اس کے بارے میں تو دیوبندی کہتے ہیں کہ وہ اہلسنت و جماعت سے بھی خارج نہ ہوگا جبکہ اگر کوئی شخص دیوبندی

اکابر کو [ان کی گستاخیوں کی وجہ سے] کافر کہے تو ایسے شخص کو دیوبندی مردود کافر کہتے ہیں ۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک ان کے دیوبندی بزرگوں کا مقام ہمارے پیارے صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین سے بھی زیادہ ہے، معاذ اللہ عزوجل

{...دیوبندی تاویل کا ازالہ...}

کچھ دیوبندی یہاں یہ کہہ دیتے ہیں کہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے دوسرے مقامات پر تکفیر کی ہے۔ **ازالہ ...**: تو دیوبندیوں کی اس تاویل کے بارے میں عرض ہے کہ ان فتاوی کی حقیقت ایک طرف مگر وہاں یہ نہیں لکھا کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والا کافر ہوگا۔ پھر اس فتوی سے رجوع دکھانا ضروری ہے۔ اس عقیدہ کی وجہ سے جب دیوبندیوں کے تقیہ کا راز فاش ہونے لگتا ہے تو صاف کہہ دیتے ہیں ''شیعہ حضرات خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں......جو کفر ہے'' (ارشاد الشیعہ ص ۴۶) لیکن دیوبند کے مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں:۔ ''شیعہ تبرائی پر......محققین یہ کہتے ہیں ان کو مبتدع و فاسق کہا جاوے کافر نہیں......جو محض تبرائی ہیں فاسق ہیں کافر نہیں'' (فتاوی دارالعلوم دیوبند ج ۷ ص ۴۶۱)

جبکہ دوسرے دیوبندی مولوی نے اس نظریہ تبرا کو ختم نبوت کے خلاف بغاوت قرار دیا ہے (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۱۹) تو کیا ختم نبوت کے خلاف بغاوت کرنے والا بھی مومن ہوسکتا ہے؟ کیا یہ فتوی صحابہ کی گستاخی کا در کھولنے کے مترادف نہیں؟ مگر جن کے نزدیک حضور ﷺ کی تاویل سے گستاخی کرنے والا کافر نہیں ہوتا (امداد الفتاوی: اشرفعلی تھانوی) تو وہ صحابہ کے گستاخوں پر کس طرح فتوی لگا سکتے ہیں؟

نوٹ......: ہماری ساری گفتگو الزامی ہے ہم کسی پر اعتراض نہیں کررہے بلکہ مخالفین کے گھر

کے فتووں کی روشنی میں حقائق کو سامنے لا رہے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ سبّ شیخین کفر ہے (شرح شفا بحوالہ حقیقی دستاویز ص ۲۷۲) اور سرفراز دیوبندی کے مطابق اگر کوئی کسی کا حوالہ نقل کر کے اختلاف نہیں کرتا تو وہ اس کی تصحیح ہے (تفریح الخواطر ص ۷۳) اسی طرح لکھا کہ صحابہ کو برا بھلا کہنا کفر ہے (حقیقی دستاویز ص ۲۷۲)

37 {......شیعہ و دیوبندی رشتہ داریاں اور نکاح......}

علماء دیوبند ایک طرف تو تقیہ کرتے ہوئے شیعہ کو کافر کہتے ہیں لیکن دوسری طرف انہی دیوبندیوں کے نزدیک شیعہ کے ساتھ نکاح جائز ہے۔

دیوبندی فتویٰ

(۱) سوال......کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذھب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہوگیا، دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا تفرقِ مذہب، نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے، عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟ **جواب**۔ نکاح منعقد ہوگیا، لہذا اسب اولاد ثابت النسب ہے اور صحبت حلال ہے۔ (اشرف علی تھانوی، امداد الفتاویٰ، جلد ۲، ص ۲۸، ۲۹)

(۲)......رافضی کے کفر میں اختلاف ہے......جو ان (شیعہ) کو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک (رشتہ لینا اور دینا) ہر طرح درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، مطبوعہ کراچی، ص ۱۷۰)

رشید احمد گنگوہی رافضیہ عورت کا نکاح سنی مرد سے جائز بتلاتے ہیں۔۔

(۳)......اسی طرح مفتی کفایت اللہ دہلوی نے لکھا: ''شیعہ لڑکی کے ساتھ سنی مرد کا نکاح درست ہے'' (کفایت المفتی ج ۱ ص ۲۷۸)

38 {......دیوبندیوں کے نزدیک شیعہ کا ذبیحہ حلال......}

علماء دیوبند کے نزدیک شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے چنانچہ جب ان سے یہ سوال ہوا کہ **سوال**۔ ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں؟ **جواب**۔ شیعہ کے ذبیحہ میں علماء اہل سنت [دیوبندیوں] کا اختلاف ہے، راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔(امداد الفتاویٰ، جلد ۲، ص ۱۲۳) ایسے ہی رشید احمد گنگوہی نے لکھا:۔''رافضی کا ہدیہ دعوت کھانا درست ہے''(فتاوی رشیدیہ ص ۵۹۳)

39 {......دیوبندی کے نزدیک شیعہ کا جنازہ جائز......}

علماء دیوبند کے اصولِ تنقید کے مطابق ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ دیوبندیوں کے نزدیک شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانا جائز ہے چنانچہ فتاوی رشیدیہ میں سوال ہوا کہ مرثیہ خوانوں اور تعزیہ داروں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں تو جواب میں دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ

''یہ لوگ فاسق ہیں اور فاسق کی نماز جنازہ واجب پس ضرور پڑھنی چاہیئے''

(فتاوی رشیدیہ ص ۲۵۶)

کیا مرثیہ خواں اور تعزیہ دار تبرائی نہیں ہوتے؟ اور اس کے باوجود ان کو کافر نہیں کہا۔ پھر ہم دیوبندیوں سے کہتے ہیں کہ اپنے امام رشید احمد گنگوہی کا کوئی فتوی پیش کرنے سے پہلے مذکورہ فتوے سے رجوع دکھائیں۔

''مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر انتقال فرما گئے......نماز جنازہ دیال سنگھ گراؤنڈ میں

۳/نومبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار ادا کی گئی، نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت مولانا عبیداللہ انور (دیوبندی) نے پڑھائی''۔(ہفت روزہ خدام الدین، لاہور، شمارہ ۸/نومبر ۱۹۷۴ء، ص ۳۔شیعیت تاریخ وافکار ص ۶۰۹)

40 {......دیوبندی شیعوں کے مددگار و حامی......}

علماء دیوبند نے اہل تعزیہ یعنی شیعوں کی نصرت کا فتوی دیا ہے چنانچہ دیوبندیوں نے خود لکھا ہے کہ

''اجمیر میں مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دیا تھا''۔(الافاضات الیومیہ، مطبوعہ کراچی، جلد ۴، ص ۱۳۸، ۱۳۹)

یقینا اسی لئے دیوبندی مولوی نے یہ اقرار کیا ہے کہ''یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ شیعیت نے......ہمارے عقائد و اعمال کو مجروح کیا ہے۔(ماہنامہ نفاذ خلافت راشدہ نومبر ۲۰۱۳ ص ۱۳)

تڑپ اٹھو گے کانپ اٹھو گے سن کے ناپاک داستاں اپنی

41 {......شیعہ و دیوبندی عقیدہ و نظریہ ''صحابہ حجت نہیں''......}

علماء دیوبند کی کتابوں سے یہ ثابت ہے کہ شیعہ کے بارے میں خود وہ کہتے ہیں ان کے نزدیک صحابہ کا کچھ مقام نہیں اور نہ ہی ان کا قول و فعل ان کے لئے حجت ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین حضرات کے شیخ الکل نے جب یہ لکھا کہ قول صحابی حجت نیست اس پر تبصرہ کرتے ہوئے

مولوی الیاس گھمن لکھتا ہے:۔

''تونے یہ کہا کہ اصحاب پیغمبر حجت نہیں ہیں میں نے کہا یہ شیعہ کہتا ہے یہ رافضی کہتا ہے''(خطبات متکلم اسلام ج۲ ص ۱۹۲)

دیوبندی مولوی عمران صفدر لکھتا ہے:

''جھوٹے رافضیوں نے صحابہ کے افعال واقوال کو حجت ماننے سے انکار کر دیا''(قافلہ حق شمارہ ج ا شارہ نمبر ۲ ص ۴۴)

علماء دیوبند کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ شیعہ کے نزدیک صحابہ حجت نہیں ہیں،اب آیئے اصول دیوبند کے مطابق ملاحظہ کیجیے کہ خودعلماء دیوبند کا بھی یہی نظریہ ہے کہ صحابہ حجت نہیں ہیں۔

شیعہ کی طرح علماء دیوبند کا بھی یہی موقف ہے چنانچہ دیوبندی امام اشرفعلی کہتا ہے:۔''غیر نبی کا فعل حجت نہیں''(ملفوظات حکیم الامت ج ا صفحہ ۳۳۲)اسی طرح مولوی محمودالحسن لکھتا ہے''باقی فعل صحابی وہ کوئی حجت نہیں''۔(تقاریر شیخ الہند ص ۳۰)سرفرازصفدر دیوبندی نے لکھا:۔''فہم صحابی حجت نہیں''(سماع الموتی ص ۵۹)اس پر دیوبندیوں کا ہی تبصرہ ملاحظہ ہو مولوی عمران صفدر لکھتا ہے''جھوٹے رافضیوں نے صحابہ کے افعال واقوال کو حجت ماننے سے انکار کر دیا''(قافلہ حق شمارہ ج ا شارہ نمبر ۲ ص ۴۴)

42{شیعہ ودیوبندی کی''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا'' کی شان میں گستاخیاں}

علماء دیوبند کی کتب میں شیعہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ شیعہ حضرات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سخت گستاخ ہیں ان کی شان میں گستاخیاں وبے ادبیاں کرتے ہیں۔ہم

مومنوں کی ماں سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بکواس کرتے ہیں۔خودمولوی خائن نے شیعہ کے اس عقیدے کواپنی کتاب کے صفحہ ۲۳ پرلکھا۔

لیکن دوسری طرف دیوبندی حضرات بھی شیعہ کی طرح اس بدترین عمل کا شکار ہیں۔یہی فکر و خیال دیوبندیوں کا بھی ہے۔چنانچہ علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کواپنی ایک شاگردنی نو عمر کنواری لڑکی سے شادی کرنے کی لالچ نے ستایا تو شادی رچانے کے لئے ایک کشف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام سے گھڑااورکہا:۔

''ایک ذاکر صالح (وہابی) کومکشوف ہوا کہ احقر (یعنی اشرفعلی تھانوی) کے **گھر میں حضرت عائشہ آنے والی ہیں** انہوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ہاتھ آئے گی اس مناسبت سے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تھا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔

(اصلاح انقلاب امت حصہ دوم ص ۸۷)

معزز قارئین کرام!سب سے پہلے یہاں الفاظ کی جسارت ملاحظہ کریں کہ''کمسن عورت ہاتھ آئے گی''اس قسم کی گفتگو دیوبندی اصولوں کے مطابق مومنوں کی ماں کے بارے میں کرنا ،کیا یہ گستاخی نہیں؟کیا یہ تقیہ باز شیعہ ہونے کا ثبوت نہیں؟پھر وہ شاگردنی لڑکی جس پر دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کا دل آ گیا تھا،اس سے شادی کرنے کے لئے یہ حیلہ بہانہ کیا تو کیا اس کم سن لڑکی کی بھی توہین ہے کہ نہیں؟جس سے تھانوی شادی کرنا چاہ رہا ہے اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ''ہاتھ آئے گی''کیا یہ شریف اور باحیاءلوگوں کا انداز گفتگو ہوسکتا ہے؟

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

{...دیوبندی تاویل کا ازالہ...}

تاویل: یہ خواب کا واقعہ ہے اور اسی طرح کے خواب کی تعبیر علامہ عبد الغنی نابلسی نے بھی کی ہے لہذا اس میں گستاخی کا کوئی پہلو نہیں ہے۔

ازالہ...: دیوبندیوں کی یہ تاویل سوائے دجل وفراڈ کے کچھ نہیں۔ اس واسطے کہ تھانوی نے خواب کی نہیں کشف کی بات کی ہے اور کشف کا مطلب بیان کرتے ہوئے اللہ وسایا دیوبندی لکھتا ہے کہ

''عالم غیب کی کسی چیز سے پردہ اٹھا کر دکھلا دینے کا نام کشف ہے'' (آئینہ قادیانیت ص ۷۰)

لہذا خالد محمود دیوبندی یا نجیب دیوبندی کا اس کو خواب بنا کر پیش کرنا اور پھر تعبیر وتاویل کا سہارا لینا دجل وفریب کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پھر مرتب مطالعہ نے جھوٹ بولتے ہوئے، سادہ لوح لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے جو عبارت پیش کی وہ خود ہی دیوبندی مذہب کا ردبلیغ کرتی ہے، امام عبد الغنی نابلسی کا ترجمہ خود مرتب مطالعہ نے یوں کیا ہے:

''کسی مرد نے ازواج مطہرات میں سے کسی کو خواب میں دیکھا اور وہ غیر شادی شدہ تھا اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ کسی نیک عورت سے شادی کرے گا'' (مطالعہ بریلویت ج ۱ ص ۳۰۷)

مرتب مطالعہ نے یہاں جس مکاری اور فنکاری کا مظاہرہ کیا ہے انہیں بزبان ساجد خائن جوتیاں مارنی چاہئیں، کیونکہ اس عبارت میں ایک تو اس بات کا ذکر ہے کہ خواب دیکھنے والا خود وہ مرد ہو، مگر یہاں مکشوف کسی اور کو ہوا، پھر دوسری اہم بات یہ کہ کنوارہ ہو، اور دیوبندی

تھانوی اس وقت کنوارہ نہیں تھا بلکہ پہلے سے ہی شادی شدہ تھا، اس لئے منظور نعمانی دیوبندی نے اس عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنی دیوبندی عادت خبیثہ کے مطابق دجل وفریب کرتے ہوئے ''غیر شادی شدہ'' کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۸۱)

پھر یہاں تو ایک کشف ہے مگر کچھ عرصے بعد یہی کشف ''خواب'' بن گیا، جیسا کہ دیوبندی ملفوظات میں ہے:۔

''**میں نے یہ ایک خواب دیکھا تھا** کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ کو بوقت نکاح حضور ﷺ کے ساتھ تھی وہی نسبت ان کو ہے'' (ملفوظات حکیم الامت ج ۱ ص ۲۸۱)

ناظرین اب آپ خود ہی یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کس چالاکی سے دیوبندی امام تھانوی نے کسی دوسرے دیوبندی کے کشف کو اپنا خواب بنا کر پیش کیا، یہ ہے دیوبندیوں کے امام تھانوی کا جھوٹ وفریب بلکہ محض نفس پرستی میں اپنی شاگردنی کو (باندازِ تھانوی) ہاتھوں میں لینے کے لئے جھوٹ گھڑے، کبھی کشف کا جھوٹ اور کبھی خواب کا جھوٹ، کبھی کہتے کہ ''ایک ذاکر صالح (وہابی) کو مکشوف ہوا'' اور کبھی کہتے ہیں کہ ''**میں نے یہ ایک خواب دیکھا تھا**''

دیوبندی خائن صاحب آپ اپنی زبان باہر لٹکا کر ہمیں گالیاں نہ دیجیے گا بلکہ آپ اپنے مفرور مناظر منظور نعمانی کی قبر پر چلے جانا، کیونکہ قبور سے فیض کا نظریہ تو تمہاری المہند نے بیان کیا ہے لہذا ہو سکتا ہے کہ وہاں سے کچھ فیض آپ کو مل جائے نہیں تو ''فتح بریلی کا دلکش نظارہ'' ساتھ رکھ لینا جس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ

''ایک جھوٹ تو آپ نے یہ بولا کہ خود مولٰنا اشرفعلی صاحب نے وہ خواب دیکھا۔ حالانکہ یہ آپ کا خالص جھوٹ ہے''

(فتح بریلی کا دلکش نظارہ:ص ۸۰)

تواب یارو! منظور نعمانی کو قبر سے باہر نکالو اور اس کو جوتیاں مارو یا اس کی قبر پر ہی جوتیاں مارو! (خائن کی زبان میں جواب دیا گیا ہے) منظور نعمانی دیوبندی نے تمہارے حکیم تھانوی کو جھوٹا ثابت کر دیا، دیکھا دیوبندی خائن یہ ہے تمہارے حکیم تھانوی کا جھوٹ جس کو خود تمہارے اکابر مولوی نے بھی تسلیم کرلیا ہے۔

قارئین کرام! اب خود سوچئے کہ ایک جھوٹ گھڑ کر اس میں ہم مسلمانوں کی ماں حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرنا کیا یہ ان کی توہین و گستاخی نہیں؟

تھانوی نے جھوٹ بولا اور یہ بھی یاد رہے کہ لطیف مسعود دیوبندی نے جھوٹ کے متعلق لکھا ہے کہ ”دین حق میں تو اسے [یعنی جھوٹ کو] منافی ایمان قرار دیا گیا ہے“(احتساب قادیانیت ج ۲۴ ص ۶۳۰)لہذا تھانوی کا فیصلہ خود کرلیں۔

{......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مزید بدترین گستاخی......}

پھر بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ دیوبندیوں نے ہم مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تھانوی کی بیوی کی طرح کہا، کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صورت شکل، وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ [یعنی تھانوی کی چھوٹی بیوی] کا ہے [معاذ اللہ] چنانچہ اشرفعلی تھانوی کے خاص حواری عبد الماجد دریا آبادی دیوبندی نے ایک خواب گھڑا ہے، اور اپنی کتاب میں لکھا کہ

”پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا، دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔ **وہیں جناب [تھانوی] کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی**

ہیں۔ یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور، **اتنے میں کسی نے کہا یہ تو حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔** اب یہ بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں **کہ صورت شکل، وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ [یعنی تھانوی کی چھوٹی بیوی] کا ہے،** یہ حضرت صدیقہ کیسے ہو گئیں۔ اتنے میں پھر کسی نے کہا کہ نہیں یہ حضور ﷺ کی بہو ہیں اب یہ اپنے دل میں اور بھی حیرت کر رہی ہیں کہ حضور ﷺ کے تو کوئی صاحبزادہ ہی نہ تھے، تو بہو کیسی؟ اتنے میں پھر آواز آئی کہ ہر کلمہ گو حضور ﷺ کی اولاد ہے اور مولانا اشرف علی جیسے بزرگ تو خاص الخاص اولاد حضور ﷺ کی ہیں۔ ان کی بیوی حضور ﷺ کی بہو کہلائیں گی۔ اس کے بعد صحن مسجد سے انہیں ہمراہ لے کر چھوٹی بیوی صاحبہ مسجد کے اندرونی درجہ میں داخل ہوئیں۔ وہاں ایک دروازہ سا کھلا، اور اس کے اندر سے بجائے تصویر کے خود حضور ﷺ کا جلوہ مبارک نظر آیا“ (حکیم الامت صفحہ ۴۹۹ مصنفہ عبد الماجد دریا آبادی)

معاذ اللہ عزوجل! کہاں وہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور کہاں دیوبندیوں کا بے ڈھنگا حکیم تھانوی کی بیوی؟ مگر ان کے عقیدے کی شقاوت ملاحظہ کریں کہ کس قدر بیباکی سے یہ

تھانوی بیوی کو اماں عائشہ قرار دے رہے ہیں۔ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ**

اب ساجد خائن سے اسی کے انداز میں ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے خواب میں اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کمسن بیوی کو دیکھا جو صورت شکل وضع ولباس میں ساجد خائن کی ماں کی طرح تھی، یا منظور نعمانی دیوبندی کی بیوی کو دیکھا جو صورت شکل وضع ولباس میں ساجد خائن یا الیاس گھمن یا نجیب کی بہن کی طرح تھی، یا ساجد خان کی بیوی کو دیکھا جو صورت شکل وضع ولباس میں تھانوی کی کمسن بیوی کی طرح تھی تو ایسے خواب کو ساجد خائن یا دیوبندی علماء واکابرین اپنے منبروں پر بیٹھ کر بیان کر سکتے ہیں؟ کیا اپنی کتابوں میں ایسے خوابوں کو شائع کر سکتے ہیں؟ کیا ایسے خوابوں کو وہ توہین وگستاخی سمجھیں گے کہ نہیں؟ یا پھر اپنی ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کے لئے قبول کرلیں گے؟

{......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں بدترین گستاخی......}

اسی طرح وہابی دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی لکھتا ہے کہ ہمارے مولوی فضل الرحمن بیمار ہو گئے تھے،

''ایک مرتبہ فرمایا کہ ہم ایک دفعہ بیمار ہو گئے ہم کو مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹالیا ہم اچھے ہو گئے''(قصص الاکابر ص ۵۴)

ساجد خائن یارو! اب اپنے اصولوں کو مت بھولو اور انہی کے مطابق اب بولو کہ اگر کوئی دیوبندی یہ کہے کہ میں نے خواب میں ساجد خائن کی بہن کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے

سے چمٹالیا ہم اچھے ہو گئے'' یا الیاس گھمن جو دیوبندیوں کے متکلم الاسلام ہیں وہ یہ کہے کہ میں نے خواب میں ساجد خائن، نجیب دیوبندی، ابوایوب دیوبندی کی بہن یا بیوی یا بیٹی یا ماں کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹالیا ہم اچھے ہو گئے' تو یارو اب کہو کہ تمہارے اپنی تحریروں اور اصولوں کے مطابق کیا اس کو تم قبول کرلو گے؟ اپنی مسجد میں منبر پر بیٹھ کر ایسے خواب کو دیوبندیوں کے سامنے بیان کرو گے؟ یا اپنی ماں بہن بیوی بیٹی کی توہین و گستاخی سمجھو گے؟

{......دیوبندی تاویلات کا ازالہ......}

تاویل......:بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ یہ خواب کا معاملہ ہے۔

ازالہ......:اگر یہ خواب کا معاملہ ہے تو آپ کے یہی مولوی اشرفعلی تھانوی خواب کے بارے میں خود لکھتے ہیں کہ

''ہمارے خواب کی حقیقت تو اکثر یہ ہوتی ہے کہ دن بھر جو خیالات ہمارے دماغ میں بسے ہوئے رہتے ہیں وہی رات کو سوتے میں اسی صورت میں یا دوسری صورت میں نظر آتے ہیں''(افاضات الیومیہ ج۵ ص۵۵)

لہٰذا معلوم ہوا کہ دیوبندی خوابوں میں وہی کچھ دیکھتے ہیں جو دن بھر میں ان کے دماغ میں چل رہا ہوتا ہے۔ تو ان کے خواب خود ان کے تھانوی کے مطابق ان دیوبندیوں کے دن بھر کے دماغی خیالات کا انکشاف کررہے ہیں۔

نوٹ......: یہ بات یاد رہے کہ اگر کسی جگہ پر علمائے اہل سنت نے دیوبندی خواب کو نقل کر

کے اس کو گستاخی کہا ہے تو اس سے یہ مت سمجھا جائے کہ انہوں نے خواب پر فتویٰ لگایا ہے ۔ بلکہ انہوں نے ان خوابوں کو من گھڑت سمجھ کر ان پر فتویٰ لگایا ہے جیسے فیض احمد اویسی صاحب نے اپنی کتاب کے شروع میں اس کی تصریح بھی کردی ہے۔فرماتے ہیں:

''بعض بیوقوف اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ خواب میں ہوا۔ میں کہتا ہوں بیداری پر بھی یہی کلمہ کہہ رہا تھا اور یہی ہمارے نزدیک قابل گرفت ہے'' (بلی کے خواب میں چھیچھڑے ص ۲۶) یہاں وضاحت کردی خواب پہ کوئی اعتراض نہیں ہوتا آگے لکھتے ہیں:

''اس من گھڑت خواب کو مدرسہ کی سند بنایا'' (بلی کے خواب میں چھیچھڑے ص ۳۰) یہاں وضاحت ہوگئی کہ انہوں نے گستاخی من گھڑت خواب کو کہا ہے۔اور یاد رہے ہم نے یہ گفتگو دیوبندی اصول کے تحت کی ہے کیونکہ ان کے نزدیک من گھڑت گستاخانہ خواب پر گستاخی کا فتوی لگتا ہے (رضا خانی مذہب ج ۱ ص ۵۳ ۔ ۵۴)

جبکہ رسول ﷺ کو خواب میں دیکھنے کے بارے میں خود دیوبندی حضرات لکھتے ہیں:۔

''جو شخص آپ ﷺ کو اچھی شکل وصورت میں دیکھے تو یہ اس کے ایمان کے کامل اور عقیدہ کے درست ہونے کی علامت ہے، اور جو شخص اس کے خلاف دیکھے، تو یہ اس کے ایمان کی کمزوری اور فساد عقیدہ کی علامت ہوتی ہے'' (معارف ترمذی ج ۲ ص ۵۰)

پھر جو لوگ بیداری میں گستاخانہ عبارات لکھ چکے ہوں اور مطلع ہونے کے باوجود توبہ کی توفیق

سے محروم رہے ہوں، تو ان کو ان گستاخانہ خوابوں کی کوئی درست تعبیر کیوں کر فائدہ دے سکتی ہے؟ پھر اگر دیوبندی حضرات کے بارے میں یہ کہا جائے:

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا ساری صورت جناب کی سی تھی

اب کیا دیوبندی حضرات اس جگہ کسی تعبیر کو ماننے کے لئے تیار ہیں؟

43{......دیوبندی وشیعہ کوا کھانی، کوا خور......}

شیعہ مذہب میں کوا کھانا حرام نہیں۔شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکو ترجمہ کرتا ہے کہ

''کوا کھانا حرام نہیں ہے کیونکہ حرام وہی ہے جسے قرآن حرام کردے''

(مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ: جلد 16 ص 267)

علماء دیوبند نے بھی کوے کے حرام ہونے کا انکار کیا ہے بلکہ اس کے کھانے کو ثواب لکھا ہے چنانچہ دیوبندی امام گنگوہی سے سوال ہوا کہ

⭑**سوال:** جس جگہ **زاغ معروفہ** کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس **کوا** کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟...... **جواب:** ثواب ہوگا (فتاوی رشیدیہ صفحہ نمبر ۴۸۹) اسی طرح انہی دیوبندیوں کی کتاب میں ہے کہ ''پس یہ کوا جوان بستیوں میں پایا جاتا ہے اگر عقعق نہ ہو تو بھی اسکی حلت میں شبہ نہیں ہے (تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۱۷۸)

44{......دیوبندی اپنے اصول سے قادیانی......}

اب آخر میں دیوبندی اصولوں اور طرز تحریر کے مطابق الزامی طور پر ہم یہ بھی پیش کرتے ہیں

کہ دیو بندی اپنے ہی اصولوں سے قادیانی بھی ثابت ہوتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بزعم خویش احمد بن کر خود کو "مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ" (پ28 الصّف 6) کا بھی مصداق ٹھہرایا۔ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا مگر اس نے اپنا ایک الہام ان لفظوں میں شائع کیا تھا "یا احمد بارک اللہ فیک"۔ یعنی اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۲) مرزا قادیانی کی طرح دیو بندی امیر و پیر "سید احمد" نے بھی احمد بن کر اس آیت کا مصداق بننے کی کوشش کی اور پھر اپنی مہر پر "اسمہ احمد" لکھوایا۔ چنانچہ وہابی مرزا حیرت لکھتا ہے "سید (احمد) صاحب نے نئے طور سے اپنی مہر کندہ کرائی جس میں اسمہ احمد کھدا ہوا تھا (حیاتِ طیبہ ص ۳۴۶) دیو بندیوں نے اپنے اکابر کو "احمد" کا مصداق ٹھہرانے کے لئے لکھا کہ ایک "شب آپ سو چکے تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آکر آپ کو جگایا۔ اور حکم دیا "اے احمد جلد اُٹھ اور غسل کر" (سوانح قاسمی ص ۱۳) اسی طرح ایک جگہ لکھا کہ "بعد ان وقوعات کے کمالات طریقہ نبوت آب و تاب کے ساتھ آپ پر جلوہ گر ہونے لگے۔ (سوانح احمدی ص ۱۳۔۱۴)

تو دیکھئے قادیانیوں اور دیو بندیوں میں کتنی گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔ لہذا اپنے اصول سے دیو بندی حضرات قادیانیوں کے ہم عقیدہ ثابت ہوئے۔

45 {ختم نبوت کے بارے میں دیو بندی وقادیانی ہم عقیدہ}

مرزا غلام احمد قادیانی نے "ختم نبوت" کا انکار کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ

"آنحضرت ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جائے تو اس سے آنحضرت کی شان میں کوئی فرق بھی نہیں آتا۔ (قول مرزا اخبار الحکم قادیان ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۶۲)

دیو بندی بھی کہتا ہے کہ اب بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چنانچہ دیو بندی امام قاسم نانوتوی نے لکھا ہے

"بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳۴) دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ "اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے (تحذیر الناس ۱۸)

46 {رحمۃ للعالمین کے بارے میں دیو بندی وقادیانی ہم عقیدہ}

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا یہ الہام شائع کیا کہ "خدا نے مجھ سے فرمایا ہے وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲)

مرزائی نے اس صفت کو اپنے لیے استعمال کیا جبکہ دیو بندی حضرات کے نزدیک یہ لفظ صفت خاصہ رسول ہی نہیں۔ علماء دیو بند کے امام رشید احمد گنگوہی بھی کہتے ہیں کہ

لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمتِ عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہذا دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول

دیوے تو جائز ہے(فتاوی رشیدیہ ص۱۰۴)

اس لئے اس صفت کے منکرین دیوبندیوں نے اپنے بڑوں کو رحمۃ للعالمین کہا حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر دیوبندی امام رشید احمد کو ہوئی ''تو ان کو دست لگ گئے کئی روز تک کھانا نہیں کھایا'' اس زمانہ میں لوگوں نے اکثر یہی سنا ہائے رحمۃ للعالمین (قصص الاکابر ص۲۶) اور دوسری جگہ لکھا'' حضرت گنگوہیؒ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔(قصص الاکابر صفحہ ۱۰۹)

اصول دیوبندی کے مطابق یہاں بھی دیوبندیوں اور قادیانیوں کے عقائد میں مماثلت و یکسانیت ثابت ہوئی۔ یاد رہے ہم ہرگز خود اعتراض نہیں کر رہے بلکہ معترض صاحب کے پیش کردہ اصولوں کی روشنی میں ان کے گھر کے مرزائیوں کے چہروں سے نقاب الٹ رہے ہیں۔

دوسروں کے عیب بے شک ڈھونڈھتا ہے رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی سیہ کاری بھی دیکھ

47 {......درود شریف میں تبدیلی دیوبندی، قادیانی ہم عقیدہ......}

دیوبندیوں کے اصول کے مطابق الزامی طور پر ہم یہ کہتے ہیں کہ دیوبندیوں نے بھی درود شریف میں نبی پاک ﷺ کا نام نکال کر اپنے بزرگوں کا نام لیا اور قادیانی بھی اپنے مرزا پر ایسے کلمات پڑھتے۔

محمد اسماعیل قادیانی نے اپنے رسالہ درود شریف میں لکھا ہے کہ'' حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) پر درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آنحضرت ﷺ پر بھیجنا از بس ضروری ہے۔(رسالہ درود شریف ص۱۳۶ بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۰۱)

علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کے مرید نے کہا

''لیکن پھر یہی کہتا ہوں ''**اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی**'' الخ......(پھر تھانوی صاحب نے توبہ نہیں کروائی بلکہ جواب دیا)''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالی متبع سنت ہے۔(اشرف علی تھانوی۔رسالہ الامداد صفحہ ۳۴)

اصول دیوبندی کے مطابق یہاں بھی دیوبندیوں اور قادیانیوں کے عقائد میں مماثلت و یکسانیت ثابت ہوئی۔

دیوبندیوں کے مستند و مشہور صحافی ظفر علی خان، جن کو اکثر و بیشتر دیوبندی حضرات حجت بنا کر پیش کرتے ہیں انہی ظفر علی خان نے یہی واقعہ 'اہل حدیث' امرتسر کے شمارہ 25 جنوری 1918ء میں پڑھا تو وہ تڑپ اٹھے اور (ستارہ صبح) میں ایک شذرہ تحریر کیا۔ جس کا عنوان تھا۔''قادیان تھانہ بھون میں پیغمبری بہر خانہ، نبوت بہر بازار'' اس شذرہ میں انہوں نے تحریر کیا:''قادیان نے ''اخبار فاروق'' کے ذریعہ سے اعلان کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نبوت کے دروازے کو بند کرنے والے نہیں ہیں بلکہ اس فیضان خداوندی کو جاری کرنے والے ہیں۔ اور دوسرے رسول تو صرف

مومنوں کے روحانی باپ ہیں مگر حضور انور علاوہ اس کے خاتم النبیین بھی ہیں یعنی آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور آپ کے فیض تعلیم سے منصب نبوت ہوسکتا ہے تھانہ بھون (ضلع مظفر گڑھ، تھانوی) نے قادیان کے اس متن متین کی شرح کی ہے اور عملی شرح کی ہے۔'' اس کے بعد مرید کے خواب اور تھانوی صاحب کا جواب نقل کر کے ظفر علی خان لکھتے ہیں۔ ''اگر یہ سوال و جواب صحیح ہے اور بظاہر اس کو صحیح نہ ماننے کی وجہ نہیں۔ تو کیا اسلام کے لئے یہ ایک (عجیب و غریب فتنہ) نہیں ہے جسے (رسالہ) ''الامداد'' نے سوتے سے بیدار کیا ہے؟ یہ فتوی خود حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب دیں گے کہ فتنہ کو بیدار کرنے والے کی نسبت حدیث نبوی میں کیا حکم ہے؟

ملخصاً (رسالہ فتنہ عجیب ص ۶۔۸ راولپنڈی)

{......درجنوں حوالوں سے دیوبندیوں کی شیعیت کا ثبوت......}

میرے مسلمان بھائیو! میری اس کتاب کے حصہ اول کو اگر آپ نے غور سے پڑھا ہے تو آپ خود ہی یہ تسلیم کریں کہ دیوبندیوں بالخصوص مولوی خائن دیوبندی نے اپنے جن اصولوں اور جن عقائد و نظریات کی بنیاد پر ہمیں شیعہ ثابت کرنے کی جاہلانہ کوشش کی ہے، اپنے انھی اصولوں سے اس کا دیوبندی فرقہ ''شیعہ عقائد و نظریات'' کا پیرو کار و عامل ٹھہرا۔

''ماکان و ما یکون'' (یعنی علم اولین و آخرین)، باذن الٰہی اختیارات و تصرفات،

حضور ﷺ کی ملکیت، صحابہ کو ''و **صحبہ** وسلم'' کہنا، حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے لئے غوثیتِ کبری، ''علم جفر''، اولیاء کے بغیر زمین باقی نہیں رہے گی، عقیدہ امور تکونیہ، حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ دیوار کے پیچھے کا علم، سنیوں کو شہید کرنے والے وہابی، علم غیب عطائی، حاضر و ناظر، نور و بشر، اذان سے قبل ''صلوۃ وسلام''، جلسے جلوس ان جیسے جن جن عقائد و نظریات و معاملات کو دیوبندیوں نے شیعیت کی دلیل بنایا، الحمد للہ عزوجل ان سب کا ثبوت ہم نے علماء دیوبند کی کتب سے پیش کر دیا، لہٰذا دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی کے اصولوں سے دیوبندی فرقہ کا شیعہ ہونا ثابت ہوگیا۔

معزز قارئین کرام! یاد رہے کہ ہم نے یہ مکمل کتاب دیوبندی مولوی خائن اینڈ کمپنی کے اپنے خود ساختہ و من گھڑت اصولوں اور طرز تحریر کو پیش نظر رکھ کر الزامی طور پر تحریر کی ہے۔

{...باب سوئم...}

دیوبندی کتاب کے آخر میں 52اعتراضات والزامات پیش کئے گئے تھے اس باب میں علماء دیوبند کے اپنے اصول،قواعداور ان کے جوابات پیش کیے جاتے ہیں۔

دیوبندیوں کے الزامات وبہتان کامختصرہ جائزہ}

دیوبندی مولوی خائن کی کتاب کے آخر میں صفحہ 43 تا47 پر چنداعتراضات دیوبندی مولوی نے پیش کیے ہیں۔ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ یہ اعتراضات جس بھی دیوبندی نے لکھے ہیں یا تو وہ ایک آنکھ سے کانا تھا یا پھر وہ بھینگا تھا کیونکہ اس کو کوئی بھی عبارت درست نظر ہی نہیں آئی ،اور اس سے بڑھ کر یہ اعتراضات لکھنے والا انتہائی مکار، دجال ،کذاب ،بہتان باز،اپنی قبر وحشر کو بھولا ہوا ، اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے خوف اور مسلک و اکابر پرست دیوبندی ہے۔کاش کہ دیوبندی مولوی انصاف کے دامن کو تھامتے ہوئے کوئی سنجیدہ وعلمی اعتراض کرتا تو ہمیں بھی خوشی ہوتی لیکن اس دیوبندی فرقے کی گھٹی ہی میں ایسی خباثتیں ہیں کہ کبھی بھی اپنے مخالفین کے خلاف ان شیطانی ہتھکنڈوں کو چھوڑ کر کوئی بات ہی نہیں لکھیں گے۔بہرحال معزز قارئین کرام! آپ خود ان اعتراضات اور جوابات کو ملاحظہ

فرمائیں گے تو دیوبندی مولوی کے بارے میں شاید آپ کے خیال اس سے بھی زیادہ سخت ہوں۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ کوئی بھی شخص ہمیں سخت مزاجی کا طعنہ نہ دے کیونکہ ہم یہ ساری گفتگو تو دیوبندی مولوی کے جواب میں الزاماً پیش کر رہے ہیں، اور علماء دیوبند کے اصول سے الزاماً یا جواباً اگر کوئی مصنف سخت لہجہ بھی اختیار کرتا ہے تو اس پر کوئی الزام نہیں ہوتا ۔آیئے اب دیوبندی مولوی کے اعتراضات کے منہ توڑ، مدلل مسکت علمی، تحقیقی و الزامی جوابات ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندی اعتراض 1......: مولانا احمد رضا خان بریلوی کی اللہ تعالیٰ کو ننگی ننگی گالیاں۔ معاذ اللہ

الجواب ...: یہ وہابیوں دیوبندیوں کا دجل و فریب ہے کیونکہ یہاں تو وہابیوں دیوبندیوں کے گستاخانہ عقیدے پر الزاماً گفتگو کی گئی ہے کہ وہابیوں کے عقیدے سے یہ سب کچھ لازم آئے گا، علماء و مناظرین کا یہ طریقہ ہے کہ مخالفین کو ایسے الزامی جوابات دیتے ہیں۔ جیسا کہ ''کمالاتِ عزیزی'' میں ہے کہ ''ایک آدمی [پادری] نے دہلی میں مباحثہ میں سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پادری نے کہا کہ تمہارے پیغمبر نے بوقتِ قتل امام حسین علیہ السلام فریاد نہ کی حالانکہ حبیب کا محبوب محبوب تر ہوتا ہے خدا تعالیٰ ضرور توجہ فرماتا۔ جناب مولانا صاحب نے جواب دیا کہ پیغمبر صاحب فریاد کے واسطے تشریف لے گئے پردہ غیب سے آواز آئی ہاں تمہارے نواسے پر قوم نے ظلم کر کے شہید کیا لیکن ہم کو اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰ کا صلیب پر چڑھانا یاد آیا ہوا ہے۔ یہ سن کر پیغمبر صاحب خاموش ہو گئے۔ اس جواب پر پادری لا جواب ہو گیا'' (کمالاتِ عزیزی: ص

11) اب دیوبندی کہیں کہ حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہا ،صلیب پر چڑھانا تسلیم کیا، یہ واقعہ اللہ کو یاد آنا مانا۔ حالانکہ اس پادری کے سوال میں تو ایسی کوئی بات ہی نہیں۔ تو قارئین کرام! اہلِ علم جانتے ہیں کہ یہ الزامی جواب ہے۔ اور الزامی جواب میں مخالف کے سوال یا موقف سے جو جو نقص وارد ہوتے ہوں وہ بھی اکثر جواباً پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ کاش کہ دیوبندی علماء کے پاس عقل ہوتی تو ایسے اعتراض ہی نہ کرتے۔
پھر خود دیوبندی مولوی کی پیش کردہ عبارت میں بھی صاف لکھا ہوا ہے کہ ''وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے......'' (مسلک اعلیٰ حضرت: ص 43 دیوبندی) دیکھئے بالکل واضح طور پر یہاں لکھا ہے کہ ''وہابی ایسے کو خدا کہتے ہیں'' یعنی یہاں وہابیوں دیوبندیوں کے گستاخانہ عقیدے کی بات ہو رہی ہے لیکن دیوبندیوں نے انتہائی دجل و فریب سے اس بات کو اٹھا کر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تھوپ دیا۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ!** خود دیوبندی حضرات جس کتاب ''رضا خانی مذہب'' کا بڑا چرچا کرتے ہیں اسی کتاب میں بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ''مولوی احمد رضا خان بریلوی [نے]...... **یہ عقیدہ...... شاہ اسماعیل [اور دیگر دیوبندی علماء] کی طرف منسوب کیا**۔ ملخصاً'' (رضا خانی مذہب ۱/ص ۳۹،۴۱) لہٰذا بات بالکل واضح ہے کہ یہاں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کو گالیاں نہیں دیں بلکہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وہابیوں دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات پر گفتگو کر رہے ہیں لیکن خائن و دجال وہابی مولوی اپنے گستاخانہ عقیدہ کو ہمارے گلے میں ڈال رہا ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

دیوبندی اعتراض 2...: دیوبندی مولوی نے دوسرے نمبر پر ''ہندوستان کے ابو جہل کے

شرکیہ عقائد کی ایک جھلک'' کا عنوان دیکر نہ صرف مسلمانوں کو مشرک کہا بلکہ دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ اگر اس کے بعد بھی احمد رضا خان مشرک نہیں تو ابوجہل کا کیا قصور تھا؟ (مسلک اعلیٰ حضرت: ص44)

الجواب ...: ابوجہل کا قصور سب کو معلوم ہے لیکن ہم مسلمانان اہل سنت کے وہ عقائد و نظریات جو تم وہابیوں دیوبندیوں کو اپنی جہالت کی وجہ سے شرک نظر آتے ہیں وہ سب الحمد للہ عزوجل قرآن واحادیث سے ثابت ہیں، اوران سب پر دلائل و برھان سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الامن والعلی'' میں پیش کر دیئے ہیں۔ میرے معزز قارئین کرام آپ سے گزارش ہے کہ ''الامن والعلیٰ'' کا مطالعہ کیجیے، تاکہ دیوبندیوں کا دجل و فریب آپ پر کھل جائے۔ اور آپ خود کہیں گے کہ دیوبندی وہابی اپنی جہالت و بدبختی کی وجہ سے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ باقی اختیارات وتصرفات، علم غیب جیسے موضوعات پر ہم دیوبندیوں کے گھر سے حوالے پیش کر چکے ہیں لہذا اب دیوبندی کہیں کہ اگر یہ دیوبندی اکابرین مشرک نہیں تو ابوجہل، ابولہب، مشرکین عرب کا کیا قصور تھا؟

دیوبندی اعتراض 3...: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی مثل نہ سمجھنا پلید عقیدہ ہے (المیز ان ٦١٦)

الجواب ... المیزان میں یہی اصل مقالہ عربی زبان میں موجود ہے جس میں ایسے الفاظ ہرگز موجود نہیں ہیں۔ وہاں صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیر اللہ کہنے کے رد پر بحث ہے، اردو مقالے میں کاتب کا تصرف یا اشاعتی غلطی کا احتمال ہے۔ لہذا اس کا الزام علماء اہل سنت پر عائد کرنا اصول دیوبند کے مطابق بھی ہرگز درست نہیں کیونکہ علماء دیوبند کی معتبر شخصیت مولوی خلیل انبیٹھوی نے لکھا کہ ''خواہ مخواہ اس پر مطاعن لفظی کرنی بھی دوراز دیانت ہے کیونکہ مطبع

کی غلطی کا احتمال قوی ہے چنانچہ اس فتوے میں بہت الفاظ غلط موجود ہیں سو حسن ظن کرنا اور کاتب کی یا صاحب مطبع کی غلطی پر حمل کرنا مناسب تھا مگر یہ تو جب ہوتا کہ مؤلف کو حسن ظن پر عمل کرنا مدنظر اور اندیشہ آخرت ہوتا ...... مؤلف کی عادت تو یہی ٹھہری کہ اصل مؤلف کو الزام لگانا ہے کاتب کی خطا پر حمل کرنا ہی نہیں ''استغفر اللہ، استغفر اللہ''۔ (براھین قاطعہ صفحہ 31) تو ہم بھی کہتے ہیں کہ دیوبندی مولوی کا المیزان کے اس حوالے پر خواہ مخواہ مطاعن لفظی کرنی بھی دوراز دیانت ہے کیونکہ مطبع کی غلطی کا احتمال قوی ہے۔ اور حسن ظن کی بجائے الزام لگانا بھی دیوبندیوں کے اپنے فتوے سے اندیشہ آخرت سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ پھر بالفرض اگر کاتب کی بجائے کسی مترجم کی یہ عبارت ثابت بھی ہو جائے تو ہم ڈنکے کی چوٹ پر ایسی بات کو رد کرتے ہیں اور اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی اس کے ہرگز قائل نہیں بلکہ اصول دیوبند کے مطابق بھی کسی شخص کی ذاتی غلطی بلکہ ذاتی رائے کو اس جماعت کا عقیدہ کہنا دجل وفریب ہے چنانچہ دیوبندی مولوی مسعود عالم صفدر نے لکھا ہے کہ، ''کسی آدمی کی ذاتی رائے جس کو جماعت نے قبول نہ کیا ہو اس کو جماعت کا عقیدہ قرار دینا کسی دجال کا ہی کام ہوسکتا ہے'' (مسئلہ وحدۃ الوجود: ص ۷: مسعود عالم صفدر اوکاڑوی) لہذا دیوبندی مولوی کا اس حوالے کو پیش کر کے پوری جماعت اہل سنت پر اعتراض کرنا اس کا دجل وفریب ہے۔

دیوبندی اعتراض 4...: اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے (تفسیر نعیمی ج ا ص ٣٠)

الجواب ...: مفتی صاحب کی مکمل عبارت یوں ہے ''مجھ سے بعض لوگوں نے فرمایا کہ اسم اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی نام پاک ہے جیسے ذکر اللہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے'' (تفسیر نعیمی ج ا ص ٣٠) ناظرین! اب اس جہالت زدہ آدمی کی جہالت کا مظاہرہ دیکھیں کہ مفتی

صاحب نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا نام ''اسم اللہ'' ہے جس کو اس خائن و جاہل نے اللہ بنا دیا پھر مفتی صاحب نے آگے چل کر اس کی وجہ بھی بیان کردی، لکھتے ہیں ''اور حضور ﷺ کو اسم اللہ اس لئے کہتے ہیں کہ اسم وہ ہوتا ہے جو ذات کو بتائے اور ذات پر دلالت کرے اور حضور ﷺ نے بھی اللہ کی ذات کو ظاہر کیا رب تعالیٰ حضور ﷺ کا خالق ہے اور حضور علیہ السلام اس کے مظہر اتم'' (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۰) تو دیکھئے یہاں بات کس موضوع پر تھی اور دیوبندی نے اس کو کیا بنا دیا۔ معاذ اللہ عزوجل!

دیوبندی اعتراض 5...: ''بہت سی جگہ اللہ سے مراد حضور ہوتے ہیں۔ معاذ اللہ (تفسیر نعیمی ا ص ۱۳۳)

الجواب ...: لاحول ولا قوۃ الا باللہ! جاہل ملاؤں کو اگر بات سمجھ نہ آئے تو اس میں ہمارا کیا قصور؟ جناب یہاں تو قرآن پاک کی آیات سے مراد کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ اور یہاں قرآن کی آیت ''**یخدعون اللہ والذین امنوا**'' وہ فریب دیتے ہیں اللہ اور ان کو جو ایمان لائے'' (پ ۱: بقرۃ: ۹) کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ **یخدعون اللہ** سے مراد رسول اللہ ﷺ کو دھوکا دینا ہے اور یہی بات تفسیر عزیزی اور تفسیر روح البیان میں بھی ہے۔ تفسیر عزیزی میں ہے کہ ''بعض محققین نے کہا ہے مخادعت خدا سے مراد اس کے رسول علیہ السلام کی مخادعت ہے'' (جواھر عزیزی اردو ترجمہ تفسیر عزیزی پہلا پارہ: ص ۲۲۶)

اور اسی طرح تفسیر روح البیان میں ہے کہ **یخدعون اللہ** معلوم رہے کہ **یخدعون** بمعنی **یخدعون** ہے فعل کو فاعل کے وزن پر مبالغۃً لایا گیا ہے **یخدعون** اپنے ظاہری معنی پر نہیں

ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی شئے مخفی نہیں اور منافقین کا دھوکہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہیں بلکہ ان کی غرض دھوکا سے نبی اکرم ﷺ کی ذات تھی۔ اس معنی پر مضاف محذوف ہوگا یعنی **یخدعون رسول اللہ**، یا یوں ہو کہ جو معاملہ رسول اللہ ﷺ سے کیا جا رہا ہے یہ دراصل اللہ تعالیٰ سے ہو رہا ہے کیونکہ آپ دراصل زمین پر اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں......ثابت ہوا کہ کریم ﷺ کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ دھوکا کرنے کو اپنے ساتھ دھوکا کرنے سے تعبیر فرما رہا ہے۔'' (تفسیر روح البیان: عربی صفحہ ۵۳)

تو ان دونوں تفاسیر میں دیکھئے آیت میں ذکر تو اللہ کا ہو رہا ہے لیکن مراد رسول اللہ ﷺ کو لیا گیا۔ اسی بات کو مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس طرح فرما رہے ہیں کہ ''**یخدعون**'' کے معنی ہوں گے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ رب تعالیٰ کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ یا اللہ سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں کیونکہ بہت سی جگہ اللہ سے رسول اللہ ﷺ مراد ہوتے ہیں تاکہ لوگوں کو آپ کی عظمت کا پتہ چل جائے کہ حضور علیہ السلام کا بارگاہ الٰہی میں وہ درجہ ہے کہ ان کی اطاعت رب کی اطاعت ان کی مخالفت رب تعالیٰ کی مخالفت ہے ان کو دھوکہ دینا رب تعالیٰ کو دھوکہ دینا قرآن کریم ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب جو آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ کنکر آپ نے نہیں پھینکے، اسی قاعدہ سے یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ منافقین اللہ کو یعنی رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ تفسیر روح البیان، تفسیر عزیزی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۳۳)

قارئین کرام مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ ذات الٰہی سے مراد ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بلکہ آیت قرآنیہ کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ یہاں مراد کون ہوتا ہے۔لیکن بد بخت وہابی دیوبندی حضرات خواہ مخواہ اس کو غلط انداز میں پیش کرنے کی ناکام کوشش کر کے اپنی دنیا و آخرت خراب کرتے ہیں۔

دیوبندی اعتراض 6...: حاضر و ناظر اللہ کی صفت نہیں ایسا سمجھنا بے دینی ہے (جاء الحق، فتاوی ملک العلماء)

الجواب ...: یہ اعتراض بھی دیوبندی حضرات کا دجل و کذب ہے۔جاء الحق کی عبارت کا جواب ہم اعتراض نمبر 20 ''دیوبندی اکابرین کے خاندان میں شیعہ'' کے تحت پیش کر چکے۔اور یہی گفتگو فتاوی ملک العلماء میں بھی ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات زمان و مکان کی قیود سے منزہ ہے خود دیوبندیوں نے بھی لکھا کہ ''در حقیقت کوئی مقام ایسا نہیں جسے اللہ کا مکان کہا جا سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو لا مکان ہے اور وہ زمان و مکان کی قیودات سے منزہ و برتر ہے'' (المھند اور اعتراضات کا علمی جائزہ: ص 55) اسی طرح دیوبندی مولوی جناب نور الحسن بخاری لکھتے ہیں کہ ''اور کبھی نہ بھولئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہر جگہ حاظر و ناظر ہونا ...... یہ سب صفت علم کے اعتبار سے ہے۔<u>ورنہ ذات الٰہی تو جسم و تجسم سے پاک ہے</u>'' (توحید و شرک کی حقیقت ص ۲۰۳) اسی طرح دیوبندی مولوی مدار اللہ مدار لکھتے ہیں ''اللہ تعالیٰ زمان و مکان سے ماوریٰ ہے اور انسانوں یا مخلوقات کے ساتھ اس کی معیت علمی ہے ذاتی نہیں۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات ازلی ہیں اور کوئی نیا اسم اس کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتا۔حاضر کا لفظ اللہ کے اسماء میں سے نہیں ہے۔اس لئے اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر محل نظر ہے اور چونکہ حاضر

اس کو کہتے ہیں جو مشاہدہ و معائنہ میں آتا ہو۔اور انسان اپنے حواس ظاہری سے اس کا ادراک کرے اور اللہ تعالیٰ واجب الوجود اور قدیم ہے اور حدوث کے لوازمات سے پاک ہے اس لئے اللہ جل مجدہ، پر حاضر کا اطلاق نہیں ہو سکتا'' (ماہنامہ الحق مارچ ۱۹۹۰ ص ۴۹) تو معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جسم و مکان سے پاک ہے اس اعتبار سے حاضر و ناظر کہنا درست نہیں لیکن علم کے اعتبار سے اللہ تبارک و تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور یہی ساری گفتگو جاء الحق، فتوىٰ ملک العلماء، تسکین الخواطر وغیرہ کتب اہل سنت میں ہے۔

دیوبندی اعتراض 7...: اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام سے جھوٹ بولا (مقیاس النور)

الجواب ...: یہاں جھوٹ کا ہرگز ذکر نہیں ہے بلکہ یہاں خفیہ تدبیر کی بات ہے۔اللہ تعالیٰ خفیہ تدبیر فرماتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ ''اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا'' بے شک کافر اپنا سا داؤ چلتے ہیں ''وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا'' اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں (پ 30 الطارق 15,16) ''وَ اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ'' اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے (پ 9 الاعراف 183، پ 29 القلم 45) اسی طرح دیکھئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خفیہ تدبیر بتائی کہ اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنے کے لئے پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا ''فَلَمَّا جَھَّزَھُمْ بِجَھَازِھِمْ جَعَلَ السِّقَایَۃَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْہِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ'' پھر جب ان کا سامان مہیّا کر دیا پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو بیشک تم چور ہو (پ 13 یوسف 70) پھر جب

پیالہ تلاش کیا گیا تو انہی کے بھائی کے سامان سے نکلا۔'' فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِھِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْہِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَھَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْہِ کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ '' تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی (ف) کی خرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی (پ13 یوسف 76) تو دیکھئے یہ خفیہ تدبیر ہے، ایسی باتوں کو جھوٹ یا فریب کہنا دیوبندیوں کی جہالت وگمراہی ہے۔

دیوبندی اعتراض 8...: حضور کی تصویر خدا کا نظارہ (رضائے مصطفی)

الجواب...: دیوبندی مولوی صاحب اس پر فتوے لگانے سے قبل اپنے وہابی امام اسماعیل دہلوی کا کلام تو پڑھ لیتے، دہلوی کہتا ہے کہ

کہ جب سب سے اکمل وہ انسان ہوا   تو بے شک وہ تصویر رحمان ہوا

(کلام شاہ اسماعیل شہید: ص ۳۳)

تو اسماعیل دہلوی کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کی تصویر ہیں، تو جو بات رضائے مصطفی میں ہے وہی بات یہاں بھی ہے۔ پھر دیوبندی مولوی زکریا کی کتاب میں دیوبندی پیر میانجی کے مزار کے بارے میں لکھا ہے کہ

جس کو ہوئے شوق دیدارِ خدا   انکے مرقد کی زیارت کو وہ جا (تاریخ مشائخ چشت: ۲۳۵)

واہ دیوبندیوں دوسروں پر تو فتوے لگاتے ہو لیکن اپنے پیر کے مزار کو دیکھنے کو ''دیدارِ خدا'' بتاتے ہو لیکن اپنے مذہب کے مطابق کفر وشرک پھر بھی نہیں کہتے ہو۔

دیوبندی اعتراض 9...: اللہ کے نام کی تاثیر گدھے اور الو کے نام کی تاثیر جیسی (رسائل نعیمیہ ص ۲۷۳)

الجواب...: یہاں بھی دیوبندی مولوی نے غلط بیانی کی ہے مفتی صاحب سے جو سوال ہوا اور انہوں نے جو جواب دیا دونوں ملاحظہ کیجیے'' (س) تعویذ کیوں لکھے جاتے ہیں ان سے کیا فائدہ ہے؟ (ج) جیسے بعض مخلوق کے ناموں میں تاثیر ہے کہ کسی کو الو گدھا کہہ دو تو وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اور حضرت قبلہ کعبہ کہہ دو تو خوش ہو جاتا ہے۔ حالانکہ الو گدھا بھی مخلوق ہیں اور قبلہ وکعبہ بھی۔ ایسے ہی خالق کے مختلف ناموں میں مختلف تاثیریں ہیں'' (رسائل نعیمیہ ص ۳۳۱) تو معترض صاحب آپ نے جو اعتراض کیا ہے اس کا عبارت بالا میں کہیں بھی نام ونشان موجود نہیں، مفتی صاحب نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ جیسے الو کے نام کی تاثیر ہے ایسے ہی اللہ کے نام کی تاثیر ہے، معاذ اللہ! بلکہ وہ تو مثال دے رہے ہیں۔ اور مثال میں مشترک چیز ''تاثیر'' ہے۔ نہ کہ ایک جیسی تاثیر۔ اس لئے اعتراض لغو ہے۔ ابوایوب لکھتا ہے'' کیونکہ اہل علم جانتے ہیں مثال اور تمثیل میں برابری نہیں ہوتی بلکہ مثال صرف سمجھانے کے لیے ہوتی ہے'' (دفاع ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس ص ۱۰۸) لہذا اس پر اعتراض خود دیوبندی کے اپنے اصول کی خلاف ورزی ہے۔

علماء دیوبند کے امام قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ ''جیسے رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بوجہ منشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے۔ متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا۔ (آبِ حیات صفحہ ۱۶۹)۔ جی علماء دیوبند اب کیا حکم لگائیں گے؟

دیوبندی اعتراض 10...: اللہ کو پکارنا شیطانی وسوسہ ہے (ملفوظات)

الجواب ...: سیدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ ''اللہ کو پکارنا شیطانی وسوسہ ہے، یہ وہابیوں کا بہتان ہے'' **ذٰلِکَ قَوۡلُھُمۡ بِاَفۡوَاھِھِمۡ** ۔ یہ (من گھڑت) باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں''۔ ہم وہابیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ سیدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے یہ الفاظ نکال کر دکھائیں لیکن ان شاء اللہ عزوجل کوئی وہابی دیوبندی ایسے الفاظ ہرگز ہرگز ثابت نہیں کرسکتا۔ باقی یا جنید والے واقعے پر دیوبندی حضرات زبانیں لمبی کرتے ہیں لیکن خود دیوبندیوں نے بھی ایسا ہی واقعہ اپنے بزرگ کے بارے میں لکھا کہ ''ایک روز ایک مرید ہم سفر تھا، راستہ میں دریا پڑا، شاہ نصر اللہ نے فرمایا: ''میرا ہاتھ تھام لے اور نصر اللہ کا ورد کرتا چل'' عین منجدھار میں پہنچے تھے کہ مُرید نے پیر و مرشد کو اللہ کے نام کا ورد کرتے سنا تو وہ بھی بجائے نصر اللہ کے ''اللہ اللہ'' کہنے لگا، مگر فوراً ہی ڈبکیاں لینے لگا، آپ نے اسے بازو سے سہارا دیا: ''تجھے کیا معلوم کہ اللہ کیا ہے، تو نصر اللہ کہتا چل، اس نے نصر اللہ کا ورد شروع کر دیا اور دونوں دریا کو پار کر گئے'' (تذکرہ صوفیائے میوات صفحہ ۶۲۳) ایک دیوبندی مفتی بیمار ہوا اور وہ اللہ اللہ کرنے لگا تو دیوبندی شاہ صاحب نے اسے کہا کہ جب تک آہ نہ کرو گے صحت نہ ہوگی۔ چنانچہ یہی ہوا کہ مرض ترقی کرتا گیا، کسی طرح تخفیف نہ ہوئی۔ بالآخر مفتی صاحب نے آہ کرنا شروع کیا اور صحت حاصل ہوگئی۔ ملخصاً (امداد المشتاق صفحہ ۵۰ واقعہ ۴۳) اب دیوبندی علماء فتویٰ لگائیں کہ اللہ عزوجل کی توہین کی گئی۔

دیوبندی اعتراض 11,13...: اللہ کے رسول قیامت کے روز خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن کر نکلیں گے (دیوان محمدی) خدا تو مٹھن کی گلیوں میں گھوم رہا ہے (دیوان محمدی)

الجواب ...: پہلی بات تو یہ ہے کہ دیوان محمدی کتاب میں صوفیاء کی باتیں ہیں اور دیوبندیوں کا اپنا اصول ہے کہ صوفیاء کی باتوں پر فتویٰ نہیں۔ دیوبندی منیر احمد منور لکھتے ہیں ''دین میں فقہاء کی بات معتبر ہوتی ہے نہ کہ صوفیاء کی۔ ہاں! اتنا ضرور ہے کہ ہم اس صوفی بزرگ کا احترام کر کے اس پر فتویٰ نہیں لگائیں کہ شاید اس پر حال آیا ہوا ہو جو ایک کیفیت ہوتی ہے جس میں ہوش حواس نہیں رہتے'' (نور سنت کنز الایمان نمبر ص ۱۴۰) اسی طرح الیاس گھمن دیوبندی کہتا ہے کہ ''اگر ہمارے عقائد معلوم کرنے ہوں تو ان کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں، صوفیاء کی باتیں پیش نہ کریں، صوفیاء کی باتیں دین میں حجت نہیں (المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ ص ۱۳۱) لہٰذا دیوبندی حضرات یا تو اپنے اصول ترک کر دیں یا پھر یہ تسلیم کریں کہ ان کے اصول تو درست ہیں لیکن سنیوں سے دشمنی میں ان کو بدنام کرنے کے لئے اپنے اصولوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ دیوان محمدی وغیرہ کتب میں ایسی باتیں جو صوفیاء کرام کی طرف منسوب ہیں اگر یہ ثابت ہو جائیں تو ان کا تعلق سکر اور غلبہ محویت سے ہے، اور متفقہ صوفیاء کرام اور خود علماء دیوبند کے مطابق ایسی باتیں صوفیاء کرام کی شطحیات کہلاتی ہیں۔ دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ صوفیاء کرام سے ''بے اختیاری کی حالت میں جو غلبہ وارد کی وجہ سے ظاہری قواعد کے خلاف کوئی بات منہ سے نکل جائے وہ ''شطح'' ہے اس شخص پر نہ گناہ ہے نہ اس کی تقلید'' (شریعت و طریقت صفحہ 361) تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ ''بعضے بزرگوں سے نظماً یا نثراً بعض ایسے کلمات منقول ہیں جن کا ظاہری عنوان موہم گستاخی ہے اگر یہ غلبہ حال میں ہو تو اسے ''شطح و ادلال'' کہتے ہیں۔ (التکشف صفحہ 506 طبع لاہور) اور شطحیات پر کسی قسم کا فتویٰ عائد نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ علماء دیوبند

کے امام رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ ''بزرگوں کی حکایات اکثر جہلا نے غلط بنادی ہیں اور اگر کوئی واقعہ ایسا ہو کہ مفہوم نہ ہووے تو شطحیات کہلاتے ہیں جس کے معنیٰ فہم میں کسی کے نہیں آتے اس کو نہ قبول کرے نہ رد کرے سکوت کرے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۲۱) یعنی شطحیات اولیاء پر کسی قسم کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔لیکن اس کے باوجود آج کل کے دیوبندیت سے باغی دیوبندی حضرات محض اہل سنت کی دشمنی وبغض میں آکر جاہلانہ فتوے لگاتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں کہ دیوبندیت کا دفاع کررہے ہیں حالانکہ یہ تو خود اپنے ہی دیوبندی فرقے سے بغاوت کررہے ہیں،سنیوں کی دشمنی میں ''دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا'' کے مصداق ہیں۔پھر دیوبندی حضرات ہم پر اعتراض کرنے سے قبل اپنے وہابی دیوبندی مذہب کی کتاب ''صراط مستقیم'' کو ہی دیکھ لیتے کیونکہ اس میں بھی یہی لکھا ہے کہ ''اسی طرح جب اس طالب کے نفس کامل کو رحمانی کشش اور جذب کی موجیں اور احدیت کے دریایوں کی گہری تہہ میں کھینچ لے جاتی ہیں تو **انا الحق** (میں خدا ہوں) اور **لیس فی جنبی سوی اللہ** (میرے ہر دو پہلو میں بجز اللہ کے کچھ نہیں) کا آوازہ اس سے صادر ہونے لگتا ہے ......**اور زنہار خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا** کیونکہ جب وادی مقدس کی آگ سے ندائے انی انا اللہ رب العلمین صادر ہوئی تو پھر اشرف موجودات سے جو حضرت ذات،(سبحانہ وتعالیٰ) کا نمونہ ہے۔**اگر انا الحق کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں** الخ (صراط مستقیم صفحہ 16,17 اسماعیل دہلوی مکتبہ الحق) تو دیوبندی مولوی صاحب! آپ کے امام اسماعیل دہلوی تو **انا الحق، لیس فی جنبی سوی اللہ، انی انا اللہ رب العلمین** جیسے الفاظ پر کہتے ہیں خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا لیکن تم

دیوبندی ایسی باتوں پر کفر کے فتوے لگارہے ہو۔اب اگر غیرت نام کی چیز تم میں ہے تو پہلے اپنے امام دہلوی پر فتویٰ لگاؤ۔

دیوبندی اعتراض 12...: اللہ سے ملتی ہے تصویر میرے پیر کی (دیوان محمدی)

الجواب...: اس کا جواب بھی اوپر والے جواب میں ہو چکا، پھر ہم اعتراض نمبر 8 کے تحت بھی بتا چکے کہ وہابی امام اسماعیل دہلوی نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لکھا کہ ''بے شک وہ تصویر رحمان ہوا (کلام شاہ اسماعیل شہید:ص ۳۳) علماء دیوبند کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''شیخ عین رسول اللہ، بلکہ عین حق ہے،نہیں بلکہ صورت حق ہے'' (فیوض الرحمن ص ۱۹،ملفوظات حکیم الامت ج ۱۵ ص ۲۰۳) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (جن کو علماء دیوبند بھی اپنا امام مانتے ہیں) یہی شاہ صاحب نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان الموحدین برہان العاشقین حجۃ المتکلمین شیخ جلال الحق مخدوم قاضی خان یوسف ناصحی فرماتے ہیں کہ **مرشد حق کی صورت جو ظاہر میں دیکھی جاتی ہے یہ اس جسم خاکی کے پردہ میں حق سبحانہ تعالیٰ کا مشاہدہ ہے** اور مرشد کامل کی وہ صورت جو خلوت میں نمودار ہوتی ہے اور بے پردہ حق تعالیٰ کا مشاہد ہے بے شک اللہ تعالی نے حضرت آدم کو صورت رحمن پر پیدا کیا ہے ''ومن رانی فقد رئی الحق'' اس کے حق میں درست ہے'' (''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ: باب ۵ سلسلہ چشتیہ صفحہ ۹۲، ۹۳ ''، رسائل شاہ ولی اللہ جلد اول صفحہ ۲۰۰) اور یہی بات دیوان محمدی میں ہے لہذا اب علماء دیوبند میں غیرت وحیاء ہے تو پہلے اپنے دیوبندی علماء واکابرین پر گستاخی وکفر کا فتویٰ لگائیں تب سنیوں سے بات کریں۔

دیوبندی اعتراض 13......: نوٹ: نمبر 13 ''دیوان محمدی'' کا جواب اوپر

ہو گیا ہے۔

دیوبندی اعتراض14...: آسان کام اللہ کرتا ہے مشکل کام اولیاء اللہ کرتے ہیں۔معاذ اللہ (ازالۃ الریب)

الجواب ...: ناظرین! دیوبندی مولوی نے حسب عادت یہاں بھی دجل سے کام لیا کیونکہ یہاں تو سیالوی صاحب نے اپنے مخالف پر نقد وارد کی ہے، نہ کہ اس کو اپنا عقیدہ و نظریہ کہا۔خود جناب اشرف سیالوی صاحب نے آگے عبارت معترضہ کی وضاحت کی، چنانچہ وہ اپنے مخالف کو فرماتے ہیں کہ ''آپ (مخالف) نے بندہ کے مقالہ میں سے صرف ایک عبارت سیاق و سباق سے کاٹ کر اور پورے مضمون و مفہوم اور بنیادی مطلب و مقصد کو قارئین سے پوشیدہ رکھ کر جس تحکم اور سینہ زوری اور ظلم و تعدی اور نا انصافی و بے اعتدالی کا مظاہرہ کیا اور باری تعالیٰ کی حل مشکلات سے سبکدوشی کا عنوان قائم کر کے اس کو میرا عقیدہ قرار دیا اور کفر کا فتویٰ بھی جڑ دیا اس کے متعلق بندہ کی طرف سے آپ [مخالف] کو چیلنج ہے کہ آپ اس عنوان اور اس کے تحت مندرج ادھوری عبارت کو بندہ کا عقیدہ ثابت کر دیں تو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا اور آئندہ بھی کچھ لکھنے سے توبہ کر لوں گا اور اگر اس عبارت کا بندہ کا عقیدہ ہونا ثابت نہ ہو سکے بلکہ تمہیں تمہارے دعوے کی رو سے لازم آنے والے غلط اور فاسد نظریے کا بیان ہو تو پھر آپ مصنف بننے کی کوشش ترک فرما دیں''(ازالۃ الریب ص 70) تو قارئین کرام! دیکھ لیجیے کہ مولانا اشرف سیالوی صاحب نے خود اس بہتان کا رد فرما دیا اور جواب میں بھی اپنے مخالف کے دعوے پہ نقد وارد کیا ہے،لیکن کم علم دیوبندی وہابی حضرات اس کو ان کا عقیدہ کہہ کر اور پھر تمام سنیوں کو بدنام کرنے کی کوشش کر

رہے ہیں۔**لاحول ولاقوۃ الا باللہ!**

دیوبندی اعتراض15...: بریلویوں نے اقرار کیا ہے کہ ہمارے مولوی احمد سعید کاظمی اشرف سیالوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے در پردہ منکر ہیں (تصریحات ص ۱۱۵، جوابات رضویہ ص ۱۶)

الجواب ...: ناظرین! اس سلسلہ میں عرض ہے کہ تصریحات کے مصنف کے نزدیک سیالوی صاحب عالم ارواح میں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مانتے ہیں، مگر عالم دنیا میں چالیس سال سے پہلے نبی تسلیم نہیں کرتے، اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عالم دنیا میں عالم ارواح والی نبوت سلب کر لی گئی، یعنی مفتی نذیر صاحب کے نزدیک یہ سب ان کے قول سے لازم آتا ہے۔اور دیوبندی اصول سے صرف لزوم ثابت کرنا کسی قسم کا فتویٰ نہ لگانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ خالد محمود لکھتے ہیں کہ ''لیکن یہ الزام چونکہ بطریق لزوم تھا بطریق التزام نہ تھا اس لئے آپ نے ان حضرات کے خلاف فتویٰ کی زبان استعمال نہ کی اور کوئی فتویٰ نہ دیا''(مطالعہ بریلویت ج ۸ ص ۲۷۷۔۲۷۸) اور جہاں تک جوابات رضویہ کا تعلق ہے تو یہ غلام مہر علی صاحب کا تفرد ہے اور دیوبندی مولوی نافع لکھتے ہیں کہ ''علماء کے تفردات پہ اعتماد نہیں کیا جاتا بلکہ وہ متروک ہوتے ہیں''(مسئلہ ختم نبوت اور سلف صالحین ص ۱۶۳) لہذا اسکو پیش کرنا ہی درست نہیں۔

دیوبندی اعتراض16...: ''پیغمبر حزب الشیطان میں داخل ہو سکتے ہیں (تفسیر نعیمی)

الجواب ...: جھوٹوں پر اللہ کی لعنت! قارئین کرام یہ بھی وہابی دیوبندی کا جھوٹ ہے

کیونکہ تفسیر نعیمی میں عصمت انبیاء پر دلائل دیتے ہوئے منکرین کے رد میں الزاماً یہ فرمایا کہ ''گناہگار سے شیطان راضی ہوتا ہے اس لئے وہ حزب الشیطان میں داخل ہے اور نیک کار سے رحمان راضی اور وہ حزب اللہ میں داخل ۔<u>اگر</u> پیغمبر ایک آن کے لئے بھی گناہگار ہوں تو **معاذاللہ** وہ حزب الشیطان (شیطانی گروہ) میں داخل ہوں گے......الخ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۲۶۳) تو دیکھئے یہاں تو عصمت انبیاء کے منکرین کا رد کرتے ہوئے الزاماً یہ کہا گیا اور اس عبارت میں ''<u>**اگر**</u>'' کا لفظ ہے جس سے بات بالکل واضح ہے کہ (منکرین عصمت انبیاء کے مطابق) اگر پیغمبر ایک آن کے لئے بھی گناہگار ہوں تو اس سے معاذ اللہ انبیاء کرام پر یہ الزام عائد ہوگا۔تو یہ بات تو الزاماً کی جارہی ہے لیکن دیوبندی اسکوسنیوں پر تھونپ رہا ہے۔ **لاحول ولاقوۃ الاباللہ!** اور پھر دیوبندی حضرات کے لئے عرض ہے کہ یہ وہی ''اگر'' ہے جس پر دیوبندی حضرات بڑا زور لگاتے ہیں۔پھر غور سے دیکھئے کہ تفسیر نعیمی کی اس عبارت کے شروع میں واضح طور پر ''**معاذاللہ**'' کے الفاظ لکھے ہیں جس سے بالکل واضح ہے کہ مصنف اس بات کو غلط تسلیم کر رہا ہے لیکن اندھے وبھینگے دیوبندیوں کو یہ الفاظ نظر نہیں آرہے اور خواہ مخواہ جھوٹا الزام لگا رہے ہیں۔جھوٹوں پر اللہ کی لعنت!

دیوبندی اعتراض 17...: ''نبی □ کو ذلت کے بعد عزت ملی

(حدائق بخشش)

الجواب...: دنیا جانتی ہے کہ حدائق بخشش حمد ونعت،مناجات وکلام کا مجموعہ ہے۔اور اس میں کوئی ایسا شعر ہی موجود نہیں جو کہ دیوبندی مولوی نے پیش کیا۔باقی ایک شعر جو کہ دیوبندیوں کی سمجھ سے کوسوں دور ہے اس پر دیوبندی وہابی اعتراض کرتے ہیں:

کثرت بعد قلت پر اکثر درود عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش)

اس پر وہابی کہتے ہیں کہ دیکھو یہاں لکھا ہے کہ ''عزت بعد ذلت''۔لیکن یہ وہابیوں کی ناسمجھی ہے کیونکہ یہ لفظ ''بعد'' نہیں ''بُعد'' ہے اور بُعد کا مطلب ہوتا ہے دور،تو اس شعر کا مطلب یہ بنا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کثرت دی ہے وہ قلت (کمی) سے بہت دور [بُعد] ہے اور جو عزت ملی ہے وہ ذلت سے بہت دور (بُعد) ہے۔یادر ہے کہ قدیم علماء کی کتب میں یہ بُعد [دور] کا لفظ بغیر پیش کے بالکل اردو کے لفظ ''بعد'' کی طرح لکھا ملتا ہے۔جیسا کہ دیوبندیوں کے مولوی زکریا کی کتاب ''تاریخ مشائخ چشت ص ۲۶۳'' پر بُعد کا لفظ بغیر پیش اردو کے لفظ ''بعد'' کی طرح لکھا ہوا ہے۔اسی طرح اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کتاب ''دعوت عبدیت جلد اول،سیرت الصوفی ص ۷۰'' پر بھی بُعد کا لفظ بغیر پیش اردو کے لفظ ''بعد'' کی طرح لکھا ہے۔اسی طرح اشرفعلی تھانوی کے افادات ''خوابوں کی شرعی حیثیت: مرتبہ محمد اسلم دیوبندی: صفحہ ۱۰ پر بھی بُعد کا لفظ بغیر پیش اردو کے لفظ ''بعد'' کی طرح لکھا ہوا ہے۔لہذا یہ دیوبندیوں کی خطاء ہے کہ وہ لفظ ''بعد'' (دور) کو اردو کا لفظ ''بعد'' سمجھ رہے ہیں۔دیوبندی حضرات کی طرح پیر نصیر الدین نے بھی یہاں ٹھوکر کھائی ہے۔لیکن یہ ان کی ذاتی غلطی ہے اور دیوبندی امام سرفراز صفدر [اظہار العیب فی کتاب اثبات علم الغیب: ص ۱۰۸] کے اصول کے مطابق شرعاً وقانوناً واختلافاً اس کا الزام سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر عائد نہیں کیا جا سکتا۔لہذا اب علماء دیوبند کا پیر نصیر کو پیش کر کے سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگا کر شرعی،قانونی اور اخلاقی جرم کے مرتکب ہوئے۔باقی بعض شارحین نے اگر اردو کا لفظ بعد مراد لیا تو یہ بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نہیں

بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے بارے میں ہے اور مراد یہی لی ہے کہ پہلے صحابہ کفر کی ذلت میں ڈوبے ہوئے تھے لیکن نبی پاک ﷺ کے صدقے انہیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور ان کو عزت ملی۔ اور یہ بات حدیث سے ثابت ہے۔ اب آیئے ہم بتاتے ہیں کہ انبیاء کرام کو ہمارے سنی علماء نے نہیں بلکہ وہابیوں نے ذلیل کہا، وہابی امام اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ ''اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۵) معاذ اللہ!

دیوبندی اعتراض 18...: احمد رضا خان کے والد نے موسیٰ علیہ السلام کو ذلیل کہا (جواہر البیان ص ۴۷)

الجواب...: اولاً تو عرض ہے کہ یہ بات مولانا نقی رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لکھی بلکہ روایت کے الفاظ ہیں، اور یہی الفاظ دیوبندی مولوی محمد احسن صدیقی نے ''مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم' جلد اول ص ۲۶۹ میں بھی لکھے ہیں لہذا دیوبندی مولوی اس بات کو کفر و گستاخی کہہ کر اپنے ہی دیوبندی علماء کو گستاخ و کافر ٹھہرا چکا۔ مبارک ہو دیوبندیو! قارئین کرام! آپ کو حیرت ہوگی کہ دیوبندی مولوی جن الفاظ کو گستاخی و کفر بتانے کی کوشش کر رہا تھا وہ ایک روایت کے الفاظ ہیں چنانچہ حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ ''موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر وحی ہوئی اے موسیٰ! جب تو مجھے یاد کرے اس حال میں یاد کر کہ تو اپنے اعضاء توڑتا ہوا اور میری یاد کے وقت خاشع و ساکن ہو جا اور جب مجھے یاد کرے اپنی زبان کو دل

کے پیچھے کر اور جب میرے روبرو کھڑا ہو **بندہ ذلیل کی طرح کھڑا ہو**......الخ (جواہر البیان ص 61) تو دیکھئے یہ تو صرف روایت بیان کی جارہی ہے مولانا نقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر کسی قسم کا تبصرہ تک نہیں کیا، نہ کہیں کہا کہ موسیٰ علیہ السلام ذلیل ہیں۔ معاذ اللہ! نہ ہی اس بات کو اپنا عقیدہ کہا اور دیوبندیوں کا اپنا اصول ہے کہ ''**ضروری نہیں کہ ہر نقل کی ہوئی بات ناقل کا عقیدہ ہو**'' (چتروڑی کے الزامات کا مسکت جواب ص ۶۵) لہذا اگر دیوبندیوں میں غیرت و جرأت ہے تو یہ ثابت کریں کہ مولانا نقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنا عقیدہ کہا، ورنہ دیوبندی حضرات مسلمانوں پر خواہ مخواہ فتوے لگا کر خود گستاخ ٹھہرے۔ پھر اگر دیوبندی مولوی اسی روایت کو محض نقل کرنے ہی کی وجہ سے ناقل پر فتویٰ عائد کرتے ہیں تو علماء دیوبند کو چاہیے کہ سب سے پہلے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، پھر ''مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم'' کے مترجم دیوبندی مولوی محمد احسن صدیقی اور تزئین و عنوانات دیوبندی رضی عثمانی کو گستاخ و کافر کہیں۔ کیونکہ یہ روایت تو انہوں نے بھی لکھی ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ دیوبندی حضرات صرف سنیوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ پھر دیوبندیوں کا یہ جاہلانہ اعتراض بھی ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی شخص کہہ دے کہ دیوبندی حضرات حضرت آدم علیہ السلام کو ''ظالم'' مانتے ہیں کیونکہ دیکھو علماء دیوبند نے سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۲۳ ''قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا'' کا ترجمہ کیا کہ ''بولے وہ دونوں اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر''۔ (گلدستۂ تفسیر) تو ایسا اعتراض کرنے والا جاہل ہی ہوگا۔

قارئین کرام! اصل بات یہ ہے کہ یہ وہابیوں کا عقیدہ ہے اور وہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو ذلیل کہتے ہیں اور اپنا عقیدہ چھپانے کے لئے

وہ ہم سنیوں پر بہتان باندھتے ہیں۔خود ان کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ ''**ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے**(تقویۃ الایمان ۴۱) ''جس نے اللہ کا حق اس کی **مخلوق کو دیا تو** بڑے سے بڑے کا حق لے کر **ذلیل سے ذلیل کو دے** دیا''(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۶) ''اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ **سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں**۔(تقویۃ الایمان ۱۱۹) تو یہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے معاذ اللہ! ہم سنیوں کا ہرگز نہیں۔

دیوبندی اعتراض19...: شیطان نبی کریم ﷺ سے زیادہ جگہوں پر حاضر و ناظر (انوار ساطعہ)

الجواب ...: دیوبندیوں اصل عبارت اور اس پر بات تو ہم آگے کرتے ہیں پہلے تم یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے نزدیک یہ گستاخی و کفر ہے تو یہ ماننا پڑے گا کہ اس کے برعکس جو عقیدہ ہوگا وہ عین ایمان ہوگا۔تو اب اس کے برعکس جو عقیدہ بنے گا وہ یہ ہے کہ ''نبی پاک ﷺ تمام مخلوقات ملک الموت اور شیطان سے بھی زیادہ جگہوں پر حاضر و ناظر ہیں'' تو اب دیوبندیوں بتاؤ کیا تم اس عقیدے کو تسلیم کرتے ہو؟ اگر نہیں مانتے تو تمہارے نزدیک مذکورہ اعتراض کفر و توہین پر مبنی کیسے ٹھہرا؟ اور اگر تم حضور ﷺ کو حاضر و ناظر مانتے ہو تو ذرا فتویٰ تو جاری کرو لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم لوگوں نے منافقت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔

اب آیئے انوار ساطعہ کی عبارت ملاحظہ کیجیے: لکھا ہے کہ ''اور تماشا یہ کہ اصحابِ محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس میں زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر غیر کفر میں پایا

جاتا ہے'' **(انوار ساطعہ: ص ۳۵۹)**

تو یہاں صرف یہ بتایا گیا کہ شیطان تو ہر پاک و ناپاک جگہ پر حاضر ہو جاتا ہے جبکہ اصحابِ محفل یہ نہیں کہتے کہ نبی پاک ﷺ ہر ہر مجلس پاک و ناپاک میں حاضر [موجود] ہوتے ہیں۔یعنی جسم بشریت کے ساتھ ہر ہر جگہ موجود ہونے کا دعویٰ سنی نہیں کرتے۔حاضر و ناظر ہونا اور جسم بشریت کے ساتھ ہر ہر جگہ حاضر [موجود] ہونا دو الگ باتیں ہیں۔لہذا اس میں گستاخی کیا ہے؟

اصل میں دیوبندی حضرات اپنے گستاخانہ عقیدے کو چھپانے کے لئے اس عبارت کا سہارا لینا چاہتے ہیں لیکن اس عبارت میں اور دیوبندی گستاخانہ عبارت میں زمین و آسمان کا فرق ہے، علماء دیوبند کا گستاخانہ عقیدہ یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور ﷺ (کے علم) سے زیادہ ہے اور نصوص قطعیہ سے ثابت ہے چنانچہ لکھا کہ ''اور ملک الموت اور شیطان کو جو وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ (صریح دلائل) سے معلوم ہوا''(براہین قاطعہ ۵۵) لیکن یہی دیوبندی نبی پاک ﷺ کے لئے لکھتے ہیں کہ ''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے'' (براہین قاطعہ ص ۵۵) یعنی شیطان و ملک الموت کا یہ علم تو ان کے نزدیک نص قطعی سے ثابت ہے لیکن نبی پاک ﷺ کے لئے کوئی نص قطعی نہیں۔ اور 616 دیوبندی

علماء کی کتاب ''براۃ الابرار'' میں لکھا ہے کہ ''حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (دیوبندی) نے فرمایا کہ ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے''۔(براۃ الابرار عن مکائد الاشرار صفحہ ۵۷) لہذا شیطان کے لئے نص قطعی مان کر اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی زیادہ جگھوں پر حاضر وناظر ماننے کا عقیدہ علماء دیوبند کا ہے، یہ اور بات ہے کہ شیطان لعین کو حاضر و ناظر ماننا ان دیوبندیوں کے نزدیک شرک نہیں لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر وناظر ماننا شرک ہے۔

دیوبندی اعتراض 20......: شیطان کا علم حضور □ سے وسیع ہے یا وسیع تر نہیں (خالص الاعتقاد ص 60، کفریہ کلمات)

الجواب ...: دیوبندی مولوی کا جھوٹ ہے خالص الاعتقاد میں یہ عبارت ہرگز نہیں ہے۔لیکن دیکھئے کہ دیوبندی دجال مولوی نے نہ صرف جھوٹ بولتے ہوئے ''خالص الاعتقاد'' کا نام لکھا بلکہ خود ہی اس کا صفحہ نمبر بھی لکھ دیا۔ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی مولوی اپنا یہ جھوٹا حوالہ ہرگز ہرگز خالص الاعتقاد سے پیش نہیں کرسکتا۔اگر دیوبندی مولوی (بقول دیوبندی ابو عیوب) حلالی ہے تو خالص الاعتقاد سے مذکورہ عبارت دکھائے ورنہ اقرار کرے کہ اس نے سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ پر افتراء کیا ہے۔قارئین کرام! دیوبندی مولوی نے تو جھوٹا حوالہ پیش کیا لیکن آیئے اب علماء دیوبند کی معتبر کتاب سے بالکل سچا حوالہ ملاحظہ کیجیے، علماء دیوبند کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براھین قاطعہ میں شیطان کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے علم سے زیادہ مانا کہتا ہے کہ ''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا......شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے (براہین قاطعہ ۵۱) دیکھئے اصل گستاخی تو دیوبندیوں کے گھر میں تھی لیکن دیوبندی مولوی نے ایک تو چوری اور اُوپر سے سینہ زوری والی بات کی ہے۔مخالفین بے ادبیاں خود کریں اور بدنام سنیوں کو کریں۔خلیل احمد دیوبندی کے دم چھلوں نے اس کو سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کے نام منسوب کر دیا۔

استغفر اللہ۔

دیوبندی مولوی نے دوسرا حوالہ ''کفریہ کلمات'' کا دیا لیکن یہاں بھی خیانت سے کام لیا کیونکہ وہاں صاف لکھا ہے کہ ''**بلکہ اس [ابلیس] کا علمِ اقدس کے ساتھ کوئی مقابلہ ہی نہیں**''(کفریہ کلمات: ص ۶۰) تو بات بالکل واضح ہے کہ نبی پاک □ کے علم مبارک کے ساتھ ابلیس کے علم کا کوئی مقابلہ ہی نہیں لہذا دیوبندی حضرات جو کھینچا تانی کرنا چاہتے ہیں اس کی جڑ ہی کٹ گئی۔

دیوبندی اعتراض 21...: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہل تھے معاذ اللہ (نبوت مصطفٰی ہر آن ہر لحظہ ص ۷۴)

الجواب ...: معترض صاحب! بغض اہل سنت میں امانت و دیانت کا مسلسل خون کئے جا رہے ہیں، ناظرین! مضمون نگار ہرگز اس قسم کی عبارت کتاب مذکورہ سے پیش نہیں کرسکتا، بلکہ وہاں تو ایسے اقوال کو مرجوح قرار دیا جا رہا ہے، حضرت مصنف لکھتے ہیں ''ہم آئندہ صفحات پر جو تحقیق پیش کریں گے اس سے نبوت کے بارے میں جہالت یا لاعلمی پر مبنی

اقوال کا مرجوح ہونا **اظھر من الشمس** ہو جائے گا ''(نبوت مصطفی ہر آن ہر لحظہ ص ۴۷) مزید لکھتے ہیں ''کتب عقائد میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ حضور کے اقوال و افعال کے لئے برے الفاظ سے اجتناب کرنا چاہیے'' (ایضاً) ہم اپنا استغاثہ ناظرین کی عدالت میں پیش کرتے ہیں کہ وہ خود انصاف کریں کہ جو شخص بغض میں اس حد تک آگے بڑھ چکا ہے کہ اس بات کو مصنف کا عقیدہ قرار دیا جا رہا ہے جس کا رد وہ خود کر رہے ہیں، کیا یہ چیز اس بات کی وضاحت کے لئے کافی نہیں کہ دیوبندی مولوی کا مقصد صرف اور صرف الزام تراشی ہے۔

دیوبندی اعتراض 22...: حضرت عیسیٰ علیہ السلام تبلیغ رسالت میں نا کام ہو گئے تھے (فتاویٰ نظامیہ)

الجواب ...: عرض ہے جناب یہ حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب کا اپنا عقیدہ نہیں بلکہ یہاں تو انہوں نے قادیانیوں کو الزامی جواب دیا ہے، یہاں ''بحث مرزائی عقیدے'' کے تحت ہے۔ جب قادیانی نے یہ اعتراض کیا کہ ''مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کیلئے دوبارہ اتریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں آئیں گے پس افضل کون ہے؟'' (اور یہی بات مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں کہی ''مسیح اپنی پہلی آمد میں نا کام رہے'' ازالہ اوہام محمدیہ پاکٹ صفحہ ۵۸۲) اور مرزائیوں کا یہی عقیدہ خود مرتضی حسن دیوبندی نے بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے لکھا ''ان کی کاروائی کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب نا کام رہے حاشیہ ازالہ ۵۔۱۲۸'' (اشد العذاب ص ۲۵) تو حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب

نے مرزائیوں کے اس اعتراض کا رد فرماتے ہوئے مناظرانہ انداز میں بطور الزاماً، طنزاً جواب دیا کہ ''دوبارہ [تو] وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ نا کامیاب رہے امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں نا کامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے مگر چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پہلی آمد میں ہی ایسے کامیاب ہوئے ......دوبارہ آنا ضروری نہیں دوبارہ وہ آئے جس نے اپنا کام پورا نہیں کیا پس سوچو کہ افضل کون ہے'' (فتاویٰ نظامیہ)۔

قارئین کرام! نا کام ہونے کا موقف مرزا قادیانی کا ہے اور مولانا نظام الدین ملتانی نے قادیانی اعتراض کا رد کرتے ہوئے الزاماً جواب دیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ تولا جواب ہو گیا لیکن اب دیوبندی حضرات کو اس سے تکلیف ہوئی کہ ہمارے گرو جی کو لا جواب کیوں کیا، اس لئے دیوبندیوں نے اس کا بدلہ لینے کے لئے یہ سازش چلی کہ اس کا باطل عقیدہ ہم سنیوں کے سر تھونپ دیا۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ**۔ دیوبندی جاہل اس کو حضرت نظام الدین ملتانی صاحب کے سر تھونپ رہے ہیں، یہ دیوبندیوں کی جہالت ہے جو کہ انہوں نے عیسائیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کی جیسا کہ مولانا آل حسن موہانی پہ جب مرزائی حضرات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی کا الزام لگایا تو جناب خالد محمود صاحب دیوبندی ان کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''مذکور عبارت حضرت مولانا آل حسن کی نہیں ہے، انہوں نے اناجیل کے مسلمات سے ان باتوں کا لزوم ثابت کیا ہے'' (کتاب الاستفسار ص ۶۰) لہذا اسی طرح یہاں مولانا نظام الدین صاحب کا عقیدہ نہیں بلکہ انہوں نے

مسلمات خصم پہ مبنی جواب دیا ہے۔اسی طرح کا الزامی جواب مقالات عزیزی ص ۱۱ میں ایک پادری کو دیا گیا۔جس کا حوالہ "دیوبندی اعتراض 49" کے تحت بیان ہوگا۔تو الزامی جواب علماء کا طریقہ رہا ہے لیکن دیوبندیوں کے پاس عقل نہیں اس لئے وہ ایسی علمی باتوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور خواہ مخواہ جاہلانہ اعتراضات کرنے کے عادی ہیں۔

اب آیئے ذرا دیوبندی اپنے گھر کا آنگن دیکھیں دیوبندیوں کے سعد کاندھلوی لکھتے ہیں "نبیوں کو بھی اللہ رب العزت اپنے تعارف کے لیے انکے اسباب میں ناکام کردیتے ہیں حالانکہ وہ نبی ہیں" (کلمہ کی دعوت ص ۴۱) یہی دیوبندی ایک جگہ لکھتا ہے کہ "نبی کا تجربہ وہ آج فیل ہوگیا" (کلمہ کی دعوت ص ۴۱) تو اب دیوبندی مولوی کے فتووں سے خود ان کے دیوبندی گستاخ ٹھہرے۔آخر میں ایک حوالہ یہ بھی پڑھ لیں کہ تبلیغی جماعت کے الیاس کاندھلوی کہتے ہیں کہ "اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور کرنا چاہے تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے" (مکاتب الیاس ص ۱۰۷۔۱۰۸) تو دیوبندیوں کے نزدیک تو انبیاء علیہم السلام سے بھی بعض کام نہیں ہوئے جو تبلیغی جماعت والے کر لیتے ہیں۔معاذ اللہ!

دیوبندی اعتراض 23...: نبی کریم ﷺ میاں بیوی کی ہمبستری کے وقت بھی حاضر وناظر ہوتے ہیں (مقیاس حنفیت)

الجواب...: اولاً تو یہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ "حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں **یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ ﷺ مثل کراماً کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر محفوظ فرمالیں**" (مقیاس حنفیت: ۲۹۱) تو یہاں واضح لکھا ہے کہ

آپ ﷺ مثل کراماً کاتبین ایسے واقعات سے اپنی نظر محفوظ فرماتے ہیں۔(☆)......دوسری بات یہ ہے کہ یہاں ظاہری آنکھ [رویت علمی] سے دیکھنا نہیں بلکہ نور الٰہی [رویت بالبصیرۃ] سے دیکھنا ہے،شریعت کا حکم ظاہری آنکھ سے دیکھنے پر ہوتا ہے رؤیت بالبصیرۃ پر ہرگز نہیں،تفسیر مظہری میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمان و زمین میں اللہ کی قدرت وحکومت دکھائی گئی تو دوران مشاہدہ میں آپ نے دیکھا کہ **ایک مرد ایک فاحشہ عورت پر سوار ہے**،آپ نے بددعا کی وہ فوراً ہلاک ہوگیا،پھر ایک اور شخص کو بھی اس حالت میں دیکھا ......پھر تیسری دفعہ بھی ایک اور شخص کو ایسی ہی حالت میں دیکھا۔ملخصاً (تفسیر مظہری ج ۴ ص ۱۱۷) یہی روایت تفسیر روح المعانی،تفسیر خازن،تفسیر بغوی،درمنثور،تفسیر معالم التنزیل برحاشیہ خازن ص ۱۲۳ میں بھی موجود ہے۔تو اب علماء دیوبند حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیا کہیں گے؟ دیوبندیوں پر لازم ہے کہ اس کا جواب دیں۔(☆)......دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی نے واقعہ معراج میں لکھا ہے کہ "آپ ﷺ کا گزر **ایسی عورتوں پر ہوا کہ پستانوں سے لٹک رہی تھیں** اور وہ زنا کرنے والیاں تھیں" (نشر الطیب: ص ۵۴) اسی طرح ذہبی نے کتاب الکبائر میں لکھا کہ "فاطلعنا فیہ فاذا فیہ رجال و نساء عراۃ......ہم نے جھانک کر دیکھا تو اس **میں ننگے مرد اور عورتیں نظر آئیں**۔حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ "مررت بالنبی ﷺ **فقال انک حامل بغلام** "میں نبی پاک ﷺ کے سامنے سے گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک فرزند کی حاملہ ہو" (خصائص الکبری،سبل الھدی

و الرشاد، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، شرح العلامہ الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، دلائل النبوۃ لابی نعیم اصفھانی) تو اب یہاں علماء دیوبند کیا کہیں گے؟ ذرا یہاں دیکھنے کی وضاحت کریں۔(☆)......ایک اعرابی بدوی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ بتاؤ میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟ **"فقال لہ سلمۃ بن سلامۃ بن وقش و کان غلاما حدثا لا تسال رسول اللہ ﷺ؟ انا اخبرک نزوت علیھا ففی بطنھا سخلۃ منک"** سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھو میری طرف متوجہ ہو میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں تیری نالائق حرکت [یعنی اونٹنی کے ساتھ اس نے بدفعلی کی تھی اس) کا نتیجہ ہے"(مستدرک للحاکم۔وقال ھذا صحیح مرسل)

اب بتایا جائے کہ یہاں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہیں گے ؟(☆)......پھر دیوبندیوں وہابیوں کے مسلمہ بزرگ امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "لاتستقر نطفۃ فی فرج الانثی الا ینظر ذالک الرجل الیھا" مادہ کی فرج میں مستقر ہونے والا نطفہ بھی مرد (کامل) کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہوتا"(لطائف المنن) اور یہی حوالہ امام شعرانی کی دوسری کتاب "کبریت الاحمر" میں بھی ہے۔اب علماء دیوبند بتائیں امام شعرانی پر کیا فتویٰ عائد کریں گے؟ بندے کا از خود دیکھنا اور بات ہے اور اللہ کے دکھائے سے دیکھنا اور بات ہے۔لیکن دیوبندی حضرات ان سب باتوں سے بےخبر ہو کر بس جہالت کا مظاہرہ ہی کرتے ہیں۔(☆)......خود علماء دیوبند کے اشرفعلی تھانوی کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ "بعض اکابر کا قول ہے کہ قیامت میں ہر عمل کی ہیئت مشاہدہ ہوگی مثلاً کسی شخص نے کسی اجنبیہ عورت سے زنا کیا تھا، ویسے ہی زنا کرتا ہوا قیامت میں نظر آئے گا اعمال سے ایک

خاص ہیئت پیدا ہو جاتی ہے کبھی کبھی دنیا میں بعض اہل اللہ اور خاصانِ حق پر پردہ ہیئت منکشف ہو جاتا ہے"(ملفوظات حکیم الامت:۲۰) تو اب بروز قیامت اللہ عزوجل رسول پاک ﷺ بلکہ تمام مخلوق کے سامنے بقول تھانوی ایسے گندے اعمال اسی ہیئت جیسے دنیا میں تھے ویسے ہی نظر آئیں گی۔تو اب یہاں دیوبندی حضرات جو دعویٰ کریں اس پر کوئی نص پیش کریں، پھر قیامت ہی کی نہیں بلکہ تھانوی نے یہ بھی لکھا ہے کہ "کبھی کبھی دنیا میں بعض اہل اللہ اور خاصانِ حق پر پردہ ہیئت منکشف ہو جاتی ہے" تو اب ایسی صورت میں اہل اللہ اور خاصانِ حق گناہ وحرام کے مرتکب ٹھہریں گے؟ ان کے دیکھنے پر کیا حکم شرعی عائد ہوگا؟ کیا فتویٰ لگے گا؟ اور اگر کوئی فتویٰ نہیں تو کیوں؟ ان سب کی وضاحت علماء دیوبند پر لازم ٹھہری۔

دیوبندی اعتراض 24...: نبی کریم ﷺ چکلوں میں بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں معاذ اللہ (تنویر الخواطر)

الجواب...: معزز قارئین کرام! اصولی طور پر تو پچھلے اعتراض 23 کے جواب میں اس کا بھی جواب ہو گیا، لیکن اس عبارت کے بارے میں مزید عرض یہ ہے کہ یہاں حاضر و ناظر کا تعلق علم سے ہے جیسا کہ خود علماء دیوبند نے ہمارے بارے میں لکھا ہے کہ "بریلوی حضرات آنحضرت ﷺ کو بوجود الموجود حاضر و ناظر نہیں کہتے بلکہ اس میں تاویل کرتے ہیں اور حاضر بالعلم وغیرہ کی توجیہات کرتے ہیں"(عبقات جلد اول:ص ۱۸۵ خالد محمود) اسی طرح سرفراز صفدر دیوبندی کہتے ہیں کہ "مال کے اعتبار سے علم غیب اور حاضر و ناظر ایک ہی ہے "(تفریح الخواطر:ص۲۱) تو عبارت کا مطلب واضح ہو گیا کہ نبی پاک ﷺ کو اللہ تبارک

وتعالیٰ کی عطا سے ان مقامات میں ہونے والے اعمال کا بھی علم ہوتا ہے۔اور علماء دیوبند کی درجنوں کتب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امت کے اچھے بُرے تمام اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔دیوبندی مفتی عبدالغنی لکھتے ہیں کہ ”تمام اعمال امت کے جسمانی ولسانی و قلبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں“ملخصاً(الجنہ السنہ ص ۵۹)،دیوبندی مفتی عبدالرحیم صاحب لکھتے ہیں جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور آپ کے امتیوں کے اعمال پیش کرتے ہیں بایں طور کہ فلاں امتی نے یہ کیا اور فلاں نے یہ“(فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۱۱۴)اسی طرح دیوبندی تفسیر عثمانی ص ۲۷ ،دیوبندی تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۱۷۶،دیوبندی براہین قاطعہ ص ۲۰۳، ۲۰۴ میں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں امت کے اچھے بُرے اعمال پیش ہونے کا ذکر موجود ہے۔لہذا اگر ان مقامات کے اعمال بد کا جاننا ہی گستاخی ہے تو پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں امت کے اعمال جن میں بُرے اعمال بھی داخل ہیں ان کو پیش کرنا دیوبندی اصول سے گستاخی ٹھہرا۔تو دیوبندی اصول سے خود علماء دیوبند گستاخ ٹھہرے۔

اب آیئے ہم آپکے سامنے پوری عبارت پیش کرتے ہیں دیوبندی مولوی سرفراز خان نے ایک اعتراض کیا کہ ”بے شمار ایسی جگہیں ہیں جہاں آپکو حاضر وناظر تسلیم کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور تحقیر ہے اور متعدد ایسے علوم وفنون میں خصوصاً اس فلمی دور میں کہ جن کو کوئی بھی شریف انسان جاننا اور سیکھنا گوارا نہیں کرتا ایسے ناپاک علوم اور فنون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خالص گستاخی اور بے ادبی ہے“(دیوبندی) تو دیوبندی مولوی سرفراز

خان کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت علامہ مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم دیوبندی ”اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر وناظر مانتے ہو یا نہیں،اگر نہیں مانتے تو یہ صریح کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”واللہ علی کل شیء شهيدا۔اور اگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر وناظر ہے تو اُن بے شمار جگہوں میں جہاں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا حاضر وناظر ماننا [دیوبندیوں کے نزدیک] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور تحقیر ہے (تو پھر) ان جگہوں میں خدا کو حاضر وناظر تسلیم کرنا اللہ تعالیٰ کی توہین اور تحقیر کیوں نہیں؟اور کیا اللہ تعالیٰ بکل شئی ء علیم،ہے یا نہیں،(اور) وہ کونسا علم ہے جو اللہ تعالیٰ کے علمی خزانہ میں نہیں ہے؟تو یہ فلمی معلومات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا توہین خداوندی ہے یا نہیں؟کیا ہر وہ بُری جگہ جہاں انسان برائی کماتے ہیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یا نہیں؟کیا سینماؤں،شراب خانوں،ناچ گھروں اور چکلوں پر اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام اور فرشتوں کا حاضر وناظر ہونا اور ہم جیسے بدکار انسانوں کا حاضر وناظر ہونا دونوں برابر ہیں؟اور کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کا علمی کاروائیوں اور اس جیسی دیگر بے حیائی کا علم رکھنا اور عام انسانوں کا ان گندے علوم کو حاصل کرنا برابر ہے؟...... ہمارے ان سوالات کا جو جواب اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کے ذہن شریف میں آئے وہی رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں کافی اور وافی ہوگا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ”اوتیت علم الاولین و الآخرین“ تو خان صاحب [یعنی دیوبندی مولوی] کے پاس کوئی دلیل ہے جس سے علم الآخرین میں سے کوئی علم مستثنیٰ کیا جا سکے؟(تنویر الخواطر:ص ۱۷)

تو قارئین کرام!اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ کیا دیوبندی حضرات کا دعویٰ درست ہے؟اور اگر

یہ توہین ہے تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں تو بڑھ کر توہین ہوگی، اور مذکورہ بالا تمام گفتگو سے علماء دیوبند بھی نہیں بچ سکیں گے۔ دیوبندی حضرات اپنی جہالت کی بناء پر اعتراض تو کر دیتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے۔

دیوبندی اعتراض25...: یوسف نے کنواری باکرہ کے ساتھ وطی کی اور ان کا پردہ بکارت پھاڑ دیا معاذ اللہ (تحقیق ص ۲۱،۲۲)

الجواب ...: ناظرین یہ بات مولانا اشرف سیالوی صاحب کی نہیں ہے بلکہ انہوں نے یہ بات تفسیر روح البیان کے حوالے سے نقل کی ہے، اور تفسیر روح البیان کو دیوبندی حضرات بھی مانتے ہیں، مولوی زکریا کاندھلوی کی کتب میں اسی تفسیر روح البیان کے حوالے درج ہیں پھر تفسیر روح البیان کو دیوبندی حضرات نے تفسیر صحیحہ میں سے شمار کیا ہے (خیر الفتاویٰ ج ا ص ۲۵۲) لہذا اگر فتویٰ لگانا ہے تو تفسیر روح البیان پہ لگاؤ۔ پھر سیالوی صاحب کی حیثیت ناقل کی ہے قائل کی نہیں اور علماء دیوبند کا اپنا یہ اصول ہے (طاہر گیاوی دیوبندی لکھتے ہیں) کہ "قاری محمد طیب صاحب کی حیثیت صرف ناقل کی ہے، قائل کی نہیں۔ لہذا جو فتویٰ اس پر لگایا جائے گا وہ اصل قائل پر چسپاں ہوگا نہ کہ ناقل پر" (بریلویت کا شیش محل ص ۳۱) لہذا اگر دیوبندیوں میں ہمت ہے تو پہلے تفسیر روح البیان پر فتویٰ لگائیں ورنہ یہی تسلیم کیا جائے گا کہ ان کا سنیوں پر اعتراض محض تعصب وعناد اور مسلک پرستی پر مبنی ہے۔

دیوبندی اعتراض26...: آدم علیہ السلام ٹی وی دیکھتے تھے (تفسیر نعیمی)

الجواب ...: دیوبندی گندے ذہن میں گندی باتیں ہی آسکتی ہیں اسی لئے دیوبندیوں نے کچھ ایسا ہی سمجھا ہے۔ قارئین کرام! تفسیر نعیمی میں یہ ہرگز موجود نہیں کہ حضرت آدم علیہ

السلام ٹی وی دیکھتے تھے۔ بلکہ قرآن کی آیت "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ۔" اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کیں (پ1 البقرہ 31) کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ "ثُمَّ عَرَضَهُمْ اس سے معلوم ہوا کہ فقط غائبانہ نام ہی نہ بتائے گئے تھے بلکہ دیکھنے والی چیزیں دکھائی گئی تھیں **یعنی جو چیزیں قیامت تک** کبھی بھی پیدا ہونے والی تھیں مثلاً ریلوے، موٹر کار، ٹیلی فون، ریڈیو، ہوائی جہاز، ٹی وی **وغیرہ یہ سب چیزیں انکو دکھا کر** [یعنی ان پر ظاہر کر کے] **ان کے نام، بنانے کی ترکیبیں اور انکے سارے حالات بتائے گئے**۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۲۳۱)

دیوبندی حضرات یہاں ان الفاظ "دیکھنے والی چیزیں دکھائی گئی تھیں" سے عوام الناس کو یہ بتاتے ہیں کہ دیکھو ٹی وی دیکھنے والی چیز ہے لہذا یہ حضرت آدم علیہ السلام کو دکھائی گئی حالانکہ دیوبندی حضرات آدھی عبارت پڑھتے ہیں ورنہ خود مفتی صاحب نے آگے اس جملے کو "یعنی ......" کہہ کر جاری رکھا اور اپنی بات کی وضاحت کر دی جیسا کہ اوپر آپ خط کشیدہ الفاظ دیکھ سکتے ہیں۔ تو یہاں دیوبندی جو یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آدم علیہ السلام کو ٹی وی دکھا کر یعنی دیوبندیوں کے نزدیک فلم ڈرامہ دکھا کر بتایا گیا (معاذ اللہ) یہ ان کا اپنا پاگل پن ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگلے جملے میں واضح لکھا ہے کہ ان چیزوں کو دکھا کر یعنی ان کو ظاہر کر کے ان کے نام، ترکیبیں اور ان کے سارے حالات بتائے گئے تو یہاں حالات بتانے کا ذکر ہے دکھانے کا ذکر نہیں، یعنی چیزیں تو دکھائی گئیں کہ یہ ٹیلی فون ہے، یہ ہوائی جہاز ہے، یہ ٹی وی

ہے لیکن یہاں یہ نہیں لکھا کہ اُن کو ان کی خرابیاں دکھائی گئیں ہیں بلکہ ان کے حالات کے بارے میں واضح لکھا کہ ”حالات بتائے گئے“۔تو یہ حالات بتانے کا ذکر ہے حالات دکھانے کا ہرگز ذکر نہیں ۔لہذا دیوبندیوں کا اعتراض ہی باطل ٹھہرا۔

اعتراض نمبر27...: حضرت آدم علیہ السلام ہندو مذہب کے پیرو کار تھے

(مقابیس المجالس،ص ۲۶۳)

الجواب ...: پہلی بات تو یہ ہے کہ مقابیس المجالس ،جس کو اشارات فریدی بھی کہا جاتا ہے یہ کتاب ہم سنیوں کے نزدیک تو معتبر و مستند نہیں لیکن اس کتاب کو خود دیوبندیوں نے تسلیم کیا اور اپنے یہاں سے چھاپا بھی ہے چنانچہ دیوبندی ماہنامہ الرشید میں لکھا کہ ”حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ (1901ء) پنجاب میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے جلیل القدر مشائخ میں سے فرمانروایان ریاست بہاولپور کے پیر و مرشد تھے ان کے ملفوظات کا ایک مجموعہ مقابیس المجالس کے نام سے ہے(الرشید،لاہور کے دارالعلوم دیوبند نمبر ص 761)لہذا دیوبندی مولوی کے فتوے ہم پر تو نہیں خود ہی اس کے دیوبندی علماء پر عائد ہوں گے ۔ہم اہل سنت کے نزدیک یہ کتاب غیر معتبر الحاقی اور من گھڑت قصوں اور کہانیوں پر مشتمل ہے ۔اور اس بات کی تائید بھی خود علماء دیوبند کے مناظر اسلام لال حسین اختر نے کی اور کہا کہ ”حضرت خواجہ صاحب کی تصنیف کے مقابل رکن الدین مؤلف ۔”اشارات فریدی[مقابیس المجالس]“اور غلام احمد مرزائی ساکن اوچ کے دجل وفریب اور جعلی شائع کردہ خطوط اور ملفوظات کی کوئی حقیقت نہیں (احتساب قادیانیت ج ا ص ۲۲۳)لہذا جب یہ کتاب ہی جعلی و

الحاقی ہے لہذا ایسی کتاب کو ہمارے خلاف پیش کرنا نہ صرف سراسر ظلم اور دجل وفریب ہے بلکہ دیوبندیوں کا خواہ مخواہ ہم پر فتوے لگانا ہے۔

اعتراض نمبر28......: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتوں کے نام پر ذبحہ مردار گوشت کھایا

(نور العرفان ص ۷۹۹)

الجواب ...: قارئین کرام !یہ وہابیوں کی جہالت ہے کیونکہ نور العرفان کے قدیم نسخوں میں یہ عبارت واضح طور پر لکھی ہے کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے“(نور العرفان) یہاں صاف ”نہ“ کے الفاظ موجود ہیں ۔اور مفتی صاحب نے اس کی ممانعت پر بطور دلیل بخاری کی حدیث بھی پیش فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”اِنِّی لَا اٰکُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ وَلَا اٰکُلُ اِلَّا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ“ (دیکھئے بخاری شریف : کتاب الذبائح والصید) تو یہاں اصلی وقدیم نسخوں میں بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھانے ہی کا ذکر ہے ۔لیکن نور العرفان کے بعد کے کسی نسخے میں کتابت کی غلطی سے یہاں ”نہ“ کا لفظ رہ گیا ،اور اسی بات کو لیکر دیوبندیوں نے اپنی تکفیر کا شوق پورا کرنے کی کوشش کی حالانکہ عام شخص بھی جانتا ہے کہ کمپوزنگ کی ایسی غلطیاں تو بعض اوقات قرآن پاک میں بھی ہو جاتی ہیں لیکن ان پر فتوے لگانا جہلاء کا ہی کام ہوسکتا ہے ۔ہم اسی کتاب کے پہلے حصے میں علماء دیوبند کی ایسی غلطیوں پر متعدد حوالے پیش کر چکے لہذا اگر دیوبندی اصول درست تسلیم کرلیا جائے تو پھر ان تمام دیوبندی علماء پر کفر اور گستاخان رسول کے فتوے

خود علماء دیو بند کو لگانا پڑیں گے۔ بہر حال نور العرفان کے قدیم نسخوں میں اصل عبارت موجود ہے بعد کے کسی نسخے کی غلطی کی ذمہ داری نور العرفان یا علماء اہل سنت پر عائد کرنا جہالت اور خواہ مخواہ کا تکفیری شوق پورا کرنا ہے۔ جب قدیم نسخوں میں نہ کا لفظ موجود ہے تو پھر جدید نسخوں سے اعتراض کرنا محض ہٹ دھرمی اور فراڈ بازی ہے۔

اعتراض نمبر 29...: نبی نے نبوت سے پہلے حرام کام کئے (۱۵ تقریریں)

الجواب...: پندرہ تقریریں ''نصرۃ الواعظین'' کے نام سے شائع ہوئی ہیں۔ اس کے مئولف مولانا حشمت علی بریلوی ہیں مولانا حشمت علی لکھنوی نہیں لیکن نوری بک ڈپو نے غلطی سے لکھنوی لکھ دیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مولانا حشمت بریلوی نے بھی اس کتاب میں یہ عبارت ہرگز نہیں لکھی اور نہ ہی مولانا حشمت علی بریلوی نے اس کو اپنا عقیدہ کہا بلکہ وہ تو آیت کی تفسیر میں مختلف علماء کے اقوال پیش کر رہے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں ...... بعض علماء یہ کہتے ہیں۔ اسی گفتگو میں مولانا حشمت لکھتے ہیں کہ ''**بعض کہتے ہیں کہ حضور جن امور پر قبل نبوت عمل کر چکے تھے اور <u>بعد کو وہ حرام ہوئے</u> غمگین رہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور سے وہ غم دور فرمایا**'' (۱۵ تقریریں: ص 357) تو دیکھئے اس عبارت میں بھی ایسے الفاظ نہیں کہ نبی نے نبوت سے پہلے حرام کام کئے۔ بلکہ یہاں تو یہ بالکل واضح لکھا ہے کہ وہ کام نبوت سے قبل حرام ہی نہیں تھے بلکہ نبوت کے بعد حرام ہوئے تو جب وہ نبوت سے قبل حرام ہی نہیں تھے تو حرام کام کرنا کیسے ٹھہرا؟ لہذا یہ اعتراض بھی دیوبندیوں کا دجل وفریب ہے۔

دیوبندی اعتراض 30... قبروں میں انبیاء پر ان کی ازواج پیش کی جاتی ہیں

اور وہ ان کے ساتھ جماع کرتے ہیں (ملفوظات ص ۲۷۶)

الجواب...: پہلی بات تو یہ ہے کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں ''جماع'' کا لفظ نہیں بلکہ ''شب باشی'' کا لفظ ہے چنانچہ ملفوظات کی عبارت میں ہے کہ ''انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ (ملفوظات اعلی حضرت حصہ سوم ص ۳۰۷) اور شب باشی کا مطلب ''رات کا قیام، رات رہنا ہے (فیروز اللغات، اردو لغت)۔ ☆ دوسری بات یہ ہے کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حوالہ ''حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مواہب للدنیہ للزرقانی جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ سے نقل فرمایا اور علامہ زرقانی نے علامہ ابن عقیل حنبلی سے نقل کیا ہے۔ لہذا اگر دیوبندی حضرات میں جرأت ہے تو علامہ زرقانی وابن عقیل حنبلی پر فتویٰ جاری کریں۔

☆ اب آیئے علماء دیوبند کے اپنے گھر کی خبر لیں، علماء دیوبند کے معتبر بزرگ قاری طیب کی زیر سرپرستی فاضل دیوبند اسلم قاسمی نے سیرت حلبیہ کا اردو ترجمہ کیا، اسی میں لکھا ہوا ہے کہ ''**<u>کیا انبیاء وشہداء کو جنسی لذت بھی میسر ہے</u>**'' اور اسی ہیڈنگ کے تحت علماء دیوبند نے سیرت حلبیہ کا اردو ترجمہ یوں لکھا کہ ''واضح رہے کہ شہداء کو رزق پہنچائے جانے یعنی ان کے کھانے پینے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ **<u>وہ ہم بستری بھی کرتے ہیں کیونکہ ہم بستری سے بھی لذت حاصل ہوتی ہے جیسے کھانے اور پینے سے لذت ملتی ہے</u>**۔...... (آگے ہے) حق تعالیٰ نے شہیدوں کے متعلق بتلایا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔ علماء نے اس بات کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے یعنی اس زندگی کو حقیقی زندگی تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ وہ حقیقت میں کھاتے ہیں پیتے ہیں **<u>اور نکاح کرتے ہیں</u>**۔ (سیرت حلبیہ اردو: جلد دوم نصف آخر: ص

(۳۹) تو جب یہ بات شہداء کو حاصل ہے تو اب سنیے خود علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ''غور کیا جائے کہ جب یہ سہولتیں اور راحتیں عالم برزخ میں عام مؤمنوں کے لئے ہیں تو اولیاء انبیاء کے واسطے پھر خاص طور سے سرور انبیاء اول الخلق و افضل الخلق ﷺ کے لئے کیا کچھ نہ ہوں گی (انوار الباری: جلد ۱۸: ص ۲۵۰) تو اس اصول سے علماء دیوبند کی عبارات کا نتیجہ یہ نکلا کہ جس طرح شہداء کا بعد از وصال نکاح ثابت ہے اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی۔

☆ پھر اسی سیرت حلبیہ میں علماء دیوبند نے یہ ترجمہ لکھا ہے کہ ''پھر میں [یعنی صاحب سیرت حلبیہ] نے اس سلسلے میں شیخ شمس رملی کا فتویٰ دیکھا کہ انبیاء علیہم السلام اور شہداء اپنی قبروں میں کھاتے پیتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور حج کرتے ہیں البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا **یہ حضرات نکاح یعنی ہم بستری بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ اس بارے میں ایک قول یہ ہے کہ کرتے ہیں** اور ایک قول یہ ہے کہ نہیں کرتے ......(سیرت حلبیہ اردو: جلد دوم نصف آخر: ص ۳۹)

تو اس حوالے سے معلوم ہوا کہ بعض قدیم علماء اس بات کے قائل ہیں کہ شہداء کی طرح انبیاء علیہم السلام بھی قبروں میں نکاح یعنی ہمبستری کرتے ہیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ اگر ان بعض علماء کا یہ موقف گستاخی یا کفر پر مبنی ہوتا تو صاحب سیرت حلبیہ علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ اس پر کوئی حکم لگاتے لیکن انہوں نے اس پر کسی قسم کا حکم نہیں لگایا اور نہ ہی علماء دیوبند نے یہاں اس کو کفر یا گستاخی قرار دیا۔ بلکہ علماء دیوبند کے امام سرفراز صفدر دیوبندی کے مطابق اگر کوئی کسی کا حوالہ نقل کر کے اختلاف نہیں کرتا تو وہ اس کی تصحیح ہے ملخصاً (تفریح الخواطر ص ۷۳) لہٰذا اب دیوبندی اصول کے مطابق صاحب سیرت حلبیہ والے اور اس کتاب کے مترجمین دیوبندی علماء کسی صورت بریٔ الذمہ نہیں ہو سکتے لہٰذا اگر

علماء دیوبند کا ملفوظات اعلیٰ حضرت پر فتویٰ درست ہے [معاذ اللہ] تو پھر شیخ شمس رملی، صاحب سیرت حلبیہ اور علماء دیوبند سب ہی گستاخ ثابت ہو گئے۔

قارئین کرام! یہ ہے دیوبندیوں کی جہالت کے ان کے فتووں سے کوئی بھی محفوظ نہ رہا

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

☆ پھر علماء دیوبند نے خود یہ لکھا ہے کہ ''اہل نجات کے لئے وہاں (بعد وصال) چار قسم کے مکان ہوتے ہیں ایک تو اپنے رہنے اور شب باشی کا خاص مکان دوسرا اپنے وابستگان و عقیدت مندوں سے ملاقات کا درباری دیوان ......چوتھے دوستوں اور ہمسایوں سے ملاقات کرنے کے دیوان خانے اور لان وغیرہ (انوار الباری: جلد ۱۸: ص ۲۵۰) تو دیوبندیوں کی اس عبارت سے ایک تو بعد از وصال ملاقات کرنا ثابت ہوا اور دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل نجات کے لئے وہاں **شب باشی (علماء دیوبند کے مطابق ہمبستری)** کرنے کا خاص مکان ہوتا ہے۔ تو اب بتایا جائے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام علماء دیوبند کے نزدیک ''اہل نجات'' نہیں؟ جب وہ اہل نجات ہیں بلکہ ان کی وجہ سے ہی ہماری نجات ہے تو دیوبندی عبارت سے لازم آیا کہ ان کے لئے وہاں شب باشی کے مکان موجود ہیں۔ اب علماء دیوبند ذرا اپنے گھر کے ان حوالوں پر فتوے لگائیں۔ ہم اسی جواب پر اکتفاء کرتے ہیں جس کو تفصیل دیکھنی ہو تو ''دو ماہی الرضاء انٹرنیشنل، جنوری، فروری ۲۰۱۶ میں موجود مولانا محمد اشتیاق فاروقی مجددی صاحب کا مضمون پڑھ لے۔

دیوبندی اعتراض 31... حضرت عائشہ ایسا تنگ و چست لباس پہنتی تھیں ......(حدائق بخشش سوم)

الجواب ...: جھوٹوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔ دیوبندیوں کو شرم وحیاء بھی نہیں کہ محض اپنے مسلک کے دفاع اور اہل سنت کی مخالفت، بغض وعناد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام استعمال کر رہے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے دیوبندیوں میں غیرت ہے تو اس حوالے میں سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام نکال کر دیکھائیں ورنہ ڈوب کر مر جائیں ہم اس بہتان عظیم کا جواب بڑی تفصیل سے اسی کتاب میں دے چکے ہیں لہذا وہاں ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندی اعتراض32: ۔قرآن دیوانے اور کتا بھی نازل کرسکتا ہے معاذ اللہ (مقیاس حنفیت ص ۲۲۳)

الجواب ...: ہم دیوبندی مولوی سمیت تمام ذریت دیوبند کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس کتاب کے کسی صفحہ پہ ایسی عبارت کی نشاندہی کریں جس کا خلاصہ یہ بنتا ہو کہ معاذ اللہ دیوانے اور کتا بھی قرآن نازل کرسکتا ہے مگر دیوبندی حضرات زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں لیکن نہ تو بعینہ یہ عبارت نا ہی اس قسم کے مفہوم پر مشتمل کوئی عبارت پیش کر سکتے ہیں۔

قارئین کرام ! اصل بات یہ ہے کہ مقیاس حنفیت میں علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارت کے رد میں مناظرانہ انداز میں الزاماً رد کیا گیا جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو جواب دیا تھا کہ ''فلما را الشمس بازغة قال ھذا ربی ھذا اکبر '' پس جب انہوں نے آفتاب کو نکلا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے۔ (سورۃ الانعام ۷۸ تیسر الرحمان) اور جب سورج طلوع ہو چکا تو اپنی مشرک قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ شاید یہ میرا رب ہو، یہ سب سے بڑا ہے اور مقصود مناظرانہ انداز میں اس کی تردید کرنی تھی (تیسر الرحمان ۴۱۲ سعودی تفسیر) تو یہ جواب بھی الزاماً مناظرانہ انداز میں دیا گیا لیکن دیوبندیوں

کی جہالت ایک تو ان کو سمجھ ہی نہیں آئی دوسرا یہ کہ اسی کو اٹھا کر ہمارے خلاف پیش کر دیا ۔معاذ اللہ ! خود علماء دیوبند کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی نے الزامی جواب کے بارے میں لکھا کہ ''گو مناظرین کی ایسی عادت ہے ،مگر قرآن مجید کی ایک آیت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے وہ آیت یہ ہے ''لقد سمع اللہ قول الذین قالو اان اللہ فقیر و نحن اغنیاء '' اس کا شان نزول مفسرین میں مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقات کی ترغیب فرمائی جس پر یہود نے یہ بات کہی یہ یقینی ہے کہ انکا عقیدہ نہ تھا بلکہ محض الزام کے طور پر کہا تھا کہ حضور کی ترغیب سے [نعوذ باللہ] اللہ تعالیٰ کا حاجت مند ہونا لازم آتا ہے...... اگر کسی نے ایسا کیا اُس کی تاویل کرینگے کہ مقصود الزام ہے۔ الخ (بوادر النوادر ۴۴۲)لہذا جو دیوبندی مقیاس حنفیت کی اس عبارت پر اعتراض کرتے ہیں وہ اپنی جہالت کا علاج کروائیں اور کچھ سمجھ سیکھ کر گفتگو کیا کریں ورنہ اپنی جہالت کی وجہ سے نہ صرف خواہ مخواہ مسلمانوں کو کافر و مشرک بنائیں گے بلکہ اپنی آخرت مزید برباد کریں گے۔

دیوبندی اعتراض33...: لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ (انقلاب حقیقت)

الجواب ...: وہابی اور دجل و فریب لازم و ملزوم ہیں۔ قطع نظر کتاب ''انقلاب الحقیقت'' ہمارے نزدیک معتبر بھی ہے کہ نہیں لیکن اگر انصاف کا دامن تھام کر اس کتاب کا یہ حوالہ دیکھا جائے تو وہاں تو بے عمل داڑھی منڈے مسلمانوں کو شرم وحیاء دلانے کے لئے بطور تعریض یہ کہا گیا کہ تم نے دین اسلام کو چھوڑ کر انگریز و لندن کو ماننا شروع کر دیا ہے ''تمہارا کلمہ تو یہ ہے لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ اور آہستہ سے طمانچے بھی چند لگائے

’’ملخصاً (انقلاب الحقیقت:ص ۱۳۱) پھرایک پچیس سالہ داڑھی صفا نوجوان کوٹھوڑی سے پکڑ کراس کا منہ دائیں بائیں پھرایا اور فرمایا دیکھو یہ حسین کی شکل ہے۔یہ حسین ہے اتنے میں دو تین طمانچے آپ نے اس شخص کو رسید کردیئے ازاں بعد فرمایا کہ کہو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ، لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ‘‘ملخصاً (انقلاب الحقیقت:ص ۱۳۱)

تو یہ کلمات بطور تعریض کہے گئے ہیں کہ بے عمل مسلمان انگریز و لندن کی غلامی میں گرفتار ہو کر سنت رسول کو ترک کر رہے ہیں ۔لیکن دیوبندی مولوی اپنی جہالت کی وجہ سے اس پر فتوے لگا رہے ہیں ۔**لاحول ولاقوۃ الا باللہ**! دیوبندی مولوی اپنی جہالت کا علاج کرواؤ ۔ہماری نہیں مانتے تو کم ازکم اپنے دیوبندی دار العلوم حقانیہ کا ’’فتاویٰ حقانیہ جلد ۱ ص ۱۴۷‘‘ کا مطالعہ کرلو جس میں لا الہ الا اللہ ایوب خان رسول اللہ کہنے والے کے بارے میں بھی یہی گفتگو کی گئی ہے۔

دیوبندی اعتراض 34...: رانجھے سے مراد اللہ اور بابل سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے ہیں (انوار قمریہ)

الجواب ...: اولاً تو دیوبندی مولوی نے یہاں ایسا ظاہر کیا جیسے ہر جگہ رانجھے سے مراد اللہ اور بابل سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے ہیں حالانکہ ایسی کوئی بات انوار قمریہ میں نہیں لکھی ہوئی ۔دوسری بات یہ ہے کہ مولانا قمر الدین سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک صوفی بزرگ تھے اور صوفیاء کی باتوں پر علماء دیوبند کے اپنے اصول کے مطابق فتوے نہیں لگتے ۔تیسری بات یہ ہے کہ وہاں کچھ دیہاتی عورتوں کا ذکر ہے جو اپنی زبان میں کچھ اشعار پڑھ رہی تھیں ،ان کے اشعار کی وضاحت خواجہ صاحب نے فرمائی ،اور کسی خاص علاقے والوں کی زبان میں کچھ سمجھنا خود علماء دیوبند کا اپنا عمل بھی ہے چنانچہ عطاء اللہ شاہ بخاری دیوبندی کی سوانح

میں ہے’’پنجاب کے دور افتادگاؤں میں تقریر کر رہے تھے ،موضوع تھا معراج النبی ﷺ پنجابی میں بیان کرتے چلے گئے ،فرمایا......حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش کو چلے تو کائنات تھم گئی۔اب تھم گئی تو پنجابی میں سمجھانا شروع کیا، کہ رک گئی ، پھر فرمایا ٹھہر گئی ،لوگوں سے پوچھا کچھ سمجھے ؟زیادہ تر سر نفی میں ہلے......کروٹ لیتے ہوئے فرمایا۔میرے ہالیو (ہل جوتنے والو) اللہ کا محبوب عاشق کے گھر کو چلا ،تو حسن و جمال کے اس پیکر متحرک کو دیکھ کر کائنات تھم گئی ،ٹھہر گئی ،رک گئی (تسی حالی وی نئیں سمجھے تے میں تہانوں سمجھاناں واں)’’تیرے لونگ دا پیا لشکارا تے ہالیاں نے ہل ڈک لے‘‘اس خوش آواز سے پڑھا کہ مجمع لوٹ پوٹ ہوگیا (سید عطاء اللہ شاہ بخاری سوانح وافکار ص ۲۸۷)

اب دیوبندی علماء اپنے گھر کی خبر لیں ،علماء دیوبند کے مفتی اعظم کفایت اللہ دیوبندی نے لکھا کہ ’’چپڑاسی‘‘ کا لفظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے استعمال کرنے میں کوئی توہین یا تحقیر شان نبوی نہیں ملخصاً (کفایت المفتی: جلد اول ص ۱۰۷ کتاب العقائد) معاذ اللہ!! اگر اس لفظ سے دیوبندیوں کے نزدیک توہین یا تحقیر نہیں ہوتی تو پھر کہو اشرفعلی تھانوی دیوبندی چپڑاسی ،رشید احمد گنگوہی دیوبندی چپڑاسی ،قاسم نانوتوی بلکہ ہر دیوبندی مولوی واکابر چپڑاسی ہے۔

دیوبندی اعتراض 35...: کرشن حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے (نور العرفان)

الجواب ...: یہودیوں کی طرح خیانت کرنا تو علماء وہابیہ کا شعار ہے۔قارئین کرام ! یہاں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نہیں لکھا کہ ہم سنیوں کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کرشن تھے، بلکہ آیئے مکمل عبارت آپ خود ملاحظہ کیجیے۔نور العرفان میں لکھا

ہے کہ ’’یہودی، عیسائی، داؤدی مسلمان سارے دین والے آپ کی تعریف کرتے ہیں۔ حتی کہ بعض مشرکین بھی آپ کو کرشن کہہ کر آپ کا احترام کرتے ہیں، مجھ سے خود ایک مذہبی ہندو نے کہا کہ جنہیں تم ابراہیم کہتے ہو انہیں ہم کرشن کہتے ہیں اور حضرت اسماعیل کو ارجن (نورالعرفان: ص ۴۹۲) دیکھئے یہاں تو مشرکین و ہندوؤں کی بات بیان کی جارہی ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کرشن کہتے تھے۔ لیکن دیوبندی مولوی اس کو سنیوں کے سر تھونپ رہا ہے۔ لعنت ہزار بار لعنت!

دیوبندیوں تم نے جھوٹ بول کر ذلت و رسوائی اور لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالا، اب مزید دیکھو کہ خود تمہارے آقا مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ رام کنھیا اچھے لوگ تھے پچھلوں نے کیا کا کیا بنا دیا۔ ملخصاً (تذکرۃ الرشید جلد دوم: ص 287) اب تم وہابیوں پر لازم ہے کہ تم اپنے آقا کا دعویٰ صحیح ثابت کرو اور رام کنھیا کا اچھا لوگ ہونا ثابت کرو۔

دیوبندی اعتراض 36...: شیطان کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے ملتی ہے (مواعظ نعیمیہ)

الجواب ...: دیوبندی مولوی صاحب کو اپنے گھر کی خبر نہیں، تمام وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے ’’**ممکن ہے کہ شیطان اُن [انبیاء] کی آواز یا صورت کی نقل کر کے خلاف شرع کام کا حکم کرے**‘‘ (صراط مستقیم: ۲۷) تو دیوبندیوں اب بتاؤ کہ تمہارے اعتراض سے تمہارا امام اسماعیل دہلوی گستاخ ثابت ہوا کہ نہیں؟ اب مانو کہ دہلوی گستاخِ رسول تھا۔ باقی جو عبارت دیوبندی مولوی نے پیش کی ہے یہ عبارت مواعظ نعیمیہ میں نہیں ہے بلکہ وہاں حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

یہ صفت خاصہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم شکل کوئی نہیں بن سکتا ہے البتہ شیطان اپنی آواز نبی کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے‘ اور مفتی احمد یار خان نے اپنی تفسیر میں بھی یہ بات کہی ہے لیکن اس کا سبب ایک روایت بنی ہے۔ جس کے بارے میں دیوبندی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ ’’بہرحال

اس قصہ کی روایت کے بارے میں علماء کے دو گروہ ہو گئے

...... **اول گروہ:** امام بیہقی اور امام ابن خذیمہ اور قاضی عیاض اور امام رازی اور امام بزار اور امام ابو منصور ماتریدیہ وغیرہ رحمہم اللہ اور دیگر حضرات محققین یہ فرماتے ہیں کہ یہ قصہ بالکل باطل ہے

...... **دوسرا گروہ:** دوسرا گروہ علماء کا وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ یہ قصہ اگرچہ پورا صحیح نہیں مگر بالکلیہ باطل اور بے اصل بھی نہیں بلکہ فی الجملہ ثبوت رکھتا ہے۔ حافظ عسقلانیؒ اور جلال الدین سیوطیؒ کا میلان اسی طرف ہے اس لئے کہ یہ قصہ متعدد اسانید سے منقول ہے اگرچہ ان میں سے بعض روایتیں مرسل ہیں اور بعض منقطع ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی کچھ نہ کچھ اصل ہے ......(معارف القرآن جلد ۵ سورۃ حج زیر آیت 52 صفحہ ۳۱۸ تا ۳۳۲) اب اگر دیوبندی حضرات مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید کرتے ہیں تو پھر حافظ عسقلانی اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہما جیسے اکابرین امت پر بھی فتویٰ لگائیں۔ بلکہ خود دیوبندی مفسر کاندھلوی صاحب کی تفسیر میں ہے کہ ’’شیطان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بنا کر یہ الفاظ پڑھ دیئے جو کفار اور مشرکین شیطان کے قریب تھے انہوں نے ان الفاظ کو سنا اور گمان کیا کہ یہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ہیں اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح

<u>پڑھا ہے</u> (معارف القرآن جلد ۵ سورۃ حج زیر آیت 52 صفحہ ۳۳۰) مزید آگے دیوبندی <u>لکھتے</u> ہیں کہ "غرض یہ ہے کہ یہ الفاظ حضور پرنور ﷺ نے ہرگز ہرگز اپنی زبان مبارک سے نہیں پڑھے بلکہ حضور ﷺ کو تو اس کا علم بلکہ تصور بھی نہ تھا <u>شیطان نے آپ کی آواز میں آواز ملا کر پڑھ دیئے</u> جن کو کفار نے سن کر مشہور کر دیا جو فتنہ کا سبب بن گیا۔ (معارف القرآن جلد ۵ صفحہ ۳۳۱) لہذا اگر اب دیوبندی حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگاتے ہیں تو پھر اپنے دیوبندی مفسر وعلماء دیوبند کو بھی گستاخ قرار دیں۔

دیوبندی اعتراض 37......: احمد رضا خان کا تقوی دیکھ کر صحابہ کی زیارت کا شوق کم ہو گیا (وصایا)

الجواب ...: ہزار دفعہ اس اعتراض کا جواب دیا جا چکا ہے لیکن مخالفین نہایت ہی ضدی و ہٹ دھرم ہیں۔ اصل بات صرف اتنی ہے کہ وصایا شریف کے پہلے ایڈیشن میں جس شخص کو کتابت کا کام دیا گیا اس نے یہ عبارت شامل کر دی تھی بعد میں پتہ چلا کہ وہ اہل سنت و جماعت کا مخالف تھا تو مرتب وصایا حضرت مولانا حسنین رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے احتیاطاً اپنی طرف سے توبہ نامہ جاری فرما دیا اور فرمایا کہ عبارت کو کاٹ کر صحیح عبارت لکھ لیں۔ لہذا مرتب وصایا کا (غلطی نہ ہونے کے باوجود) توبہ و رجوع کر لینے کے بعد ان پر اعتراض کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ کاش کے اکابرین علماء دیوبند بھی اپنے کھلے کفروں سے توبہ کر لیتے تو آج امت مسلمہ تفرقے بازی کا شکار نہ ہوتی لیکن خود تو دیوبندی کسی مسئلہ سے توبہ کرتے نہیں بلکہ ابلیس کی طرح ضد و ہٹ دھرمی کا شکار ہیں لیکن سنیوں کے احتیاطاً رجوع

کے باوجود ان پر اعتراض کرتے ہیں۔

اب دیوبندی ذرا اپنے گھر کی خبر لیں! مفتی عبد القادر دیوبندی کے بارے میں دیوبندی مولوی نے لکھا ہے کہ وہ "چلتے پھرتے صحابی کی طرح تھے حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام کے بچھڑے ہوئے ایک فرد تھے" (مختصر حالات مفتی عبد القادر ص ۵۸) اشرفعلی تھانوی صاحب نے اپنے ایک عقیدت مند کا قول بیان کیا کہ "یہ کہا کرتے تھے جس نے صحابہ کو نہ دیکھا ہو وہ تھانہ بھون [دیوبندی علماء کو] جا کر دیکھ لے (الافاضات الیومیہ حصہ ہفتم ۲۶۲) بانی تبلیغی جماعت الیاس دیوبندی کی نانی کہتی تھیں کہ مجھے تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے...... تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں (دینی دعوت ص ۵۲، ۵۱) تو اب دیوبندی حضرات یہاں اپنے دیوبندیوں پر فتوے لگائیں یا ان کا رجوع ثابت کریں۔

دیوبندی اعتراض 38...: عبد الرحمن قاری صحابی رسول کافر تھا معاذ اللہ (ملفوظات)

الجواب ...: جاہل ناسمجھ کذاب دیوبندی مولوی نے سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ پر یہ الزام لگایا <u>**حالانکہ "عبد الرحمن قاری" نام کا کوئی صحابی تھا ہی نہیں۔**</u> دنیا وہابیت کو چیلنج ہے کہ "**عبد الرحمن قاری**" نام کا کوئی صحابی ثابت کریں۔ خود دار الافتاء دار العلوم دیوبند، الھند کا فتویٰ ہے کہ نبی پاک ﷺ کے اسباب و اونٹوں کو جس شخص نے لوٹا تھا...... اس کے متعلق پانچ نام ذکر کیے گئے ہیں...... فتح الباری ۷/ ۲۵۶ میں ان ناموں کی تفصیل اور پھر تطبیق بیان کی ہے۔ (اس کا) نام عبد الرحمن بن عیینہ بن حصن الفزاری ہے...... اسی کو کسی نے ......عبد الرحمن القاری کر دیا ہے" (دار الافتاء دار العلوم دیوبند، الھند: سوال 5581)

لنک درج ذیل ہے

http://www.darulifta-deoband.com/home/ur/History--Biography/5581

تو معلوم ہوا کہ عبدالرحمن قاری جس کا اصل نام عبدالرحمن بن عیینہ بن حصن الفزاری تھا، یہ شخص کوئی صحابی نہیں تھا بلکہ نبی پاک ﷺ کے اونٹوں کو لوٹنے والا اور صحابہ کرام کو شہید کر کے بھاگ جانے والا مرتد تھا جس کو نبی پاک ﷺ کے حکم سے قتل کر دیا گیا تھا۔

لیکن ظلم و ستم دیکھئے کہ جو شخص کافر و مرتد تھا اور صحابہ کے ہاتھوں وہ جہنم پہنچا ایسے شخص کو دیوبندی حضرات ''صحابی رسول'' کہہ رہے ہیں۔ **استغفر اللہ العظیم**

قارئین کرام! یاد رہے کہ وہابی حضرات یہاں ایک اور دھوکا بھی دیتے ہیں اور ''عبدالرحمن بن عبدالقاری'' کو پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ملفوظات میں عبدالرحمن قاری لکھا ہوا ہے عبد الرحمن بن عبدالقاری ہرگز نہیں ہے۔ ''عبدالرحمن قاری'' اور ''عبدالرحمن بن عبدالقاری'' میں فرق ہے۔ گفتگو عبدالرحمن قاری پر ہے عبدالرحمن قاری وہی شخص ہے جس کا اصل نام دیوبندی دارالافتاء دیوبند والوں نے ''عبدالرحمن بن عیینہ بن حصن الفزاری'' اور تسلیم کیا کہ اسی کافر و مرتد کو ''عبدالرحمن القاری'' بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن دیوبندی جہالت ہے کہ مرتد کو صحابی کہہ رہے ہیں۔ معاذ اللہ!

دیوبندی اعتراض39...: انبیاء بھول کر گناہ کبیرہ (چوری، شراب خوری وغیرہ) کرسکتے ہیں۔ معاذ اللہ (جاء الحق)

الجواب...: جاء الحق کی عبارت میں چوری، شراب خوری وغیرہ کے الفاظ ہرگز نہیں ہیں۔ پھر یہاں الفاظ یہ ہیں کہ ''انبیاء کرام ارادۃ گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہیں کہ جان

بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کرسکتے ہیں اور نہ اس کے بعد۔ ہاں نسیانا خطا صادر ہو سکتے ہیں'' (جاء الحق: ۳۶۸)

تو الفاظ واضح ہیں کہ جان بوجھ کر گناہ کبیرہ نہیں کرسکتے اور پھر آگے یہ الفاظ نہیں کہ ''نسیانا خطا صادر ہوئے'' بلکہ ''ہو سکتے ہیں'' کے الفاظ لکھے ہیں، اب دیوبندی حضرات بتائیں کہ ہو سکتے ہیں کے الفاظ سے ہوجانا ثابت ہوتا ہے؟ اس قسم کی عبارت مرقاۃ وغیر میں بھی موجود ہے جس کو خود دیوبندی مصنف نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ ملا علی قاری کے حوالے سے لکھتا ہے:

''جمہور نے انبیا سے گناہ کبیرہ کا صدور سہوا اور صغیرہ کا عمدا جائز قرار دیا ہے''۔ (رضا خانی ترجمہ و تفسیر کا جائزہ ص ۶۵) اسی طرح انوار الباری میں ہے:

''قبل النبوۃ صغائر و کبائر کا صدور ہوسکتا ہے بعد النبوۃ کبائر کا سہوا اور صغائر کا عمدا ہوسکتا ہے'' (انوار الباری ج ۱۱ ص ۱۱۱)

اب ملاحظہ کیجیے علماء دیوبند کے امام قاسم نانوتوی نے یہ لکھا کہ ''بالجملہ علی العموم کذب (جھوٹ) کو منافی شانِ نبوت (شان نبوت کے خلاف) بایں معنی (اس طرح) سمجھنا کہ یہ معاصی (گناہوں) سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں'' (تصفیۃ العقائد) یعنی دیوبندی امام قاسم نانوتوی کے نزدیک جھوٹ (گناہ کبیرہ) کو گناہ سمجھتے ہوئے شان نبوت کے منافی سمجھنا اور یہ کہنا کہ انبیاء علیہم السلام گناہ سے پاک ہیں غلط ہے (معاذ اللہ) یہی دیوبندی امام قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ ''پھر دروغ بھی کئی طرح ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں'' (تصفیۃ العقائد ص ۲۲) پھر جناب قاضی مظہر حسین دیوبندی لکھتے ہیں ''اگر بالفرض کوئی یہ کہے کہ نعوذ

باللہ، کفر، کذب اور کبیرہ کا صدور ایک دو بار ہو جاتا ہے تو کیا اس نظریہ کی بناء پر بھی اس کو عصمت انبیاء کا قائل مان لیا جائے گا؟ (علمی محاسبہ ص ۱۵۷) یعنی جو انبیاء سے کذب کا صدور تسلیم کرے وہ عصمت انبیاء کا منکر ہے اور نانوتوی صاحب نے انبیاء کی ذات سے کذب کا صدور مان کر عصمت انبیاء کا انکار کر دیا ہے۔ دیوبندی حسین احمد ٹانڈوی کے شاگرد شبیر عثمانی کے بیٹے عامر عثمانی دیوبندی عصمت انبیاء علیہم السلام کے متعلق یوں لکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی "عصمت کا مطلب یہ نہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے کبھی کسی قسم کا گناہ اور قصور سرزد ہی نہیں ہوتا اور یقینا ہوتا ہے" (تجلیات صحابہ ص ۲۴۳ بحوالہ انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں: ص ۱۰)

دیوبندی اعتراض40...: فرعون، موسی، ابوجہل اور نبی ﷺ آپس میں بھائی تھے (تفسیر نعیمی)

الجواب ....: معزز قارئین کرام! یہاں بھی دیوبندیوں نے دجل و مکاری سے کام لیا کیونکہ یہاں اولاد آدم علیہ السلام ہونے کے اعتبار سے بات کی جارہی ہے، چنانچہ تفسیر نعیمی میں عبارت اس طرح ہے کہ "حضرت آدم علیہ السلام ایک ہیں مگر ان کی اولاد مومن بھی ہے، کافر بھی، مشرک بھی، منافق بھی، پھر مومنوں میں اولیاء بھی ہیں، انبیاء بھی، حضور محمد مصطفی □ بھی۔ گویا ایک درخت میں ایسے مختلف پھل لگا دینا کہ اسی میں فرعون ہے، اسی میں موسی علیہ السلام، اسی میں ابوجہل ہے، اسی میں حضور محمد مصطفی □ ۔ یہ کمال قدرت ہے اور اس کی رحمت کی بھی دلیل ہے کہ سارے انسان اس رشتے سے بھائی بھائی ہیں" (تفسیر نعیمی ج ۷ ص ۶۷۰) یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کے اعتبار سے سب آپس میں بھائی بھائی

ہیں، خود علماء دیوبند نے لکھا ہے کہ "اخوۃ نفس بشریت میں اور اولاد آدم ہونے میں ہے" (براہین قاطعہ: ۷) اسی طرح دیوبندی اکابر مزید کہتا ہے کہ "پس اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپ □ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے" (براہین قاطعہ: ۷) یعنی نبی پاک □ بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور باقی بھی تو اگر اس اعتبار سے کوئی نبی پاک □ کو کسی کا بھائی کہہ دے تو نص کے خلاف نہیں۔

اسی طرح علماء دیوبند کے امام سرفراز صفدر کہتے ہیں کہ "اللہ تبارک وتعالیٰ نے متعدد حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو اپنی امت اور قوم کا بھائی فرمایا ہے حالانکہ ان امتوں کے بیشتر افراد اور اکثریت کفر و شرک پر مُصر رہی اور یہ اخوت قومی اور لسانی درجہ کی تھی" (عبارات اکابر: ص ۶۸) تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی کافر و مشرک بھی قومی ولسانی اعتبار سے انبیاء علیہم السلام کے بھائی ہو سکتے ہیں، بالکل اسی طرح تفسیر نعیمی میں اولاد آدم ہونے کے اعتبار سے انہیں بھائی کہا گیا۔ لہذا بزبان دیوبندی یہ نص کے خلاف نہیں۔

اب آیئے علماء دیوبند کے امام کی عبارت دیکھئے، دیوبندی امام کہتا ہے کہ "البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ □ کے جملہ بنی آدم ہیں" (براہین قاطعہ: ۷) یعنی نفس بشریت میں نبی پاک □ جملہ بنی آدم کی طرح ہیں۔ تو اب دیوبندی بتائیں کہ نبی پاک □ کی بشریت کو جملہ بنی آدم کی مثل بتانا گستاخی ہے کہ نہیں؟ آخری بات یہ ہے کہ دیوبندی حضرات یہاں اپنے دہلوی کی عبارت کا عین ایمان ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن یاد رہے کہ دہلوی کی عبارت میں اصل اختلاف بھائی کہنے پر نہیں بلکہ بڑے بھائی کی سی تعظیم کرنے پر ہے۔ چنانچہ دہلوی نے لکھا ہے کہ "انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے

<u>بھائی کی سی تعظیم کیجئے</u> اور مالک سب کا اللہ ہے بزرگی اس کو چاہیے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء **<u>انبیاء</u> امام وامام زادہ، پیروشہید یعنی <u>جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں</u>** وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز**<u>اور ہمارے بھائی</u>**، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی **<u>وہ بڑے بھائی ہوئے</u>** ہم کوان کی فرمانبرداری کا حکم ہے **ہم ان کے چھوٹے ہیں**۔(تقویۃ الایمان:۴۲)تو اسماعیل دہلوی کی اس عبارت میں محض بڑا بھائی کہنے پر اعتراض نہیں بلکہ ان کی تعظیم بڑے بھائی جیسی کرنے پر ہے۔

دیوبندی اعتراض 41...: ابلیس آدم علیہ السلام کے استاد تھے معاذ اللہ (معلم تقریر ص۹۵)

الجواب...: یہ بھی دیوبندیوں کا صریح جھوٹ اورزبردست بہتان وافترا ہے۔کیونکہ ہم نے معلم تقریر کو صفحہ نمبر 92 سے صفحہ نمبر 101 تک پڑھا مگر کہیں بھی دیوبندی مولوی کی مفروضہ عبارت " شیطان نبی کا استاد ہے" نہ پایا۔بلکہ حکیم الامت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے ''الرحمٰن علم القرآن'' کی توضیح وتشریح کرتے ہوئے فرمایا ''رحمن نے انہیں سکھایا تو معلوم ہوا کہ **<u>وہ نہ جبریل کے شاگرد تھے اور نہ کسی اور مخلوق کے</u>** بلکہ وہ خاص شاگرد رشید حق تعالی کے ہیں اور حضرت جبریل تو فقط پیغام لانے والے ہیں''(معلم تقریر ص۹۵) قارئین کرام! آپ نے دیوبندی مولوی کا دجل وفریب ملاحظہ فرمایا لیکن اب ایک سچ ملاحظہ کیجئے کہ علماء دیوبند نے خود کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استاد بتایا۔''ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپکو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ کو یہ کلام کہاں سے آگیا آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو

یہ زبان آگئی۔سبحان اللہ اس سے مرتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا''(براہین قاطعہ) تو دیکھئے دیوبندی حضرات نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا شاگرد بتارہے ہیں، یادرہے کہ خواب کا معاملہ کہہ کر رد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دیوبندیوں نے اس سے اپنے مدرسے کی فضیلت بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

دیوبندی اعتراض 42...: جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے توجہی فرمالیتے ہیں وہ بد بخت ہوجاتا ہے پھر گناہ کرتا ہے یہی حال آدم علیہ السلام کے ساتھ ہوا (حضور نے بے توجہی اختیار کرلی تھی) معاذ اللہ (شان حبیب الرحمن 146)

الجواب...: ہمارا پالا ایسے دجالوں سے پڑا ہے جنہوں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ دجل و فریب سے ہی کام لینا ہے،معزز قارئین کرام! آیئے ملاحظہ کیجیے کہ

حکیم الامت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے شان حبیب الرحمن میں کیا لکھا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ''جب کبھی حضور علیہ السلام کسی سے بے توجہی فرمالیتے ہیں تو وہ بدبخت بنتا ہے اور گناہ کرتا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے خطا کا ہونا اس سبب سے ہوا، کہ توجہ محبوب علیہ السلام کچھ ہٹ گئی تھی''(شان حبیب الرحمن 146) تو اب دیکھئے کہ پہلا جملہ الگ ہے اور دوسرے جملے میں بدبختی کی ہرگز بات نہیں بلکہ وہاں صرف توجہ ہٹ جانے کی بات ہے اور پھر یہاں یہ بھی نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے گناہ کیا بلکہ یہاں صرف خطاء کا لفظ ہے۔علماء گناہ اور خطاء کے فرق کو اچھی طرح سمجھتے ہیں تو مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہ تو حضرت آدم علیہ السلام کو بدبخت کہا نہ ہی گناہ کی نسبت ان کی طرف کی۔

اب آیئے دیکھئے کہ علماء دیوبند وہابیہ کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا نے شیطان کی بات مانی ہے اور شرک فی الطاعۃ کے مرتکب

ہوئے ہیں، ملخصا (کتاب التوحید:ص ۱۴۵) اور اسی کتاب میں لکھا ہے کہ شرک کرنے والا جہنم میں جائے گا (کتاب التوحید:ص ۹) تو اصول وہابیہ کے مطابق معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! حضرت آدم علیہ السلام مشرک وجہنمی ہیں۔ اسی طرح علماء دیوبند کے اشرفعلی تھانوی نے اپنے قرآن کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ''اوران (یوسف علیہ السلام) کوبھی اس عورت کا کچھ کچھ خیال ہو چلا تھا (ترجمہ اشرفعلی تھانوی: یوسف آیت ۲۴) یعنی تھانوی کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام بھی معاذ اللہ اس عورت کے ساتھ گناہ کبیرہ کی جانب مائل ہو گئے تھے۔

دیوبندی اعتراض 43...: حضور ﷺ عورتوں سے ان کی مرضی کے بغیر نکاح کرتے (مقام رسول ص ۴۳۷ ج ۲)

الجواب...: نبی پاک ﷺ کی شان وعظمت کو دیوبندی کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ بہرحال سیرت حلبیہ جس کا ترجمہ محمد اسلم قاسمی دیوبندی صاحب نے کیا ہے، اسمیں لکھا ہے کہ ''اسی طرح آپ ﷺ کے لیے جائز تھا کہ آپ ﷺ کسی عورت کو بغیر اس کی مرضی معلوم کئے جس سے چاہیں بیاہ دیں (سیرۃ حلبیہ ج ۶ ص ۳۸۳) امام شعرانی لکھتے ہیں'' آپ کے لیے یہ جائز تھا کہ جس عورت کے ساتھ چاہیں اس کی مرضی اور ولی کی اجازت کے بغیر اس سے نکاح فرمالیں (کشف الغمہ مترجم حصہ دوم ص ۱۵۵) تو دیوبندیوں اب لگاؤ فتویٰ۔

دیوبندی اعتراض 44...: مسجد میں گدھی سے بدفعلی کرنے والا خضر وقت ہوتا ہے (الانسان فی القرآن 254)

الجواب...: پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ واقعہ ''تذکرۃ غوثیہ'' نامی کتاب میں بھی لکھا ہے

اور تذکرہ غوثیہ دیوبندیوں کی پسندیدہ کتاب ہے۔ اس کتاب کو دیوبندیوں کے اشاعتی مرکز ''دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی نمبر 1'' نے شائع کیا ہے، یہ ادارہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم شفیع دیوبندی کراچوی کے لڑکوں کا ہے اس کتاب کو خلیل اشرف نعمانی کے اہتمام اور (تقی عثمانی دیوبندی کے بھائی) رضی عثمانی دیوبندی کے حرف آغاز کے ساتھ چھاپا گیا ہے۔ اس کتاب کے حرف آغاز میں دیوبندیوں نے لکھا ہے کہ ''تذکرہ غوثیہ ایک مشہور ومقبول کتاب ہے جس میں حضرت مولانا سید غوث علی شاہ قلندری پانی پتی متوفی ھ 1880 کے حالات بابرکات اور ملفوظات ومقالات طیبات کو ایسے دل نشین انداز میں لکھا گیا ہے کہ کتاب شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا (تذکرہ غوثیہ 3 حرف آغاز)

تو جو الزام وبہتان دیوبندی مولوی ہم سنیوں پر خواہ مخواہ لگا رہا تھا اسی فتوے کی زد میں خود اس کے دیوبندی علماء آ گئے۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ ''کتاب تذکرہ غوثیہ'' ہم اہل سنت کے نزدیک ہرگز معتبر نہیں بلکہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''کتاب تذکرہ غوثیہ ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے ایسی ناپاک بے دینی کتاب کا دیکھنا حرام جس مسلمان کے پاس ہو جلا کر خاک کر دے'' (فتاوی رضویہ جلد 5 صفحہ 277)

☆ باقی رہا یہ کہ نور الحسن صاحب نے ''الانسان فی القرآن'' میں اس حوالے کو نقل کیا ہے تو جناب دیوبندی مولوی صاحب خود آپ کے دیوبندی علماء کا اصول ہے کہ **''اور ضروری نہیں کہ ہر نقل کی ہوئی بات ناقل کا عقیدہ ہو'' (چتروڑی کے الزامات کا مسکت جواب ص ۶۵) لہذا اس کا الزام بھی ان کے سر نہیں لگایا جا سکتا۔** اور اگر اس کے باوجود اعتراض کرنا ہے

توجناب کو پہلے اپنے دیوبندیوں پر اعتراض کرنا چاہیے کیونکہ ایک تو انہوں نے اس کتاب کو شائع کیا اور دوسرا خود دیوبندیوں نے اس کتاب کے حوالے نقل کیے جیسے کہ دیوبندی مولوی محمد روح اللہ غفوری نے اپنی کتاب ''مجاذیب کی پُراسرار دنیا'' ص ۳۳،۳۸ پر تذکرہ غوثیہ کتاب کے حوالے نقل کیے۔ اسے کہتے ہیں دیوبندی جوتی دیوبندی سر ☆ تیسری بات یہ ہے کہ اگر اس واقعہ کو آپ خود مکمل پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک فقیر کا واقعہ ہے جو حقیقت پر مبنی نہیں بلکہ محض شعبدہ بازی تھی، اور اس فقیر نے یہاں محض شعبدہ بازی کا مظاہرہ کیا تھا، پہلے اس فقیر نے شعبدے بازی سے ایک بہت بڑا اسرائے اور شہر ظاہر کر دیا، جس پر سب حیران تھے...... پھر اسی فقیر نے شعبدے بازی سے آدھی رات کو شہر کے باہر دو پہر کا وقت ظاہر کر دیا جبکہ شہر کے اندر رات تھی ......اور اسی شعبدے بازیوں میں یہ بھی ہے کہ وہ لوگ روٹی لیکر جب مسجد پہنچے'' تو دیکھا کہ میاں صاحب ایک گدھی سے مصروف ہیں، میں نے منہ پھیر لیا، پھر جو دیکھا تو نماز پڑھتے ہیں''......اس سب باتوں کے بارے میں آخر میں فقیر نے کہا کہ'' <u>تعجب نہ کرو یہ بھان متی کا سانگ ہے اور ایسے شعبدہ ہم بہت دکھلا سکتے ہیں لیکن فقیری کچھ اور ہی چیز ہے، ان باتوں کا خیال مت کرو</u>'' (الانسان فی القرآن) تو قارئین کرام! یہ واقعہ حقیقت پر مبنی ہی نہیں بلکہ شعبدہ (جادو کا تماشہ، کرتب) تھا۔ لہذا اس کو حقیقت بنا کر پیش کرنا نہ صرف خود دیوبندیوں وہابیوں کا دجل وفریب ہے بلکہ حقیقت تسلیم کرنے کی صورت میں خود دیوبندی علماء اس اعتراض کی زد میں آئیں گے کیونکہ یہ واقعہ تذکرہ غوثیہ کتاب میں بھی ہے اور اس کتاب کو دیوبندیوں نے پسند کیا ہے، اس کو شائع کیا ہے۔ پھر یہ فقیر (صوفی) کی بات ہے جبکہ علماء دیوبند نے اصول پیش کیا کہ ''صوفیاء کی باتیں پیش نہ کریں، صوفیاء کی باتیں دین

میں حجت نہیں'' (المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ ص ۳۱) تو جب اصول یہ ہے تو پھر ہم سنیوں کے خلاف ایسے حوالے پیش کرنا ہی تعصب اور دیوبندی مذہب کا خود ہی خون کرنا ہے۔

دیوبندی اعتراض 45...: جہجاہ غفاری؇ صحابی رسول خبیث اور بدنصیب تھا (کرامات عثمان غنی ص ۱۹)

الجواب...: یہ واقعی میں تحقیق کی غلطی ہے اور علماء دیوبند نے لکھا کہ'' یہ واقع میں تحقیق کی غلطی ہے جو علم وفضل ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے'' (البوادر النوادر ص ۱۹۷) باقی مصنف نے اس سے رجوع بھی کر لیا۔ باقی وہابی دیوبندی مولوی اگر بضد ہے تو جناب خود تمہارے وہابی دیوبندی علماء نے انہی جہجاہ غفاری صحابی رسول ﷺ کو گستاخ رسول، ازلی بدبخت، بدنصیب، خبیث النفس، مردود، بے ادب کہا ہے۔ محمد روح اللہ غفوری دیوبندی نے انہی صحابی کے بارے میں لکھا کہ ''بدنصیب اور خبیث النفس انسان جس کا نام جہجاہ غفاری تھا......عصاء چھین کر اس کو توڑ دیا......خدا تعالیٰ کی قہاری و جباری نے اس بے ادبی اور گستاخی پر اس مردود کو یہ سزا دی کہ اس کے ہاتھ میں کینسر کا مرض ہو گیا اور اس کا ہاتھ گل سڑ کر گر پڑا اور وہ یہ سزا پا کر ایک سال کے اندر ہی مر گیا'' (کشف وکرامات اولیائے نقشبند: ص ۶۷) دیوبندیوں نے انہی صحابہ کو غنڈا لکھا ''یہ غنڈے حضرت عثمان کی توہین کر رہے تھے......(آگے لکھا کہ) ان کے دل میں خود حضور ﷺ اور آپ کے آثار مبارکہ کا بھی کوئی احترام باقی نہیں رہا تھا'' (حضرت عثمان ذی النورین خلیفہ مظلوم صفحہ ۱۲۶) دیوبندی مولوی ندیم قاسمی نے ضیا الرحمن فاروقی دیوبندی کے افادات کو جمع کیا اس میں بھی

انہی صحابہ کو ''باغی'' لکھا (خلفاء راشدین: ص166) اسی طرح ایک دیوبندی مولوی ساجد خان اتلوی نے حضرت جہجاء غفاری صحابی رسول ﷺ کو ''گستاخوں'' کی فصل میں داخل کیا۔ (گستاخِ رسول ﷺ کی شرعی حیثیت: ص۲۰۱) لہذا ہم سنیوں پر اعتراض کرنے سے قبل

اپنے گریبان میں جھانک لیتے تو آج اپنے ہی فتوے سے اپنے دیوبندیوں کو گستاخ صحابہ نہ بناتے، لیکن یہ تم لوگوں کی بدبختی تھی جو آشکار ہوگئی۔ اب جو جواب تم یہاں دو گے وہی ہمارے حق میں بھی قبول کرلینا۔

دیوبندی اعتراض 46...: فیض احمد اویسی نے ایک کتاب لکھی ''بدعات صحابہ'' معاذ اللہ یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بھی بدعتی تھے۔

الجواب...: پہلی بات تو یہ ہے کہ تم وہابیوں نے جو یہ اعتراض کیا ہے وہ تم نے اپنے وہابی دیوبندی اصولِ بدعت کے تحت پیش کیا جبکہ ہم سنی تم وہابیوں دیوبندیوں کے اصولِ بدعت کو نہ ہی تسلیم کرتے ہیں اور نہ تمہارے اصول ہم سنیوں پر لاگو ہوتے ہیں لہذا تمہارا اعتراض ہی تمہاری جہالت ہے۔ ہمارے نزدیک بدعت کی دو اقسام ہیں (۱) بدعت حسنہ (۲) بدعت ضلالہ (سیئہ)۔ اور ہمارے علماء کا مؤقف اور اس پر دلائل ان کی کتب میں بالکل واضح ہیں اور یہی مؤقف فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب سے بالکل واضح ہے لہذا ہمارے اصول سے یہاں ''بدعات صحابہ'' سے مراد صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے نئے اچھے کام ہیں، نا کہ بدعت ضلالہ جس کا رد شریعت نے کیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے

والے وہابی حضرات ذرا صحابہ و تابعین علیہم الرضوان اجمعین پر بھی اعتراض کریں کیونکہ خود انہوں نے اپنے نئے عمل پر بدعت (حسنہ) کا لفظ استعمال کیا۔ چنانچہ امام ابن ابی شیبہ (۲۳۵ھ) نے سیدنا ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ ''**قال الاذان الاول یوم الجمعة بدعة**'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جمعہ کی پہلی اذان بدعت (نیا عمل) ہے۔ (ابن ابی شیبہ، المصنف جلد ۱ ص ۴۷۰ رقم ۵۴۳۷، ابن حجر عسقلانی، فتح الباری جلد ۲ ص ۳۹۴) تو اب دیوبندی حضرات یہاں بھی بدعت سے مراد بدعت ضلالہ تسلیم کرکے ان کو بدعتی کہیں گے؟

اسی طرح پورا ماہ نماز تراویح حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم سے بعد میں شروع ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''**نعمت البدعة هذه**'' یہ اچھی بدعت (نیا کام) ہے (صحیح البخاری کتاب الصوم)۔ اسی طرح حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز چاشت کی نسبت فرماتے ہیں: **انها بدعة و نعمت البدعة** بے شک وہ بدعت (نیا کام) ہے اور کیا ہی اچھی بدعت (نیا کام) ہے (المعجم الکبیر حدیث 13563 جلد 12) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز چاشت محدث (نیا کام) ہے اور یہ یقیناً احسن محدثات میں سے ہے۔ **واما الثانی فمارواه ابن ابی شیبة باسناد صحیح عن الحكم ابن الاعرج قال سئلت ابن عمر عن صلاة الضحی فقال بدعة نعمت البدعة**'' دوسری روایت وہ ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے باسند صحیح حکم بن اعرج سے روایت کیا وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز چاشت کی بابت دریافت کیا آپ نے فرمایا بدعت ہے، (مگر اچھی) بہتر بدعت۔ (ابن ابی شیبہ، المصنف جلد ۲ ص ۱۷۲، عسقلانی، فتح الباری جلد ۳ ص ۵۲ حدیث ۱۱۲۱۔ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۲

ص ۲۶۵ بحوالہ ردسیف یمانی ص ۵۴) توان روایات سے معلوم ہوا کہ یہاں خود صحابہ وتابعین علیہم الرضوان اجمعین نے اپنے زمانے کے نئے کاموں پر بدعت کا جو لفظ استعمال کیا اس سے مراد بدعت حسنہ (نئے اچھے کام) ہے نہ کے بدعت ضلالہ۔اور یہی بات فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں موجود ہے۔

لہذا وہابیوں دیوبندیوں کا اعتراض ان کی جہالتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

دیوبندی اعتراض 47...: الیاس عطاری کی مریدنی کو دیکھ کر مریم رضی اللہ عنہا یاد آجاتی ہیں (25 کرسچن قیدیوں اور پادریوں کا قبول اسلام ص ۱۲)

الجواب ...: دیوبندیوں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ ہر حال میں خیانت وجھوٹ ہی کا سہارا لینا ہے۔''سینٹرل جیل سکھر ۲ میں قید ایک خاتون کے بیان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ مسلمان ہونے سے پہلے میں عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی تھی۔...... ہماری بیرک میں ایک باپردہ اسلامی بہن قیدی خواتین کو قرآن پاک کی تعلیم دینے اور ضروری شرعی مسائل سکھانے کے لئے آتی تھیں۔ان کے سنتوں کے سانچے میں ڈھلا کردار اور چہرے سے تقدس کا جھلکتا نور دیکھ کر مجھے ان میں عجیب کشش محسوس ہوئی،انہیں دیکھ کر مجھے حضرت مریم رضی اللہ عنہا یاد آجاتیں......ان کا پاکیزہ کردار دیکھ کر سوچتی کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو عفت وحیاء کا کیسا پیارا درس دیتا ہے......(اس) کے پاکیزہ کردار اور ان کے گفتار نے مجھے بہت متاثر کیا......اس کے بعد میں نے مسلمان ہونے کی خواہش کا اظہار کیا انہوں نے مجھے فوراً توبہ کروا کر کلمہ پڑھا دیا''ملخصاً (25 کرسچن قیدیوں اور پادریوں کا قبول اسلام :ص ۱۲ تا ۱۴)

معزز قارئین کرام! بتائیں کہ اس میں کیا بات قابل اعتراض ہے؟ دیوبندیوں کو تکلیف یہ ہے کہ عیسائی حضرات مسلمان کیوں ہوئے،وہ کافر ہی رہتے تو دیوبندیوں کو کچھ تکلیف نہ ہوتی۔پھر اس عیسائی عورت کی یہ بات کہ''انہیں دیکھ کر مجھے حضرت مریم رضی اللہ عنہا یاد آجاتیں''یہ اس وقت کی ہے جب وہ مسلمان نہیں ہوئی تھی۔لہذا اس پر اعتراض ہی فضول ہے پھر اس واقعہ میں یہ نہیں کہا گیا کہ وہ مریدنی حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی طرح ہے بلکہ یہاں بات پاکیزہ کردار کی ہو رہی ہے۔لہذا اس پر باعقل وباحیاء شخص اعتراض کسی صورت نہیں کرسکتا۔

اب آیئے دیوبندی حضرات اپنے گھر کی خبر لیں دیوبندیوں نے اپنے امام اشرفعلی تھانوی کی بیوی کے بارے میں لکھا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح تھی۔''یہ تو حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔اب یہ بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت شکل ،وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ [یعنی تھانوی کی چھوٹی بیوی] کا ہے،(حکیم الامت صفحہ ۴۹۹ مصنفہ عبدالماجد دریا آبادی) اسی طرح کا ایک من گھڑت خواب لکھ کر دیوبندیوں نے اپنے''رسالہ الامداد،ماہ صفر ۱۳۳۵ھ''اور''الافاضات الیومیہ جلد 1 ص ۹۹ ملفوظ ۱۱۲''میں اپنے امام اشرفعلی تھانوی کی بیوی کو حضرت عائشہ سے تعبیر کیا۔اور اپنی اسی خباثت کو یہ دیوبندی حضرات چھپانے کے لئے ہم سنیوں پر جھوٹے الزامات لگاتے ہیں۔لیکن دیوبندی حضرات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اہل حق کو بدنام کر کے وہ اپنے باطل مذہب کو کسی صورت درست ثابت نہیں کرسکتے۔

دیوبندی اعتراض 48...: حضور ﷺ کی موجودگی میں گانا باجا ہوتا اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنتے (حلت سماع ص ۳)

الجواب ...: ناظرین منظور صاحب سماع کے قائل ہیں اور انھوں نے یہاں گانا باجا سے مراد سماع لیا ہے۔ مولانا منظور احمد فیضی صاحب تو اکابر اہل سنت کے مقابل پیش نہیں کئے جا سکتے۔ لیکن علماء دیوبند کے اکابر اشرفعلی تھانوی نے تو خود لکھا کہ صحابہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رقص [بزبان وہابیہ ڈانس] کیا۔ ملاحظہ کیجیے ''بوادر النوادر'' رقص وجد و تو جد: ص ۴۰۶۔ پھر فیضی صاحب کے الفاظ گانے سے مراد کوئی فلمی ''شہوانی گیت نہیں بلکہ ایک خاص کلام ہے جیسا کہ خود اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے بھی بوادر النوادر میں ایسے گیتوں کی وضاحت کی ہے۔ اسی طرح اشرفعلی تھانوی نے روایت کا ترجمہ کیا ''حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ابوبکر اندر داخل ہوئے اس حال میں کہ میرے پاس دو بچیاں قبیلہ انصار کی بچیوں میں سے اس مضمون کا **گیت گا رہی تھیں** جو کہ انصار نے جنگ بعاث کے دن کہا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ دونوں گانے والیاں نہ تھیں پس فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ **شیطان کے مزامیر کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان میں کیوں جمع کر رکھا ہے** اور یہ واقعہ عید کے دن کا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے ابوبکر ہر قوم کے واسطے ایک عید ہے اور یہ دن ہمارے لئے عید ہے (البوادر النوادر ص ۴۰۲) اسی طرح تھانوی صاحب نے ان کا **گانا اور دف بجانا بھی تسلیم** کیا ہے (البوادر النوادر ص ۴۰۲۔ ۴۰۳) ایسے ہی احمد رضا بجنوری دیوبندی نے لکھا ''اور حدیث صحیح میں بھی لڑکیوں کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں دف بجانے کا ذکر ہے جس کو آپ نے منع نہیں کیا'' (انوار الباری ج ۱۷ ص ۱۴۴) لہذا اگر ایسی ہی باتوں پر دیوبندیوں نے

کفر و گستاخی کے فتوے لگانے ہیں تو پھر پہلے اپنے گھر سے صفایا شروع کریں اور وہ بھی اپنے چوٹی کے علماء و اکابرین سے۔

دیوبندی اعتراض 49......: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لفظ ''بے غیرت'' کی نسبت (پانچ مسائل کا جواب ص ۶۴)

الجواب ...: دیوبندی مولوی نے حسب عادت یہاں بھی سخت خیانت سے کام لیا ہے، کیونکہ وہاں حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوھاب خان صاحب تو دیوبندی مولوی کے رد میں یہ بات لکھ رہے ہیں کہ ''**مسلمانو! دیکھو اس موذی دریدہ دہن [دیوبندی] مفتی نے کیسی بے باکی و دلیری سے حضور اکرم سید عالم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (معاذ اللہ) بے غیرت کہا**'' (پانچ مسائل کا جواب ص ۶۴) ناظرین! آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ یہاں مولانا مفتی محمد عبدالوھاب خان صاحب تو دیوبندی مولوی کا رد کرتے ہوئے الزاماً جواب دے رہے ہیں لیکن دھوکے باز دیوبندی مولوی اس کو اٹھا کر ہمارے سر تھونپ رہے ہیں۔ معاذ اللہ! دیوبندی اکثر کہہ دیتے ہیں کہ یہاں دیوبندی مولوی نے تو یہ لکھا نہیں جس کا جواب دیا جا رہا ہے لیکن یہ دیوبندیوں کی جہالت ہے دیوبندی علماء میں کچھ عقل ہوتی تو ان کو پتہ ہوتا کہ یہ الزامی جواب ہے، اور الزامی جواب میں ایسی باتیں پیش کی جاتی ہیں جن کا وارد ہونا لازم آتا ہے، اور یہاں جو اعتراض دیوبندی مولوی نے کیا اس سے یہ بات لازم آتی ہے۔ معاذ اللہ! دیوبندی حضرات ذرا ''کمالات عزیزی'' میں ایک واقعہ پڑھیں، اس میں لکھا ہے کہ ''ایک آدمی نے دہلی میں مباحثہ میں سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پادری نے کہا کہ تمہارے پیغمبر نے بوقت قتل امام حسین علیہ السلام فریاد نہ کی حالانکہ

حبیب کا محبوب محبوب تر ہوتا ہے خدا تعالیٰ ضرور توجہ فرماتا۔ جناب مولانا صاحب نے جواب دیا کہ پیغمبر صاحب فریاد کے واسطے تشریف لے گئے پردہ غیب سے آواز آئی ہاں تمہارے نواسے پر قوم نے ظلم کر کے شہید کیا لیکن ہم کو اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰ کا صلیب پر چڑھانا یاد آیا ہوا ہے۔ یہ سن کر پیغمبر صاحب خاموش ہو گئے۔ اس جواب پر پادری لا جواب ہو گیا'' (کمالات عزیزی: ص 11)

اب دیو بندی کہیں کہ حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہا، صلیب پر چڑھانا تسلیم کیا، یہ واقعہ اللہ کو یاد آنا مانا۔ حالانکہ اس پادری کے سوال میں تو ایسی کوئی بات ہی نہیں۔ تو قارئین کرام! اہل علم جانتے ہیں کہ یہ الزامی جواب ہے۔ اور الزامی جواب میں مخالف کے سوال یا مؤقف سے جو جو نقص وارد ہوتے ہوں وہ بھی اکثر جواباً پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ کاش کہ دیو بندی علماء کے پاس عقل ہوتی تو ایسے اعتراض ہی نہ کرتے۔

دیوبندی اعتراض 50...: قرآن پاک کو خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے (حقائق شرح مسلم)

الجواب ......: استغفر اللہ العظیم! دیو بندیوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ ہمیشہ جھوٹ ہی بولنا ہے۔ معزز قارئین کرام! غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس مسئلہ کا انکار ورد کیا ہے، وہ صاف فرماتے ہیں کہ ''بعض فقہاء نے یہ جزئیہ انسان کی جان بچانے کے لئے نہیں بلکہ مرض سے شفاء کے متعلق لکھا ہے اور **فقیہ ابوبکر کا یہ لکھنا صحیح نہیں** اور جن فقہاء نے اس کو نقل کر کے

اس میں اعتماد کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے، **ہمارے نزدیک قرآن مجید کی عزت اور حرمت بہت زیادہ ہے۔ مرض سے شفاء کی کیا حیثیت ہے** ''(حقائق شرح صحیح مسلم :105) تو دیکھئے سعیدی صاحب تو اس کا رد لکھ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ہمارے نزدیک قرآن مجید کی عزت وحرمت بہت زیادہ ہے۔ بلکہ غلام رسول سعیدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو مزید آگے لکھتے ہیں کہ ''اگر مریض کو سو فیصد یقین ہو کہ اس کی پیشانی پر خون یا پیشاب سے کلام اللہ کی آیت لکھنے سے اس کی جان بچ جائے گی تو اس کا سو بار مر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب سے قرآن مجید لکھنے کی جسارت کرے اور اس کی توہین کا مرتکب ہو ((حقائق شرح صحیح مسلم :105،106) سبحان اللہ عزوجل! دیکھئے سعیدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو اس مسئلہ کا مکمل رد کر رہے ہیں لیکن دیو بندی حضرات انتہائی دجل و کذب کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کو سعیدی صاحب کے سر تھونپ رہے ہیں۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ** اب آیئے علماء دیوبند اپنے گریبان میں جھانکیں، یہی بات خود دیو بندیوں کے مفتی اعظم تقی عثمانی نے لکھی کہ ''انسان کی ناک سے جو خون بہہ پڑتا ہے یا پیشاب سے قرآن (فاتحہ) لکھنا جائز ہے (فقہی مقالات جلد ۴ ص ۴۶) دیو بندی امام اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب اعمال قرآنی صفحہ ۳۳ پر لکھا ہے کہ'' آیتوں کو لکھ کر ولادت کی آسانی کے لئے [عورت اپنی] بائیں ران میں باندھ دے۔ اسی طرح اسی اعمال قرآنی میں عورت سے ہمبستری کرنے پر امساک کے لئے ایک حکمت بیان کی ہے کہ انگور کی پتی پر یہ آیت لکھ کر ران پر باندھے۔ دیو بندیوں بتاؤ! قرآن پاک کو ران میں باندھنا تمہارے اصول کے مطابق گستاخی ہے یا نہیں؟

دیوبندی اعتراض 51...: ''ہم بریلوی اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کو نبیوں سے بڑھ کر مانتے ہیں'' (مغفرت ذنب)

الجواب ......: یہ بھی دیوبندیوں کا جھوٹ ہے اولاً تو خود دیوبندی مولوی خائن نے مغفرت ذنب کی عبارت اپنی کتاب کے صفحہ 16 پر لکھی جس میں یہ الفاظ ہیں کہ ''اعلیٰ حضرت کے عقیدت مند ایسے بھی ہیں'' لہذا یہاں تمام سنی بریلوی کی بات نہیں بلکہ محض چند جہلا عقیدت مند عوام کی بات ہے۔ اور عوام کے عقیدے کی مثال علماء دیوبند کے مطابق گدھے کے عضوِ تناسل کی طرح ہے، لہذا یہ قطعاً حجت نہیں۔ اس کا تفصیلی جواب پہلے حصے میں دے چکے۔ پھر یہ ابوالخیر کی غلطی اور ذاتی رائے ہے لہذا اس کو پیش کرنا علماء دیوبند کے اصول سے دجال کا کام ہے، ''کسی آدمی کی ذاتی رائے جس کو جماعت نے قبول نہ کیا ہو اس کو جماعت کا عقیدہ قرار دینا کسی دجال کا ہی کام ہو سکتا ہے'' (مسئلہ وحدۃ الوجود: ص ۷: مسعود عالم صفدر اوکاڑوی) لہذا دیوبندی یہ حوالہ دیکر دجال ثابت ہوئے۔ باقی ہم کتاب کے پہلے حصے میں 17'' سنی دشمنی، کفار حامی'' شیعہ، دیوبندی'' کے تحت دیوبندیوں کے حوالے'' برہان دہلی مئی ۱۹۵۷، مزید المجید ص ۱۸ کلمۃ الہادی: باب نمبر ۴ ص ۲۲۸، ۲۲۹، فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۶۶، ''انکشاف حقیقت'' صفحہ ۳۶، ۳۷'' سے پیش کر چکے ہیں کہ انہوں نے اپنے دیوبندی اکابرین کو صحابہ اور انبیاء سے بھی بڑھا دیا۔ تفصیل پیچھے دیکھ لیجیے ۔

دیوبندی اعتراض 52...: ''میاں بیوی جب غسل جنابت کرتے ہیں تو اس

ناپاک پانی سے اللہ فرشتے پیدا کرتے ہیں۔ معاذ اللہ (مقالات امینیہ)

الجواب ......: یہ بات مفتی امین صاحب کی اپنی نہیں بلکہ انہوں نے یہ روایت ''قوت القلوب'' سے نقل کی ہے۔ شیخ ابی طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ (۳۱۶ھ) نے اپنی کتاب ''قوت القلوب'' کتاب **ذکر التراویح و مختصرا حکام النساء فی ذلک** ''ص ۱۵، ۱۶ میں یہ روایت درج کی ہے۔ اسی کتاب قوت القلوب کا اردو ترجمہ دیوبندی مولوی صدر عالم عبد الرحمن نے کیا اور دیوبندیوں کے اشاعتی ادارے ''دار الاشاعت کراچی'' والوں نے اس کو شائع کیا اس کے صفحہ ۵۸۴ پر بھی یہی روایت موجود ہے۔ لہذا جو الزام دیوبندی حضرات ہم پر لگانا چاہتے تھے خود ان کے اپنے دیوبندی اس کی زد میں آ گئے۔ یاد رہے کہ حافظ ابن کثیر نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ''قوت القلوب کے مصنف محمد بن علی بن عطیہ ابوطالب المکی، الواعظ المذکر، بڑے زاہد اور عبادت گزار، مرد صالح تھے۔'' (تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ۔ ج ۱۱ ص ۵۵۳) مفتی امین صاحب ناقل ہیں اور دیوبندیوں کا اپنا اصول ہے کہ فتویٰ اصل قائل پر چسپاں ہوگا نہ کہ ناقل پر'' ملخصاً (بریلویت کا شیش محل ص ۳۱) لہذا اگر دیوبندیوں میں ہمت ہے تو پہلے صاحب قوت القلوب، دیوبندی مولوی اور دیوبندی اشاعتی ادارے پر فتویٰ لگائیں ورنہ یہی تسلیم کیا جائے گا کہ ان کا سنیوں پر اعتراض محض تعصب وعناد اور مسلک پرستی پر مبنی ہے، بلکہ حقیقت بھی یہی ہے۔

الحمد للہ عزوجل! دیوبندی مولوی کے تمام اعتراضات کے جوابات مکمل ہوئے۔

معزز قارئین کرام! اب آپ کو اچھی طرح علم ہو چکا ہوگا کہ دیوبندی مولوی نے یہ سب اعتراضات محض اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کو بدنام کرنے کے لئے انتہائی مکاری و دجل

تعصب اور مسلک پرستی کے تحت کیے ہیں، اگر اس کا مقصد و نیت اچھی ہوتی تو یقینا پہلے اپنے دیوبندی مذہب کی خبر لیتا، تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، تحذیر الناس، براھین قاطعہ، براۃ الابرار جیسی درجنوں دیوبندی کتب میں کھلی گستاخیاں اور کفریات موجود ہیں لیکن ان دیوبندیوں کو وہ نظر ہی نہیں آتے لیکن اپنے سر سے گند اتار کر ہمارے سر پر تھونپنا چاہتے ہیں، لیکن ان شاء اللہ عزوجل قیامت تک دیوبندی وہابی حضرات کی گستاخیوں کی وجہ سے مسلمان ان کے گریبان پکڑتے رہیں گے اور دنیا و آخرت میں ان لوگوں کے لئے ذلت و رسوائی مقدر بن چکی ہے۔

رد اعتراضات المخبث

رداعتراضات المخبث